درودِ ابراہیمی کی افضلیت

نماز میں اور نماز کے علاوہ

• احناف کے نزدیک صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں (ردالمحتار)

• پہلا قول افضل صلوٰۃ صلوٰۃ تشہد ہے.

(شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ)

• درود ابراہیمی تمام واردہ درودوں کے الفاظ سے زیادہ صحیح ہے

تو نماز میں اور نماز کے علاوہ اس پر مداومت اور مواظبت چاہیے

(ملا علی القاریؒ)

• مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں: (السائل)

• الجواب المبارک سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب سے افضل اعمال یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے

(اعلیٰ حضرت بریلویؒ)

مؤلف: محمد عبدالغفور شرقپوری

باہتمام: محمد عبدالرؤف نورانی

ناشر: مکتبہ فاروقیہ رضویہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور
فون: 042-6826970

درود ابراہیمی کی افضلیت

مؤلف
محمد عبدالغفور شرقپوری

شائع کردہ
مکتبہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ
پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ، لاہور
فون: 042-6826970

نام کتاب: درود ابراہیمی کی افضلیت

مؤلف: محمد عبد الغفور شرقپوری

پروف ریڈنگ: مولانا محمد یسین قصوری

سعیٔ طباعت: محمد عبد الرؤف نورانی، محمد فاروق نورانی، انجینئر بابر سعید سہیل

کمپوزنگ: الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون: 7152954
7154080

ہدیہ:

کتاب ملنے کا پتہ

1۔ مکتبہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ،

گوجر پورہ، باغبانپورہ، لاہور، فون: 6826970

2۔ ادارہ علم وادب

شاہین کالونی، گلی نمبر ا، مکان نمبر E-35/K لاہور

فہرست

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ (الاحزاب)

اس حکم کے مطابق امت پر درود وسلام فرض ولازم ہے دونوں کو اکٹھا بھی پڑھا جا سکتا ہے اور الگ الگ بھی، خصوصاً جن مقامات پر الگ الگ حکم ہے وہاں جمع نہیں کیا جا سکتا، مثلاً نماز کے تشہد اول میں سلام ہے صلوٰۃ نہیں۔ تو اب سلام پر اکتفا کیا جائے گا۔ البتہ تشہد اخیر میں دونوں کا حکم ہے۔ وہاں سلام وصلوٰۃ دنوں ہی پڑھے جائیں۔

درود وسلام کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ ہم اس سے کامل طور پر آگاہ ہو ہی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لغت عرب کا ماہر ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سلام کا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھادیا ہے۔ **السلام علیک ایها النبی ورحمة الله**۔ اب صلوٰۃ کا طریقہ و الفاظ بھی ہمیں بتادیجئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی کی تعلیم دی چونکہ نماز افضل ترین عبادت ہے اس کے اندر جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ تمام دوسروں سے افضل ہے۔ لہذا جو سلام وصلوٰۃ اس میں ہے وہی تمام سے افضل ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حدیثی درود وسلام سب سے افضل ہیں کیونکہ ان کی تعلیم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

ایک اہم میٹنگ

۲۰۰۵ء میں محکمہ اوقاف پنجاب میں تمام مکاتیب فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو متفقہ صلوٰۃ وسلام کی منظوری دے اور اسے محکمہ کی طرف سے شائع کیا جائے اس کمیٹی کے سامنے بندہ نے عرض کیا کہ چونکہ نماز والا اسلام اور صلوٰۃ تمام اہل علم کے نزدیک افضل واعلیٰ ہے لہذا اس کو ہی متفقہ قرار دے دیا جائے اور اسے یوں شائع کیا جائے کہ اوپر آیت مبارکہ آجائے اور نیچے لکھ دیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کا طریقہ السلام علیک ایھا النبی (اے نبی آپ پر سلام ہو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا طریقہ اللھم صل علی محمد یعنی درود ابراہیمی کمیٹی کی یہ تمام سفارشات اوقاف کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

ہمارے ہاں ضد وہٹ دھرمی ہے جس کی وجہ سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز والا درود نماز کے ساتھ ہی مخصوص ہے، باہر اسے نہیں پڑھنا چاہیے۔ کچھ نے اسے تمس کہہ دیا۔ کچھ یہاں تک چلے گئے کہ باہر پڑھنا ہی گناہ و ناجائز ہے۔[1]

علامہ مولانا محمد عبدالغفور مجددی شرقپوری نے اس مقالہ میں صحیح صورت آشکار کرنے کی خوب باحوالہ جدو جہد کی ہے جو درود وسلام احادیث میں آئے ہیں وہ دیگر سے افضل واعلیٰ ہیں۔ جیسے نماز کے اندر انہیں فضیلت حاصل ہے ایسے ہی نماز کے باہر بھی وہ ہی افضل ہیں ہاں جو لوگ صلوٰۃ پڑھیں اور سلام عرض کرنا پسند نہ کریں ان کا وطیرہ غلط ہے جہاں صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں سلام کا بھی حکم ہے البتہ دونوں کو الگ الگ پڑھا جا سکتا ہے۔ در رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری پر لکھی جانے والی کتب کا

(۱) تفسیر نعیمی، جلد نمبر ۱۶، ص ۱۱۰

مطالعہ کیجئے۔صحابہ سے لے کر آج تک حاضری دینے والے غلام ان الفاظ میں سلام عرض کرتے ہیں: السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یاحبیب اللہ السلام علیک یاشفیع المذنبین ،البتہ اگر کوئی لفظ الصلوٰۃ کا اضافہ کرلے اور یوں عرض کرے: الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ تو یہ بھی جائز ہے اسے بدعت وشرک قرار دینا بھی سراسر زیادتی ہے۔جب نماز میں السلام علیک ایھا النبی کے کلمات موجود ہیں تو پھر انہیں کیسے ناجائز قرار دیا جاسکتا ہے لہذا افراط وتفریط سے نکل کر ہمیں راہِ اعتدال اپنا لینی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ احادیث کے درود وسلام تمام سے افضل ہیں نماز کے اندر بھی اور باہر بھی۔ان کے علاوہ امت کے علماء نے جو درود لکھے ہیں وہ بھی جائز ہیں لیکن ان کی وہ عظمت وفضیلت نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ میں ہے۔ہمیں خوب ٹھنڈے دل ودماغ سے ان باتوں پر غور کرنا چاہیے۔اہل علم کا فریضہ ہے کہ وہ جذبات میں نہ بہہ جائیں بلکہ غور وفکر وتدبّر کا راستہ اپنائیں تاکہ امت کے انتشار وافتراق میں کمی واقع ہو۔اللہ تعالیٰ موصوف کی سعی قبول فرمائے اور اسے امت کیلئے نافع بنائے۔آمین

الراجی من اللہ

محمد خان قادری

جامع رحمانیہ،شادمان لاہور

۱۳/جولائی ۲۰۰۶ء

بعد نماز مغرب بوقت ۸:۴۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

← الحمدللہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء محمدن المصطفٰے وعلی اٰلہ واصحابہ الھادین المھتدین وتابعیھم وتبعھم من الائمۃ المجتھدین

← اللھم صلی علی محمدوعلی اٰل محمدکماصلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمیدمجید اللھم بارک علی محمدوعلی اٰل محمدکمابارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمیدمجید۔

← السَّلام عَلَیکَ اَیُّھاالنَّبیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہ وَبَرَکاتُہ

← مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلٰی کی نعمت پہ اعلٰی درود
حق تعالٰی کی منت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے موٰلی کے اُن پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ابتدائیہ

موجودہ دور کے بعض علماء کرام اپنی کتابوں، رسائل، پمفلٹوں اور چارٹوں میں مسلسل لکھ رہے ہیں اور اپنے خطابات وتقاریر میں بڑے زوردار انداز سے مسلسل فرما رہے ہیں کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کہ اس میں سلام نہیں لہذا نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھنا چاہیے۔ بعض علماء تو حد سے بڑھ گئے۔ وہ لکھ رہے ہیں کہ درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ و ناجائز ہے۔ اس لئے بندہ مولف ناچیز نے ضروری سمجھا کہ درود ابراہیمی (وہ تحفہ مبارکہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے امت کو عطا فرمایا اور جو تمام درودوں سے افضل درود ہے) کی افضلیت واولویت واکملیت واشرفیت بیان کرے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق گزشتہ صدی ہجری یعنی چودھویں صدی ہجری کے نصف کے دس سال قبل تیرہ سو چالیس ہجری ۱۳۴۰ھ/ مطابق ۱۹۲۲ء میں یہ کام شروع ہوا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ تعجب وافسوس اس پر کہ یہ سب کچھ بغیر کسی کتاب کے حوالہ کے محض اپنی رائے اور اجتہاد سے ہو رہا ہے حالانکہ ان مذکورہ بالا علماء کرام سے پہلے علماء کرام میں سے کسی نے درود ابراہیمی کو غیر مکمل نہ لکھا نہ فرمایا: ہاں البتہ سلام کے بغیر صلوۃ اور صلوۃ کے بغیر سلام کی کراہت اور عدم کراہت کے بارے ان مذکورہ بالا علماء سے پہلے کے علماء کرام میں اختلاف رہا ہے اور احناف کے نزدیک صلوۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ جہاں شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے صلوۃ بغیر سلام وارد ہوا کراہت یعنی اختلاف کراہت کا محل اس کے

علاوہ ہے اور جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام وارد ہوا، جیسے درود ابراہیمی تو نہ کہا جائے گا کہ یہاں صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے۔ اور جیسے قنوت جسر کے وتر میں پڑھنے کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو تعلیم فرمائی: اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت الخ اس قنوت کے آخر میں صلی اللہ علی النبی محمد صلوٰۃ بغیر سلام کے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہوا، یہ بھی محل کراہت نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل بحوالہ کتب باب افراد الصلوٰۃ عن التسلیم لا یکرہ ولا العکس میں مذکورہ ہوگی۔ وباللہ التوفیق۔

بہرحال بندہ مولف ناچیز کا مقصد کراہت وعدم کراہت کی بحث نہیں مقصد صرف یہ واضح کرنا ہے کہ درود ابراہیمی، غیر مکمل درود نہیں بلکہ کامل و اکمل افضل واشرف درود ہے۔[۱]

۴ر جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ
۱ر جولائی ۲۰۰۶ء

محمد عبدالغفور شرقپوری
ابن تاج الدین
المتوطن دوکیچ تاؤن من مضافاۃ لاہور
پاکستان

---

(۱) افضل الصلوٰۃ للنبہانی، سنن النسائی جلد اول ص ۲۵۶، سعادۃ الدارین للنبہانی بحوالہ سنن النسائی ص ۵۲۲، ردالمحتار علی الدارالمختار الجزء الاول

حضرت ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ثم قال المصنف اللهم صل على محمد وعلىٰ اٰل محمد كما صليت علىٰ ابراهيم وعلىٰ اٰل ابراهيم انّك حميد مجيد اللهم بارك علىٰ محمد وعلىٰ اٰل محمد كما باركت علىٰ ابراهيم وعلىٰ اٰل ابراهيم اِنّك حميد مجيد۔ تقدم مبناه ومعناه وسبق انّهٗ رواه اصحاب الكتب الستة وهو اصح الفاظ الصلوات الواردة فى الصلاة وغيرها فينبغى المواظبة والمداومة عليه[1]

ترجمہ: پھر مصنف نے کہا: اللهم صل على محمد وعلى اٰل محمد الخ ،اس کا مبنا اور معنی گزر چکا اور پہلے بیان ہو چکا کہ بے شک! اس کو اصحاب الکتب الستہ نے روایت کیا اور وہ تمام وارده درودوں کے الفاظ سے زیادہ صحیح ہے۔نماز میں اور نماز کے علاوہ اس پر مواظبت اور مداومت چاہیے۔

(۱) الحرز الثمین شرح الحصن الحصین تتمہ ،ص۹۷۴ ،مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ، لوہاری دروازہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

باب اوّل

نسبت کی وجہ سے افضلیت:

ملک عرب تمام ملکوں سے افضل، عرب غیر عرب سے افضل، عربی زبان دیگر تمام زبانوں سے افضل، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ دیگر تمام شہروں سے افضل، زمانہ محمدیہ دیگر تمام زمانوں سے افضل، جان محمد دیگر تمام جانوں سے افضل، خاندان قریش و بنی ہاشم دیگر تمام خاندانوں سے افضل، آل محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا و علیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل، اصحاب محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے صحابہ سے افضل، ازواج محمد دیگر تمام انبیاء مرسلین علی نبینا و علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل، قرآن کریم دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ (تورات و زبور و انجیل وغیرہم صحائف) سے افضل (کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اُس کا کلام ایک اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔) حدیث محمد بعد از کلام الٰہی تمام حدیثوں سے افضل یعنی حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ مبارکہ دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے الفاظ مبارکہ سے افضل، سیرت طیبہ محمدیہ دیگر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کی سیرتوں سے افضل و بہتر، قبر انور علی صاحبہا الصلاۃ و التسلیمات کی وہ مبارک زمین و وہ بقعہ مبارکہ جس سے جسم انور و اطہر و اطیب و انفس مس

کئے ہوئے ہے کعبہ معظمہ وفرش وعرش وکرسی سے افضل اس لئے کہ ان مذکورہ اشیاء کی نسبت وتعلق بعد از خدا بزرگ تر سب سے افضل واعلیٰ ہستی مبارکہ سے ہے اور جس چیز کی نسبت اُس افضل واعلیٰ ہستی مبارکہ سے ہو وہ چیز بھی دیگر تمام اشیاء سے افضل واعلیٰ ہوگی۔

عرب کی غیر عرب پر افضلیت خاندان قریش و نبی ھاشم کی اُن کے غیر پر افضلیت اور تمام قریش و بنو ھاشم پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے بارے احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عن المطلب بن وداعة قال جاء العباس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کانه سمع شیاً فقام النبی صلی الله علیه وسلم علی المنبر فقال من انا؟ فقالو ا انت رسول الله علیک الصلوة و السلام فقال: انا محمد بن عبد الله بن عبدالمطلب، ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیر هم ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیر هم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیرهم قبیلة ثم جعلهم بیوتاً فجعلنی فی خیر هم بیتاً. فانا خیر هم نفساً وخیرهم بیتا هذا حدیث حسن [1]

ترجمہ: حضرت المطلب بن وداعہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گویا حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے کچھ طعن سنا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ تو صحابہ

۱۔ جامع الترمذی جلد ۲، ص ۲۰۱ مشکوۃ شریف ص ۵۱۳

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا آپ رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہتر مخلوق میں کیا (یعنی نوع انسان میں) پھر اُس بہترین مخلوق کے دو گروہ بنائے (عرب اور عجم) تو مجھے اُن کے بہترین گروہ میں کیا۔ (یعنی عرب میں) پھر اُس بہترین گروہ کے قبیلے بنائے تو مجھے اُن کے بہترین قبیلے میں کیا (یعنی قریش میں) پھر اُس بہترین قبیلے کے گھرانے بنائے تو مجھے اُن کے بہترین گھرانے میں کیا (یعنی بنی ہاشم میں) تو میں اُن سب میں بہترین ذات والا اور ان سب میں بہترین گھرانے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عن ابی عمار شداد انه سمع واثلة بن اسقع یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول ان الله عزوجل اصطفٰے کنانة من ولد اسماعیل علیه الصلوٰۃ والسلام واصطفٰے قریشا من کنانة واصطفٰے من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم.

ترجمہ: حضرت ابی عمار شداد سے روایت ہے انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ فرمایا کنانہ سے قریش کو برگزیدہ فرمایا قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔

عن واثلة بن اسقع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانه واصطفی من بنی کنانه قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم

و اصطفانی من بنی هاشم۔ هذا حدیث صحیح۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو برگزیدہ فرمایا اولاد اسماعیل سے بنی کنانہ کو برگزیدہ فرمایا بنی کنانہ سے قریش کو برگزیدہ فرمایا قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عربی زبان کی افضلیت

وانه لتنزيل رب العليمن نزل به الروح الامين على قلبك لتكون من المنذرين بلسان عربی مبين [1]

ترجمہ: اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں

مکہ معظّمہ کی افضلیت

لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذاالبلد

ترجمہ: مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں ہو۔

والتين والزيتون وطور سينين وهذاالبلد الامين.

ترجمہ: انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی (یعنی مکہ مکرمہ کی)

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه واله واصحابه وسلم لمكة ما اطيبک من بلد واحبک الی ولولاان قومی

---

[1] الشعراء: ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵

اخرجونی منک ماسکنت غیرک ۔[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور تو مجھے بہت محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔

عن عبداللہ بن عدی بن حمراء قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الخزروہ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولاانی أخرجتُ منک ماخرجت ۔[2]

ترجمہ: عبداللہ بن عدی بن حمراء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام خزروہ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمین میں سب سے اچھا اور اللہ کے نزدیک اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں نہ نکلتا۔

مدینۃ المنورہ کی افضلیت

وعن عائشۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال فجئتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتُہ فقال اللھم حبّب الینا المدینۃ کحبُبنا مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنافی صاعھا ومدھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفۃ متفق علیہ۔[3]

۱۔جامع الترمذی الجلد الثانی ص،۲۳۰ ۲۔جامع الترمذی الجلد الثانی ص،۲۳۰

۳۔صحیح البخاری المجلد اول ص ۲۵۳

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہوگیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے بخار کی خبر دی اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہماری طرف مدینے کو محبوب بنادے۔ جیسے کہ تو نے مکہ کو ہمارا محبوب بنایا یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔ اور مدینے کی آب وہوا درست فرمادے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اسکے بخار کو یہاں سے لے جا اور اسے جحفہ میں کردے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم امرت بقریة تاکل القری یقولون یثرب وهی المدینة تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید متفق علیه[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بستی میں جانیکا کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائیگی یعنی غالب آجائے گی، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے وہ برے لوگوں کو ایسے نکال دیگا جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل (زنگار) اتار دیتی ہے۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الایمان لیارز الی المدینة کماتارز الحیة الی جحرها[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

---

(۱) صحیح البخاری المجلد اول ص، ۲۵۲

(۲) المجلد الاول من صحیح البخاری ص، ۲۵۲

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ آئیگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

عن زیدبن اسلم عن ابیه عن عمر قال اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلک واجعل موتی فی بلدرسولک۔[1]

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا فرماتے تھے اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادہ نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں میری وفات فرما۔

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها۔[2]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے اس لئے کہ میں مدینہ میں مرنیوالوں کی شفاعت کروں گا۔

عن انس عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اللهم اجعل بالمدینة ضعفی ماجعلت لمکة من البرکة۔[3]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ مدینے

---

(۱) صحیح البخاری، المجلد الاوّل ،ص ۲۵۳
(۲) جامع الترمذی المجلد الثانی ،ص ۲۲۹،
(۳) صحیح البخاری المجلد الاول ،ص ۲۵۳

میں مکہ سے دگنی برکت کر دے۔

زمانہ مبارکہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی افضلیت

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔

ترجمہ: اُس زمانہ محبوب کی قسم! بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

جان مبارک محمدی کی افضلیت

لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون[1]

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

آل محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا و علیھم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً[2]

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپا کی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

فمن حاجک فیہ من بعد ماجاء ک من العلم فقل تعالوا

---

(۱) الحجر: ۷۲ (۲) احزاب: ۳۳

اندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین[1]

ترجمہ: پھر اے محبوب! جوتم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو: آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب سے افضل

فضل اللہ المجھدین باموالھم وانفسھم علی القعدین درجۃ وکلا وعداللہ الحسنیٰ[2]

ترجمہ: اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا وسجداً یبتغون فضلامن اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع

---

(۱) آل عمران:۶۱ (۲) النساء:۹۵

لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجراً عظیما[1]

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (ان کے اصحاب) کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ ان کی صفت تورات میں ہے۔ اور ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی اُس نے اپنا پٹھا نکالا، پھر اُسے طاقت دی، پھر دبیز ہوئی، پھر اپنی ساکھ پر سیدھی کھڑی ہوئی، کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ فرمایا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

والسبقون الا ولون من المھاجرین والا نصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذالک الفوز العظیم[2]

ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنی واللہ بما تعملون خبیر[1]

(۱) الفتح: ۲۹ (۲) التوبہ: ۱۰۰ (۳) الحدید: ۱۰

ترجمہ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ کے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح (مکہ) کے خرچ اور جہاد کیا۔ اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذلک لمن خشیۃ ربّہ[۱]

(ترجمہ:) اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ یہ اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے۔

ازواج مطہرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل

ینساء النبی لستن کاحد من النساء[۲]

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں۔

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم[۳]

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

---

(۱) البیّنۃ: ۸ (۲) الاحزاب: ۳۲ (۳) الاحزاب: ۶

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی امتوں سے افضل

وکذالک جعلنکم امۃ وسطا لتکونو اشھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔[1]

ترجمہ: اور بات تو یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تمہارے نگہبان اور گواہ۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن عن المنکر وتومنون باللہ الخ۔[2]

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

قرآن کریم کی دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ تعالیٰ پر افضلیت

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم۔[3]

ترجمہ: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی، اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب

(۱) البقرہ: ۱۴۳ (۲) ال عمران: ۱۱۰ (۳) الزمر: ۲۳

سے ڈرتے ہیں۔

ومن اصدق من اللہ حدیثا[1]

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟

فبای حدیث بعد اللہ وایتہ یؤمنون[2]

ترجمہ: پھر اللہ اور اُس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟

حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بعد از کلام خدا، تمام حدیثوں سے افضل

قیلہ یارب ان ھولاء قوم لایؤمنون[3]

ترجمہ: مجھے رسول کے اُس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

عن جابر قال کان رسول اللہ علیہ وسلم فی الصلاتہ بعد التشھد احسن الکلام۔ کلام اللہ واحسن الھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد کہتے تھے: بہترین کلام اللہ کی کلام ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد ہے۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امابعد فان

---

(۱) النساء: ۸۷ (۲) الجاثیہ: ۶ (۳) الزخرف: ۸۸

خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد و شر الامور محدثا تھا و کل بدعۃ ضلالۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حمد وصلاۃ کے بعد فرمایا: (جس طرح کہ حضور ﷺ کی سنت مبارکہ تھی) بہترین کلام اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) ہے اور بہترین طریقہ اور بہترین سیرت، طریقہ محمدیہ اور سیرت محمدیہ ہے۔ اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں نئی ایجاد کی گئی ہے اور ہر بدعت گمراہی کا سبب ہے۔

سیرت طیبہ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرتوں سے افضل

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ من کان یرجو اللہ والیوم الاخر و ذکر اللہ کثیراً [۱]

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اسکے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

قبر انور علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی وہ مبارک زمین۔ وہ بقعہ مبارکہ جس سے جسم انور واطہر واطیب وانفس مس فرمائے ہوئے ہے وہ کعبہ معظّمہ اور فرش وعرش وکرسی سے افضل۔

قال فی اللباب والخلاف فیما عدا موضع القبر المقدس فما

۱۔ الاحزاب:۲۱

ضم اعضاء الشريفه فهو افضل الارض بالا جماع الخ. و كذاالضريح الاقدس افضل من المسجد الحرام وقال القاضى عياض وغيره الاجماع على تفضيله حتى على الكعبة وان الخلاف فيماعداه ونقل عن ابن عقيل الحنبلى ان تلك البقعة افضل من العرش[1]

ترجمہ: اللباب میں فرمایا: اور اختلاف قبر مبارک کی جگہ کہ علاوہ میں ہے پس وہ حصہ مبارکہ جو اعضاء شریفہ سے ملا ہوا ہے، شرف ملاقات سے مشرف وشرفیاب ہے، وہ بالاجماع تمام خطہ زمین سے افضل ہے، اور ایسے ہی قبر اقدس مسجد حرام سے افضل ہے، اور حضرت قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا اس کے افضل ہونے پر اجماع ہے حتی کہ کعبہ معظّمہ سے اور خلاف قبر انور کے علاوہ میں ہے۔ اور ابن عقیل حنبلی سے منقول ہے زمین کا یہ حصہ مبارکہ عرش سے افضل ہے۔

فيه تصريح بان مكة افضل كما عليه الجمهور الا البقعة التى ضمت اعضاء الشريفة عليه الصلاة والسلام فانها افضل من مكة بل من الكعبة بل من العرش اجماعاً[2]

ترجمہ: اس میں تصریح ہے کہ مکہ المکرّمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے جیسا کہ اس پر جمہور علماء ہیں سوائے زمین کے اس حصہ کے جو آپ صلی اللہ علیہ کے اعضاء شریفہ کے شرف ملاقات سے مشرف وشرفیاب ہے کیونکہ وہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے بلکہ کعبہ معظّمہ اور عرش سے بھی بالاجماع افضل ہے۔

---

(۱) ردالمحتار علی الدر المختار جلد الثانی: ص، ۲۵۷

(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح لعلی بن سلطان محمد القاری رحمہ الباری الجزء السادس: ص، ۱۰

درود ابراہیمی کی نسبت کی وجہ سے افضلیت

بلاشبہ حضور سید عالم نور مجسم جناب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علی آلہ واصحابہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے درود شریف دیگر تمام بزرگوں کے الفاظ سے درود شریف سے افضل ہوگا۔ جاننا چاہیے کہ درود ابراہیمی بھی وہ مبارکہ ومقدسہ الفاظ ہیں جو حضور سید عالم نور مجسم فخر آدم وبنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ومقدس ترجمان کلام الٰہی زبان سے نکلے ہیں جن کی نسبت، جن کا تعلق اُس ذات بابرکات والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو خود صاحب درود ہیں۔ جن پر درود بھیجا جاتا ہے، جن پر درود پیش کیا جاتا ہے اور جن پر درود بھیجنے کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں (ایمان والوں کو) حکم فرمایا ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ" آپ کے اہل بیت پر درود کیا ہے؟

قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلخ

فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

یعنی درود ابراہیمی پڑھو۔ اور حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات بابرکات کیلئے افضل واشرف کو ہی اختیار فرماتے ہیں تو ان الفاظ مبارکہ کو سید عالم صلی

اللہ علیہ وسلم سے نسبت بھی ہے اور ان الفاظ مبارکہ سے درود بھیجنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی فرمایا ہے جس سے درود ابراہیمی کی افضلیت واولویت واکملیت اور اہمیت روز روشن سے زیادہ ظاہر وعیاں وواضح ہے۔ تفصیلی بحث بحوالہ کتب انشاء اللہ العزیز آئندہ صفحات میں مذکور ہوگی۔ واردۃ درودوں کے علاوہ بعض دیگر درود بعض بزرگوں سے منقول ہیں بلاشبہ وہ بھی درود ہیں، انکے پڑھنے سے بھی درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا مگر بقول حضرت ملا علی القاری ودیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ بان ثواب الوارد افضل واکمل یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمائے ہوئے الفاظ سے صلاۃ کا ثواب افضل واکمل ہے۔

درود ابراہیمی کے علاوہ بھی واردۃ درود ہیں یعنی صلاۃ کے وہ صیغے جو احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہوئے۔[1]

القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع۔[2]

اور تمام وارده درودوں سے افضل درود، درود ابراہیمی ہے۔

درود ابراہیمی وہ تحفہ مبارکہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا:

الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔[3]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو فرمایا

---

(۱) جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص ۱۹۲ للشیخ المحقق الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سعادۃ الدارین، ص: ۲۳۶، للشیخ بن یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) الحافظ للعلامۃ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ، ص ۴۴ تا ۴۶

(۳) صحیح البخاری الجلد الاول: ص، ۴۷۷

کیا میں تجھے وہ تحفہ نہ دوں جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟
اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ تحفہ سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کتنی مناسبت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا تحفہ نماز ہے جو سب اعمال سے افضل ہے اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ مبارکہ درود ابراہیمی ہے جو سب درودوں سے افضل ہے، اور سب درودوں سے افضل درود شریف یعنی درود ابراہیمی سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے[۱]
اگر کوئی اور درود اس درود سے افضل ہوتا تو نماز میں وہ مقرر کیا جاتا۔
العلامہ القاضی الشیخ یوسف ابن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

الصلاۃ الاولیٰ الابراھیمیہ. اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم و بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید. ھذہ الصلاۃ ھی اکمل صیغ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماثورۃ وغیرھا ولذالک خصوا بھا الصلوۃ للاتفاق علی صحۃ حدیثھا[۲]

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۲) افضل الصلوۃ علی سید السادات: ص، ۵٦

ترجمہ: سب سے پہلی صلاۃ، صلاۃ ابراھیمیہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید، ہے۔ یہ صلاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ماثورہ اور غیر ماثورہ صلاۃ کے تمام صیغوں سے اکمل (زیادہ کامل) ہے، اسی واسطے اسے نماز کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

اس لئے اس (درود ابراہیمی) کی حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ مخصوص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی ہی پڑھا جائے گا۔ حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ، کراچی فرماتے ہیں:

"درود شریف کی بحث میں ایک بات یہ بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے یعنی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی درود پڑھا جا سکتا ہے نماز کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور الفاظ سے بھی درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔"[۱]

خاتمۃ المحققین العلامہ ابن عابدین شامی صاحب درالمختار کے قول وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی آخری قعدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے) کے تحت لکھتے ہیں:

قال فی شرح المنیۃ والمختار فی صفتھا مافی الکفایۃ

۱۔ شرح صحیح مسلم، جلد اوّل ص ۱۱۸۱

والقنية والمجتبی قال سئل محمد عن الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یقول اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید۔ اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید. وهی الموافقة لمافی الصحیحین وغیرهما۔[۱]

ترجمہ: المنیۃ کی شرح میں فرمایا اور مختار اس کی یعنی صلاۃ کی صفت میں جو الکفایۃ اور قنیۃ اور المجتبیٰ میں ہے فرمایا کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہے: اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

وهی الموافقة لمافی الصحیحین وغیر هما اور وہ موافقت ہے واسطے اسکے جو صحیحین وغیرھما میں ہے۔

۱۔ الردالمحتار علی الدر المختار الجزء الاول، ص ۳۴۴

باب دوم

آیت:انَّ اللّٰہ وملئکتہٗ یُصلُّوْن علی النَّبیِّ یاایُّھاالَّذِیْن اٰمنُوْا صَلُّوْاعلیہِ وَسلِّمُوْاتسلِیْمًا

الایۃ المبارکۃ کی تفسیر میں القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

الباب الاول فی تفسیر آیۃ (ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنواصلوا علیہ وسلموا تسلیما) وماوردفی شانھاعن العلماء قال الامام البخاری فی کتاب التفسیرمن صحیحہ قال ابوالعالیۃ صلاۃ اللہ ثنائہ علیہ عندالملئکتہ وصلاۃ الملائکۃ الدعاء قال ابن عباس یصلون یبرکون لنغرینک ولنسلطنک ثم ذکر لبسندہ الی کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قیل یا رسول اللہ اماالسلام علیک فقدعرفناہ فکیف الصلاۃ؟ قال قولوااللھم صل علی محمد واٰل محمد کما صلیت علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد واٰل محمد کما بارکت علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید. ثم ذکر بسندہ الی ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یارسول اللہ ھذا تسلیم فکیف نصلی علیک؟ قال:قولوااللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی اٰل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی اٰل محمد

کما بارکت علی ابراھیم ۔وفی روایۃ کما بارکت علی ال ابراھیم
وفی روایۃ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد
کمابارکت علی ابراھیم وال ابراھیم الخ۔[۱]

ترجمہ: پہلا باب الایۃ المبارکہ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا [ط] کی تفسیر اوراس میں جواس کی شان میں علماء سے وارد ہوا۔حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے اپنی صحیح یعنی اپنی کتاب صحیح البخاری کی کتاب التفسیر میں فرمایا: حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی صلاۃ فرشتوں کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء ہے اور فرشتوں کی صلاۃ دعا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یصلون کا معنی یبرکون ہے یعنی اس کے لیے برکت کی دعا کرتے ہیں۔پھر حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ تک اپنی سند پہنچا کر ذکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو آپ پر صلاۃ کیسے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید.

ترجمہ: اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر رحمت بھیج، جیسے تو نے ال ابراھیم پر رحمت بھیجی۔ بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے۔اے اللہ برکت بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے تو نے

۱۔صحیح البخاری المجلد الثانی کتاب التفسیر ص۷۰۸/۷۰۷

۲۔سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین ص:۶۵،۶۶

برکت بھیجی آل ابراہیم پر۔ بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے۔ پھر حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اپنی سند کیساتھ ذکر فرمایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ سلام ہے تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو: اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم۔ وفی روایۃ کما بارکت علی ال ابراھیم ۔ وفی روایۃ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم الخ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر رحمت بھیج جیسے تو نے ال ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد پر اور ال محمد پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم پر برکت بھیجی اور ایک روایت میں ہے جیسے تو نے برکت بھیجی ال ابراہیم پر۔ ایک روایت میں ہے جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد اور ال محمد پر برکت بھیج، جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور ال ابراہیم پر القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

قال العارف الصاوی فی حاشیته علی تفسیر الجلالین فی تفسیر هذه الایة من سورة الاحزاب ان الله وملئکته یصلون علی النبی الخ ۔ هذه الایة فیها اعظم دلیل علی انه صلی الله علیه وسلم مهبط رحمات وافضل الخلق علی الاطلاق اذالصلاة من الله تعالی علی نبیه رحمته المقرونة بالتعظیم ومن الله علی غیر النبی مطلق الرحمة

كقوله تعالى هو الذى يصلى عليكم وملئكته ليخرجكم من الظلمت الى النور (سورة الاحزاب آية ۴۳) فانظر الفرق بين الصلاتين والفضل بين المقامين لقوله: والصلوة من الملائكته الدعاء للنبى بما يليق به وهو الرحمة المقرونة بالتعظيم وحينئذ فقد وسعت رحمة النبى كل شئى تبعالرحمة الله فصار بذالك مهبط الرحمات ومنبع التجليات وقوله: ياايها الذين امنوا صلوا عليه (الاحزاب: ۵۶) اى ادعوا له بمايليق به وحكمة صلوة ملائكته والمومنين على النبى تشريفهم بذالك حيث اقتدوا بالله فى مطلق الصلوة و اظهار تعظيمه صلى الله عليه وسلم ومكافاة لبعض حقوقه على الخلق لانه الواسطة العظمى فى كل نعمة وصلت له وحق على من وصل له نعمة من شخص ان يكافئه فصلاة جميع الخلق عليه مكافاة لبعض ماوجب عليهم من حقوقه صلى الله عليه وسلم الخ[1]

ترجمہ: الشیخ العلامہ العارف باللہ احمد الصاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر جلالین پر اپنے حاشیہ میں سورۃ الاحزاب کی اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس الایہ المبارکہ میں اس بات پر بہت بڑی دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رحمتوں کے نزول کا محل اور علی الاطلاق تمام مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صلاۃ اپنے نبی پر تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی اسکی رحمت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر اللہ کی صلوۃ

١ـ الصاوى على الجلالين للشيخ العلامه العارف بالله تعالىٰ احمد الصاوى المالكتى رحمه الله تعالى الجزء الثالث: ص، ۲۳۸ سعادة الدارين فى الصلاة على سيد الكونين بحواله الصاوى على الجلالين: ص، ٦٦

مطلق الرحمۃ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول مبارک ھو الذی یصلی علیکم و ملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور و کان بالمومنین رحیما۔ [1]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔ تو ان دونوں صلاتوں کے درمیان فرق اور ان دونوں مقاموں کے درمیان فضل دیکھ لیں۔ اور فرشتوں کی صلوۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس چیز کی دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے شایان شان ہے اور وہ تعظیم سے ملی ہوئی اللہ کی رحمت ہے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اللہ کی رحمت کے تابع ہو کر ہر شے کو واسع (گھیرنے والی) ہوئی۔ تو اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی رحمتوں کے نزول کا محل اور تجلیات الہیہ کا محور (منبع) ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول: یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ [1] کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو! ان کے لیے اس چیز کی دعا کرو جو ان کے شایان شان ہے (اور وہ تعظیم سے ملی ہوئی اللہ کی رحمت ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں اور ایمان والوں کی صلاۃ کی حکمت فرشتوں اور ایمان والوں کا صلوۃ سے شرف و فضل حاصل کرنا ہے کیونکہ انہوں نے مطلق صلوۃ میں اللہ تعالیٰ کی اقتداء کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا اظہار ہے اور مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حقوق کا بدلہ دینا ہے۔ کیونکہ اُن کو یعنی مخلوق کو پہنچنے والی ہر نعمت میں وہی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔ اور کسی شخص سے کوئی نعمت پہنچے ملے، اس پر حق ہے کہ وہ اسکو اسکا بدلہ دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام مخلوق کی صلوۃ آپ صلی اللہ علیہ

(۱) الاحزاب، آیۃ: ۵۶

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن پر واجبہ حقوق میں سے بعض حقوق کا بدلہ دینا ہے۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقال القاضی عیاض الاجماع منعقد علی ان فی هذه الاية من تعظيم النبی صلى الله عليه وسلم والتنويه به ماليس فی غيره وقال الحافظ السخاوی هذه الاية مدنية والمقصود منها ان الله اخبر عباده بمنزلة نبيه صلى الله عليه وسلم عندهُ فی الملاء الاعلى لانه يثنی عليه عند الملائكة المقربين وان الملئكة يصلون عليه ثم امر اهل العالم السفلی جميعاً بالصلوة عليه والتسليم ليجتمع الثناء عليه من اهل العالمين العلوی والسفلی جميعاً . ثم قال عن الفاكهانی والاية بصيغة المضارع الدالة على الدوام والاستمرار لتدل على انه سبحانه وتعالى وجميع ملائكته يصلون على نبينا صلى الله عليه وسلم دائماً ابداً وغاية مطلوب الاولين والاخرين صلوة واحدة من الله تعالى وانی لهم بذالک بل لوقيل للعاقل ايما احب اليک ان تكون اعمال جميع الخلائق فی صحيفتک اوصلوة من الله تعالى عليک لما اختار غير الصلوة من الله تعالى فماظنک فی من يصلی عليه ربنا سبحانه وجميع ملئكته على الدوام الاستمرار فكيف يحسن بالمومن ان لايكثر من الصلوة عليه اويغفل عن ذالک[1]

ترجمہ: حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات پر اجماع

ا۔ سعادة الدارين ،ص، ٦٦

منعقد ہے کہ اس الایۃ المبارکہ ان اللہ وملئکتہ الخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تعظیم وتکریم ہے جو اس کے علاوہ کسی آیت میں نہیں اور حضرت الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ الایۃ المبارکہ مدنیہ ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کی خبر دی جو الملئکتہ المقربین کے نزدیک اس کی بارگاہ عالیہ میں ہے کہ وہ الملئکتہ المقربین کے نزدیک اس کی ثناء فرماتا ہے اور بیشک فرشتے آپ پر صلوۃ بھیجتے ہیں پھر العالم السفلی یعنی نچلے جہان والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وتسلیم کا حکم فرمایا تا کہ العلوی اور السفلی یعنی اوپر والے اور نیچے والے جہانوں والوں تمام کی ثناء آپ پر اکٹھی ہو جائے۔ پھر حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے الفاکہانی کے حوالہ سے فرمایا: الایۃ المبارکہ المضارع کے صیغہ کے ساتھ ہے جو الدوام اور الاستمرار پر دلالت کرنے والا ہے تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ بیشک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں حالانکہ تمام اولین اور آخرین کے مقصود کی انتہا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی ایک صلوۃ ہو جائے یہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ زہے قسمت بلکہ عقل والے کو اگر کہا جائے کہ تجھے کونسی چیز پسند ہے یہ کہ تمام خلائق کے اعمال تیرے نامہ اعمال میں ہوں یا اللہ تعالیٰ کی ایک صلوٰۃ تجھ پر ہو؟ عقل والا اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کے سوائے کسی چیز کو اختیار نہیں کرے گا۔ تو اس ذات بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جس پر ہمارا رب سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے علی الدوام والاستمرار یعنی ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں؟ تو اس مومن کی تعریف کیونکر کی جائیگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کثرت نہ کرے یا

اس سے غفلت برتے؟ حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وفی تفسیر الفخر الرازی ان قیل اذاصلی اللہ وملئکتہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فای حاجۃ الی صلاتنا؟ نقول الصلوۃ علیہ لیس لحاجتہ الیھا والا فلاحاجۃ الی صلوۃ الملائکۃ مع صلوۃ اللہ علیہ وانماھو لاظھار تعظیمہ کماان اللّٰہ تعالی اوجب علینا ذکرنفسہ ولا حاجتہ لہ الیہ وانما ھو لاظھار تعظیمہ منا شفقۃ علینا لیثیبنا علیہ ولھذا قال علیہ الصلوۃ والسلام من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ بھا عشراً[1]

ترجمہ: حضرت الامام الفخر الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر میں ہے اگر کہا جائے کہ جب اللہ اور اُسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو ہماری صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری صلوٰۃ اسلئے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی حاجت ہے ورنہ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی صلوٰۃ کے ہوتے ہوئے فرشتوں کی صلوٰۃ کی بھی حاجت نہیں اور وہ تو (ہماری صلوٰۃ) صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کے واسطے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سبحانہ کا ذکر ہم پر واجب فرمایا حالانکہ اس کو اس کی کوئی حاجت نہیں وہ یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ذکر تو صرف ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے اظہار کے واسطے ہم پر رحمت فرماتے ہوئے ہم پر واجب فرمایا تاکہ اس پر ہمیں ثواب عطا

---

[1] سعادۃ الدارین، ص: ۶۷، بحوالہ تفسیر کبیر للامام الفخر رازی الجزء الخامس والعشرون، ص: ۲۲۸

فرمائے۔ اوراسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقال القسطلانی قال ابو القاسم القشیری فی تفسیرہ فی قولہ تعالی: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی الخ۔[۱]

ارادالله سبحانه وتعالى ان يكون للامة عندرسولها يدخدمة يكافئهم عليها فى الشفاعة بيد نعمة فامرهم تعالى بالصلوة عليه ثم كافئهم تعالى على لسان نبيه عليه الصلوة السلام بقوله من صلى على واحدة صلى الله عليه بها عشرمرات وفى هذا اشارة الى ان العبد لا يستغنى عن الزيادة من الله فى وقت من الاوقات اذلارتبة فوق رتبة الرسول صلى الله عليه وسلم وقداحتاج الى الزيادة من الله صلوات الله وسلامه عليه الخ۔[۲]

ترجمہ: اور حضرت الامام احمد القسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابو القاسم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے قول: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی، کے تحت اپنی تفسیر میں فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اس اُمت کے واسطے اس امت کے رسول کی بارگاہ میں (یدخدمت) کوئی خدمت احسان ہو جس خدمت کے بدلے ان کو نعمت شفاعت نصیب ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان

---

(۱) الاحزاب:۵۶ ۲۔ سعادۃ الدارین:۶۷

کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: ''من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ بھا عشر مرات''۔

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک صلوۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اسکے بدلے اس پر دس رحمتیں بھیجے گا) اسے انکو بدلہ عطا فرمایا اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادتی سے بے نیاز نہیں ہوتا کیونکہ الرسول کے رتبہ سے بڑھ کر کوئی بلند رتبہ نہیں اور بلا شک وشبہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے زیادتی کے محتاج ہیں ان پر اللہ کی صلوۃ اور اسکا سلام ہو۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

وقال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کمافی الدر المنضود صلوۃ اللّٰہ تعالیٰ علی نبیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلی المصلین علیہ مضاھا افاضۃ انواع الکرامات ولطائف النعم علیھم اما صلوتنا علیہ وصلوۃ الملئکۃ فی قولہ تعالیٰ: ان اللّٰہ وملئکۃ، الایہ. فھو سوال وابتھال فی طلب تلک الکرامۃ ورغبۃ فی افاضتھا علیہ اھ[1]

ترجمہ: اور حضرت الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے کہ الدر المنضود میں ہے اللہ تعالیٰ کی صلوۃ اپنے نبی پر اور ان پر صلوۃ بھیجنے والوں پر اسکا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر انواع واقام کرامات اور بہترین نعمتوں کی بارشیں فرماتا ہے اور ہماری صلوۃ اس پر اور فرشتوں کی صلوۃ اللہ تعالیٰ کے اس قول: ان اللّٰہ وملئکتہ الایۃ میں تو وہ ایک سوال اور التجا ہے اس کرامت کی طلب میں اور ایک رغبت ہے ان پر اس کرامت کی عطا میں۔

۱۔ سعادۃ دارین، ص ٦٧

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی بالمدینہ سنہ ۹۰۲ ہجری لکھتے ہیں:

ما الحکمة فی ان اللہ تعالیٰ امرنا ان نصلی علیہ ونحن نقول اللھم صل الخ۔

اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد پر اور ال محمد پر درود بھیج!

مھمہ قرات فی شرح مقدمة ابی اللیث للامام مصطفے الترکمانی من الحنفیتہ مانصہ فان قیل ماالحکمة فی ان اللہ تعالی امر نا ان نصلی علیہ ونحن اللھم صلی علی محمدٍ وعلی اٰل محمد اہ فنسال اللہ تعالیٰ ان یصلی علیہ ولا نصلی علیہ نحن بانفسنا یعنی بان یقول العبد فی الصلوٰة اصلی علی محمد قلنا لانہ صلی اللہ علیہ وسلم طاہر لاعیب فیہ و نحن فیناالمعایب والنقائص فکیف یثنی من فیہ معایب علی طاہر فنسئل اللہ تعالیٰ ان یصلی علیہ لتکون الصلوٰة من رب طاہر علی نبی طاہر کذافی المر غینانی اھ۔[۱]

ترجمہ: اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس پر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰة بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ! تو محمد اور ال محمد پر صلوٰة بھیج الخ؟ میں نے الامام مصطفےٰ الترکمانی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدمہ ابی اللیث کی شرح میں پڑھا جسکی انہوں نے صراحت فرمائی کہ اگر کہا جائے اس میں کیا

۱۔ القول البدیع فی الصلوٰة علی الحبیب الشفیع ص ۶۵ بحوالہ سعادت الدارین، ص ۶۷

حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ بھیج یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر صلوٰۃ بھیجے اور ہم بذات خود ان پر صلوٰۃ نہیں بھیجتے یعنی اس طور پر کہ بندہ صلوٰۃ میں کہے کہ میں محمد پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں، ہم کہتے ہیں اسلئے کہ بے شک وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پاک ہیں ان میں کوئی عیب نہیں اور ہم ہیں کہ ہم میں عیوب ونقائص ہیں اور جس میں عیوب ونقائص ہوں وہ پاک، بے عیب کی ثناء کیسے کرسکتا ہے؟ تو ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ پاک پروردگار عزوجل کی طرف سے پاک پیغمبر پر صلوٰۃ ہوایسے ہی المرغینانی میں ہے اھ[1]۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

ونحو ذالک منقول عن النیسابوری فی کتابہ اللطائف والحکم فانہ قال لایکفی العبد ان یقول فی الصلوٰۃ صلیت علی محمد لان مرتبۃ العبد تقصر عن ذالک بل یسأل ربہ ان یصلی علیہ لتکون الصلوٰۃ من ربہ وحینئذٍ فالمصلی فی الحقیقۃ ہو اللّٰہ ونسبۃ الصلوٰۃ للعبد محازیۃ لمعنی السوال اھ[1]

ترجمہ: اور اس کی مثل العلامہ النیشاپوری سے ان کی کتاب اللطائف والحکم میں منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ الصلوٰۃ میں بندے کا یہ کہنا کفایت نہیں کرتا کہ میں نے محمد پر صلوٰۃ بھیجی کیونکہ بندے کا مرتبہ اس سے قاصر ہے بلکہ اپنے رب سے سوال کرے کہ وہ ان پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ یہ صلوٰۃ اس کے رب کی طرف سے ہو اور اس وقت

ا۔ سعادۃ الدارین، ص: ٦٨

صلوٰۃ بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ ہی ہے اور بندے کی طرف صلوٰۃ کی نسبت مجازیہ، السوال کے معنیٰ میں ہے۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقد اشار ابن ابی حجلة الی شیئا من ذالک فقال الحکمة فی تعلیمه صیغة اللهم صل علی محمد انا لما امرنا تعالی بالصلوٰة علیه ولم نبلغ قدر الواجب من ذلک احلناه علیه لانه اعلم بما یلیق به صلی الله علیه وسلم وهو کقوله لا احصی ثناء علیک۔[1]

ترجمہ: اور ابن ابی حجلۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف کچھ اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کو صیغہ اللّٰھم صل علی محمد کی تعلیم میں یہ حکمت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم اس سے واجب کی قدرت کو نہ پہنچے تو ہم نے اس کو اس کے سپرد کر دیا کیونکہ بلاشبہہ وہ زیادہ جاننے والا ہے اسکو جو انکی قدرومنزلت کے لائق ہے۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: لا احصی ثناء علیک الخ کی مثل ہے (یعنی میں تیری کوئی ثناء نہیں کر سکتا، تیری کسی ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا، تیری ثناء کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثناء خود فرمائی یعنی جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف وثناء نہیں کر سکتے ہم حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے لائق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وثناء نہیں کر سکتے۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وسبقه ابو الیمن بن عساکر فقال حسن قول من قال لما امر

(۱) سعادت دارین، ص ۶۸

اللّٰہ تعالیٰ سبحانہ بالصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم نبلغ معرفۃ فضیلۃ الصلوٰۃ علیہ ولم ندرک حقیقۃ مراد اللہ عزوجل فیہ احلنا ذالک الی اللہ سبحانہ فقلنا اللھم صل انت علی رسولک لانک اعلم بمایلیق بہ واعرف بما اردتہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم. واللہ اعلم. اذاعرفت ذالک کلہ فلتکن صلاتک علیہ کما امرک بالصلوٰۃ علیہ فبذالک تعظم خطوتک لدیہ وعلیک بالاکثار منھا والمواظبۃ علیھا. والجمع بین الروایات فیھا فان الاکثار من الصلوٰۃ من علامات المحبۃ فمن احب شیئاً اکثرمن ذکرہٖ وصح فی الحدیث لایکمل ایمان احدکم حتی اکون احب علیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔[1]

ترجمہ: اور ابوالیمن ابن عسا کر نے اس سے سبقت کی اور انہوں نے فرمایا: اس شخص کا قول بہت اچھا جس نے کہا جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم ان پر صلوٰۃ کی فضیلت و بزرگی کی معرفت کو نہ پہنچے اور ہم نے اس میں اللہ عزوجل کی مراد کی حقیقت کو نہ جانا تو ہم نے اسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سپرد کردیا اور ہم نے عرض کیا: اے اللہ تو ہی اپنے رسول پر صلوٰۃ بھیج کیونکہ تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو اس کی شان کے لائق ہے اور تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو تو نے اس صلوٰۃ اس کے لئے ارادہ فرمایا۔ اور اللہ زیادہ علم والا ہے۔ اور مذکورہ بالا عبارات کے بعد الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو نے یہ تمام پہچان لیا تو

۱۔ سعادۃ الدارین، ص ۶۸

چاہیے کہ تیری صلوۃ ان پر ایسی ہو جیسے تجھے ان پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا گیا، تو اس سے تیری قدر و منزلت ان کی بارگاہ عالیہ میں بڑھے گی اور تجھ پر صلوٰۃ کی کثرت لازم ہے اور اس پر مواظبت اور اس بارے میں روایات کے درمیان (جمع) تطبیق اس طور پر ہے کہ درود شریف کی کثرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامات میں سے ہے تو جو شخص کسی شئے سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں اس کو اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و پیارا ہو جاؤں [1]

[1] نوٹ: اس عنوان (اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں: اے اللہ تو محمد اور آل محمد پر صلوۃ بھیج) کے تحت مذکورہ بالا اقوال جو العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے القول البدیع میں بیان فرمائے۔ القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اقوال سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین میں بعض الفاظ کے اضافہ کے ساتھ العلامہ الحافظ السخاوی کے حوالہ سے صفحہ ۶۷، ۶۸ پر درج فرمائے۔

باب سوم

درود اور سلام کے فضائل اور درود ابراہیمی کے صیغوں میں چند احادیث مبارکہ

عن انس قال قال رسول الله صلی علیه وسلم من صلی علی صلوة واحدة صلی الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیئات ورفعت له عشر درجات۔[1]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر دس (درود) رحمتیں فرمائے گا اور اسکے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور اسکے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی الناس بی یوم القیمة اکثرهم علی صلاة۔[2]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، قیامت کے دن لوگوں سے مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

عن عبداللہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم ان الله ملئکته سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔[3]

---

(۱) المجلد الاول من سنن النسائی، ص: ۱۹۱

(۲) جامع الترمذی، جلد اوّل، ص ۱۱۰

(۳) نسائی، جلد اول ۱۸۹

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر وسیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ تعالی علیہ وسلم مامن احد یسلم علی الا رداللہ علیَّ روحی حتی ارد علیہ السلام [1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹا تا ہے حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں، (فائدہ) روح لوٹانے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ کرم فرمانا ہے۔

اخبرنی ابوحمید الساعدی انہم قالو یارسول اللہ کیف نصلی علیک؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قولو االلہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کماصلیت علی اٰل ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کمابارکت علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید [2]

ترجمہ: مجھے ابوحمید الساعدی نے خبر دی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کماصلیت علی اٰل ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی اٰل

---

(۱) ابوداؤد والبیہقی، جلد الاوّل، ص ۲۸۶ (۲) صحیح البخاری الجلد الاول، ص: ۴۷۷

ابراھیم انک حمید مجید

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج محمد اور اسکی بیویوں اور اسکی اولاد پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے ال ابراہیم پر اے اللہ برکت بھیج برکت فرما تو محمد اور اسکی بیویوں اور اسکی اولاد پر جس طرح برکت فرمائی تو نے ال براہیم پر بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے۔

حدثنا عبدالله بن عیسی انه سمع عبدالرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لک هدیة سمعتها من النبی صلی الله علیه وسلم فقلت بلی فاهد هالی فقال سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا یارسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قدعلمنا کیف نسلم علیک؟ قال: قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید، اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عیسیٰ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلی سے سنا انہوں نے فرمایا: کہ مجھے حضرت کعب ابن عجرہ ملے اور انہوں نے فرمایا کیا میں تجھے وہ ہدیہ (تحفہ) نہ دوں جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں وہ ہدیہ مجھے ضرور عطا فرمائیں تو حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ کے اہل بیت نبوت پر صلوۃ کیسے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہمیں سکھادیا کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو! اللھم صل علی محمد

---

(۱) صحیح البخاری الجلد الاول، ص: ۴۷۷

وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد. اے اللہ! رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے اے اللہ برکت فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت فرمائی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

الشیخ الامام العلامہ بدرالدین محمد ابن احمد العینی شارح صحیح البخاری مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

قال قولوا: اللهم صل على محمد، معناه عظمه فى الدنيا باعلاء ذكره و اظهار دعوته وابقاء شريعته وفى الاخرة بتشفيعه فى امته و تضعيف اجره و مثوبته وقيل لماامرنا الله بالصلوة عليه ولم نبلغ قدرالواجب فى ذالك احلنا على الله وقلنااللهم صل على محمد الخ. كماصليت على ابراهيم، اى كما تقدمت منك الصلوٰة على ابراهيم و على ال ابراهيم نسئل منك الصلوةعلى محمد و على آل محمد. فان قيل شرط التشبيه ان يكون المشبه به اقوى من المشبه وهنا بالعكس لان الرسول افضل من ابراهيم اجيب بانه كان ذالك قبل ان يعلم انه افضل من ابراهيم. وقيل التشبيه ليس من الحاق الناقص بالكامل بل من باب بيان حال مالا يعرف بما يعرف وقيل المجموع مشبه بالمجموع ولاشك ان ال ابراهيم افضل من ال

محمد اذفیهم الانبیاء ولا نبی فی ال النبی صلی الله علیه وسلم۔[1]

ترجمہ: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد اس کا معنی یہ ہے، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں اس کے ذکر کو بلند کرنے، اس کی دعوت کو غالب فرمانے، اس کی شریعت کو بقاء عطا فرمانے، آخرت میں اس کی امت کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرنے اور اس کے اجر و ثواب کو بڑھانے سے، اور کہا گیا یعنی بعض علماء نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا حکم فرمایا اور ہم اس بارے اس کے لائق عمل کی قدرت و طاقت کو نہ پہنچے تو ہم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا اور ہم نے عرض کیا: اے اللہ! تو صلوٰۃ بھیج محمد پر اور محمد کی ال پر (کما صلیت علی ابراہیم) یعنی جیسے ابراہیم پر اور ال ابراہیم پر تجھ سے صلوٰۃ ہوئی، ہم تجھ سے محمد اور ال محمد پر صلوٰۃ بھیجنے کا سوال کرتے ہیں۔ (تو اگر کہا جائے یعنی سوال کیا جائے) تشبیہ کی شرط یہ ہے کہ مشبہ بہ زیادہ قوی ہو اور یہاں اس کا عکس ہے کیونکہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں تو کہا جائے گا یعنی جواب دیا جائے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہونے سے پہلے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں یعنی اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا علم نہیں عطا فرمایا تھا کہ وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور کہا گیا یعنی (جواب دیا گیا) کہ یہ تشبیہ ناقص کے کامل سے الحاق کے باب سے نہیں ہے بلکہ مشہور و مشتہر کے ذریعے غیر معروف و غیر مشتہر کے حال کے بیان

---

(۱) الجزء التاسع عشر عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ص ۱۲۶، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، الجزء الخامس، ص ۲۶۳، ایضاً عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، الجزء الثانی والعشرون، ص ۳۰۹۔۳۰۸

کے باب سے ہے۔ العلامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

وما عرف من الصلوۃ علی ابراھیم و اٰله وانه لیس الا فی قوله تعالیٰ رحمة اللّٰه وبرکاته علیکم أهل البیت انه حمید مجید۔[1]

ترجمہ: اور ابراہیم اور ال ابراہیم پر جو صلوۃ معروف ومشتہر ہے بلاشبہ وہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اس مبارک قول: "رحمة اللّٰه وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید" میں جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے حضرت سارۃ زوجہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹے حضرت اسحٰق اور پوتے حضرت یعقوب علیہما الصلوٰۃ والسلام کی خوشخبری دی تو حضرت سارۃ کو تعجب ہوا کہ میرے بچہ کیسے ہوگا حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر بوڑھے ان هذا لشییء عجیب بے شک یہ تو تعجب کی بات ہے قالوا أتعجبین من امر اللّٰه رحمة اللّٰه وبرکاته علیکم اهل البیت فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنباو تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔[2]

کہا گیا کہ المجموع المجموع کے ساتھ مشبہ ہے اور اس میں شک نہیں کے ال ابراہیم، ال محمد سے افضل ہے کیونکہ ال ابراہیم میں بہت نبی ہیں اور ال نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی نبی نہیں (اللهم بارک علی محمد) ای اثبت له و ادم ما اعطیته من التشریف والکرامة۔ اے اللہ! تو نے جو اسے یعنی محمد کو بزرگی اور

---

(۱) ھود: ۷۳

(۲) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، ص ۳۳۰

کرامت عطا فرمائی اسے اسکے لئے ثابت اور دائم رکھ۔

حضرت الملا علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ الباری مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

(فان الله قد علمنا) ای فی التحیات بواسطة لسانک کیف نسلّم علیک ای بان نقول السلام علیک ایها النبی الخ

کذا قیل وحاصله ان الله قدامرنا بالصلوة والسلام علیک وقد علمنا کیف السلام علیک والاظهر انه علیه السلام امرهم بالصلاة علیه وعلی اهل بیت ولما لم یعرفوا کیفیتها سئلوه عنهامقرونا بالایماء الی انه مستحق للسلام ایضاً الا انه معلوم عندهم بتعلیم الله ایاهم بلسانه فارادوا تعلیم الصلوة ایضا علی لسانه وفیه بان ثواب الوارد افضل واکمل وفیه اشعار الی عجز هم عن کیفیة اداء الثناء علیه کما قال علیه السلام فی حق الباری سبحانک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک. قال المظهر ای علمنا الله کیف الصلوٰ ة والسلام علیک فی قوله صلوا علیه وسلموا تسلیما فکیف نصلی علی اهل بیتک وفیه ان الکیفیة غیر مستفادة من الایة وانما المستفاد منها الامر بهما کماهو الظاهر. قال قولوا اللهم صل علی محمد الخ.

فی النهایة ای عظمه فی الدنیا باعلاء ذکره واظهار دعوته وابقاء شریعته وفی الاخرة بتشفیعه فی امته وتضعیف اجره ومثوبته

وقیل لما امرنا الله بالصلوة علیه ولم یعلمنا کیفیتها احلنا علی الله فقلنا اللهم صل انت علی محمد لانک اعلم بما یلیق به علیه الصلوٰة والسلام. (وعلی ال محمد) قیل الال من حرمت علیه الزکاة کبنی هاشم وبنی المطلب وقیل کل تقی اله ذکره الطیبی وقیل المراد بالال جمیع امة الاجابة وقیل المراد بالال الازواج ومن حرمت علیه الصدقة ویدخل فیهم الذریة وبذلک یجمع بین الاحادیث وقال ابن حجرهم مومنوا بنی هاشم والمطلب عندالشافعی وجمهور العلماء. وقیل اولاد فاطمة ونسلهم وقیل ازواجه وذریته لانهم ذکروا جملة فی روایة ورد بانه ثبت الجمع بین الثلاثة فی حدیث واحد وقیل کل مسلم ومال الیه مالک واختاره الزهری واخرون وهوقول سفیان الثوری وغیره ورجحه النووی فی شرح مسلم وقیده القاضی حسین بالاتقیاء ویؤیده ماروی تمام فی فوائده والدیلمی عن انس قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم من ال محمد فقال کل تقی من ال محمد زادالدیلمی ثم قرء ان اولیائه الا المتقون۔

(کماصلیت علی ابراهیم) ذکر فی وجه تخصیصه به من بین الانبیاء وجوه اظهرهاکونه جدالنبی صلی الله علیه وسلم وقد امرنا متابعته فی اصول الدین اوفی التوحید المطلق اوالانقیاد المتحقق (وعلی ال ابراهیم) وهم اسمعیل واسحاق واولادهما فی التشبیه اشکال مشهور وهو ان المقررکون المشبه دون المشبه به والواقع

هـنـاعكسه لان محمدا وحده صلى الله عليه وسلم افضل من ابراهيم واله؟ واجيب باجوبة منها ان هذا قبل ان يعلم انه افضل ومنها انه قال تواضعا ومنها ان التشبيه فى الاصل لافى القدر كما قيل فى كما كتب علـى الذين من قبلكم وكما فى انا اوحينا اليک كما اوحينا الى نوح واحسن كما احسن الله اليک ومنها ان الكاف للتعليل كقوله تعالى واذكروه كماهداكم.

ومنهـا ان التشبيـه متعـلق بقوله وعلى ال محمد ومنها ان التشبيـه انماهو للمجوع بالمجموع فان الانبياء من ال ابراهيم كثيرة وهـوايـضـا منهـم ومنهـا ان التشبيـه من باب الحاق مالم يشتهر بما اشتهـرومنهـا ان الـمقـدمة الـمذكورة مرفوعة بل قديكون التشبيه بـالـمثل وبـمـا دونـه كـمـا فى قوله تعالىٰ مثل نوره كمشكاة (انک حميد) فعيل بمعنى مفعول اى محمود فى ذاته وصفاته وافعاله بالسنة خـلقه اوبمعنى فاعل فانه يحمد ذاته واولياء ه وفى الحقيقة هوالحامد وهوالمحمود (مجيد) اى عظيم كريم (اللهم بارک على محمد) اى اثبت له وادم مااعطيته من التشريف والكرامة واصله من برک البعير اذانـاخ فـى مـوضـعـه ولـزمـه وتـطلق البركة على الزيادة والاصل هو الاول .(وعـلى ال محمد كماباركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم) وصـح عـنـد مسـلـم وغيـره زيـادـة فى العالمين هناوثمه وهى متعلقة بـمـحذوف دل عـليـه السياق اى اظهر الصلوة والبركة على محمد

وعلى اله في العالمين كما اظهر تهما على ابراهيم واله في العالمين (انك حميد مجيد) وهذا زيادة على اصل السوال تتميما للكمال (متفق اليه)[1]

ترجمہ:(فان الله قد علمنا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں یہ تو سکھا دیا (یعنی التحیات میں آپکی زبان مبارک کے ذریعہ) کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں اس طریق سے کہ ہم السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبركاته کہیں ایسے کہا گیا یعنی بعض علماء نے ایسے کہا۔ اوراس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلوٰۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے اور ہم نے بلاشبہ یہ تو جان لیا کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے اصحاب کو) اپنی ذات پر اور اپنے اہل بیت پر صلوٰۃ کا حکم فرمایا اور جب انہوں نے اُس کی کیفیت کو نہ پہچانا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی کیفیت کے بارے سوال کیا اس بات کی طرف اشارہ کو ملائے ہوئے کہ بے شک سلام کے مستحق بھی آپ ہی ہیں مگر چونکہ وہ (سلام) اُن کو آپ کی زبان مبارک کے ذریعہ اللہ کی تعلیم سے معلوم ہے تو انہوں نے صلوٰۃ کی تعلیم کا ارادہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعہ سے کیا، بان ثواب الوارد افضل و اکمل اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمائے الفاظ مبارکہ سے صلوٰۃ کا ثواب افضل واکمل، فاضل تر اور کامل تر ہے۔ اوراس (یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیفیت صلوٰۃ کے بارے اس طرح سوال کرنے) میں آپ صلی اللہ علیہ

(۱) المرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح الجز الثاني، ص:۔ ۳۴۳،۳۴۲

وسلم کی ثناء کی ادائیگی کی کیفیت سے ان کے عجز کی طرف اشعار ہے یعنی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کرنے سے عاجز ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا نہیں کر سکتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ثناء فرما سکتے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے الباری سبحانہٗ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا: لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

عارف باللہ الشیخ المحقق الشاہ محمد عبدالحق المحدث دہلوی

رحمہ اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کا ترجمہ فرماتے ہیں: شمارنمی توانم کرد ہیچ ستائش را بر تو ونمی توانم ثنا گفت ترا چنانکہ ثنا میگوئی تو بر تو ہیچکس ترا چنانکہ تو ئی نشناسد و چوں نشناسد ثنا چگونہ گوید چہ ثنا بر اندازہ شناخت است[1]

ترجمہ: میں تیری کوئی ستائش وتعریف شمار نہیں کر سکتا، میں تیری کسی ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا اور میں تیری ثناء کی طاقت نہیں رکھتا۔ جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی کہ جیسا تو عظیم و بزرگ ہے تجھے کوئی نہیں پہنچانتا اور جب کوئی پہنچانتا نہیں ثناء کس طرح کرے گا کیونکہ ثناء شناخت کے اندازے پر ہوتی ہے۔ المظہر نے کہا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنے قول (صلوا علیہ وسلموا تسلیما) میں یہ سکھا دیا کہ آپ پر صلوٰۃ وسلام کیسے ہے تو آپ کے اہل بیت پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں۔ اور اس میں ہے کہ الایۃ المبارکہ سے کیفیت مستفادہ نہیں اس آیہ مبارکہ سے ان دونوں

---

(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، جلد اوّل، ص ۳۹۵

کے ساتھ امر مستفاد ہے جیسے کہ وہ ظاہر ہے۔ (قال قولوا اللھم صل علی محمد) فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد۔ النہایہ میں ہے یعنی اے اللہ! محمد کو عظمت عطا فرما دنیا میں اُس کے ذکر کو بلند فرما کر، اسکی دعوت کو غالب فرما کر، اس کی شریعت کو بقاء عطا فرما کر، آخرت میں اس کی امت کے حق میں اُسکی شفاعت قبول فرما کر اور اسکے اجر اور اسکے ثواب کو بڑھا کر۔ اور کہا گیا (یعنی بعض علماء نے کہا) جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا حکم فرمایا اور اسکی کیفیت تعلیم نہ فرمائی تو ہم نے اُسے اللہ کے حوالہ کیا اور ہم نے عرض کیا اے اللہ! تو خود ہی محمد پر صلوٰۃ بھیج کیونکہ تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو آپ صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشان کے لائق ہے۔ (وعلی ال محمد) بعض علماء نے کہا ال محمد وہ ہے جس پر زکوٰۃ حرام کی گئی جیسے ھاشم کی اولاد اور عبدالمطلب کی اولاد پر۔ اور بعض علماء نے کہا: ہر متقی آپ کی آل ہے۔ اس کو طیبی نے ذکر کیا۔ اور بعض علماء نے کہا: آل محمد سے مراد تمام امت اجابت ہے۔ اور بعض علماء نے کہا: آل سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں اور وہ جن پر زکوٰۃ حرام کی گئی اور اُن میں آپ کی اولاد داخل ہے۔ اس وجہ سے احادیث کے درمیان جمع کی جائے گی۔ اور الشیخ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ امام شافعی اور جمہور علماء رحمھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ (آل محمد) ھاشم اور عبدالمطلب کی اولاد کے ایمان والے ہیں، اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور ان کی نسل۔ اور بعض علماء نے کہا آل محمد آپ صلی اللہ علیہ کی ازواج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریۃ ہے اسلئے کہ انہوں نے تمام کو ایک روایت میں ذکر کیا اور اسکا اس طور پر رد کیا کہ ان تینوں کے درمیان ایک حدیث میں جمع ثابت

ہوئی۔اور بعض علماء نے کہا آل محمد ہر مسلم ہے۔امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی طرف میلان فرمایا اور الزھری اور دوسروں نے اس کو اختیار کیا اور یہی سفیان الثوری وغیرہ کا قول ہے۔اور الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مسلم میں اس کو ترجیح دی اور القاضی حسین نے اس کو الاتقیاء کے ساتھ مقید فرمایا اور اسکی تائید کرتا ہے جو تمام نے اپنے فوائد میں روایت کیا۔اور الدیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آل محمد کے بارے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر متقی آل محمد سے ہے۔الدیلمی نے یہ زیادہ فرمایا: کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ان اولیاء ہ الا المتقون[1]

ترجمہ: کہ اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

(کما صلیت علی ابراهیم) جیسے تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم پر انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص فرمانے کی وجہ میں کئی وجہیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے زیادہ ظاہر وجہ ان کا (یعنی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جد امجد ہونا اور یہ کہ ہمیں اصول الدین میں یا التوحید المطلق اور انقیاد المتحقق میں ان کی متابعت کا حکم فرمایا گیا (وعلی ال ابراهیم) اور ال ابراہیم پر اور ال ابراہیم وہ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق اور ان دونوں کی اولاد ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔اور اس تشبیہ میں ایک مشہور اشکال ہے اور وہ یہ کہ مشبہ کا مشبہ بہ سے کم مرتبہ ہونا مقرر ہے اور یہاں اس کا عکس واقع ہے، اس لیے کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے حضرت ابراہیم علیہ

---

(۱) الانفال: ۳۴

الصلوٰۃ والسلام اور انکی آل سے افضل ہیں؟ اس کے کئی جواب دیے گئے۔ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہونے سے پہلے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قول تواضع کے طور پر فرمایا۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ میں ہے نہ کہ قدر میں جیسے فرمایا گیا: کما کتب علی الذین من قبلکم ۔اور جیسے کہ فرمایا گیا: انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح واحسن کما احسن الیک ۔میں۔اور ان میں سے ایک جواب یہ کہ کاف تعلیل کیلئے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول: واذکروہ کما ھداکم ترجمہ: اور اسکا ذکر کرو جیسا اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ اس (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول وعلی ال محمد سے متعلق ہے یعنی اے اللہ صلوٰۃ بھیج ال محمد پر جیسے تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم اور ال ابراہیم پر۔اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ مجموع کی مجموع کے ساتھ ہے کیونکہ ال ابراہیم میں بہت نبی ہیں اور وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان میں سے ہیں۔اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ غیر مشتہر چیز کو مشتہر چیز سے ملانے کے باب سے ہے۔ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ مذکورہ مقدمہ مدفوعۃ ہے یعنی مشبہ کا مشبہ بہ سے کم مرتبہ ہونا قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ تشبیہ کبھی مثل اور اس سے کم مرتبہ چیز کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: مثل نورہ کمشکاۃ میں (انک حمید) فعیل مفعول کے معنی میں ہے یعنی اپنی ذات اور اپنی صفات اور اپنے افعال میں اپنی مخلوق کی زبانوں سے محمود ہے، یا فعیل فاعل کے معنی میں ہے اس لیے کہ وہ اپنی ذات

اور اپنے دوستوں کی حمد کرتا ہے اور حقیقت میں وہی حامد ہے اور وہی محمود ہے۔ (مجید یعنی بڑا بزرگ) (اللھم بارک علی محمد) یعنی جو تو نے اسے بزرگی اور کرامت عطا فرمائی اسے اس کے لئے ثابت اور دائم رکھ۔ اور اس کا اصل برک البعیر سے ہے جب وہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور اس کو لازم پکڑے۔ اور برکت کا اطلاق زیادت پر کیا جاتا ہے اور اصل وہ اول ہی ہے (وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم)۔ اور مسلم وغیرہ کے نزدیک اس جگہ اور اُس جگہ فی العالمین کی زیادۃ صحیح ہے اور وہ محذوف سے متعلق ہے جس پر سیاق دلالت کرتا ہے یعنی سب جہانوں میں محمد اور ال محمد پر صلوۃ اور برکت ظاہر فرما جس طرح کہ تو نے سب جہانوں میں ابراہیم اور ال ابراہیم پر صلوٰۃ اور براکت کو ظاہر فرمایا (انک حمید مجید) بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے اور یہ اصل سوال پر زیادۃ ہے اور کمال کے تمام کرنے کے واسطے واقع ہوئی ہے۔

درودشریف کی فضیلت اور درود وسلام کی اہمیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما[١]

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیہ مبارکہ کے تحت اپنے تفسیری حاشیہ خزائن العرفان میں لکھتے ہیں:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے اور یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود پڑھنا سنت ہے اور آپکے تابع کرکے آپ کے آل واصحاب ودوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ**: درود شریف میں ال واصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

(١) احمد رضا بریلوی، امام اہل سنت: کنزالایمان ترجمۃ القران، مطبع قرآن کمپنی لمیٹڈ، لاہور، ص ٦١٣، آیت نمبر ٥٥

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یارب! محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور انکی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقاء عنایت کرکے اور آخرت میں انکی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کرکے اور اولین واخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملئکۃ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کرکے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم

صدر الشریعۃ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے میں پڑھ لے۔[1]

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

تجب مرۃ فی العمر فی صلوٰۃ اوغیرھا وھی مثل کلمۃ التوحید وھو محکی عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ونقل ایضاً عن مالک والنووی والاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اعنی وجوبھا فی العمر مرۃ واحدۃ لان الامر المطلق لایقتضی التکرار۔[2]

---

(۱) بہار شریعت حصہ سوئم ص: ۷۶ بحوالہ درمختار وغیرہ ناشر فرید بک ڈپو رجسٹرڈ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔

(۲) سعادۃ الدارین: ص ۷۳

ترجمہ: درود شریف عمر میں ایک بار واجب ہے نماز میں یا نماز کے علاوہ اور وہ کلمۃ التوحید کی مثل ہے یعنی جس طرح کلمۃ التوحید پڑھنا تمام عمر میں ایک بار فرض ہے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا تمام عمر میں ایک بار فرض ہے، وہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حکایت کیا گیا اور الامام مالک اور الامام النووی اور الامام الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی منقول ہے۔ (اعنی) میری مراد یہ ہے کہ درود شریف عمر میں ایک بار واجب ہے اس لیے کہ مطلق امر تکرار کو نہیں چاہتا۔

عارف باللہ الشیخ المحقق عبدالحق المحدث الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ووے سبحانہ امر کردہ است مومناں را بفرستادن صلوٰۃ وسلام بروے صلی اللہ علیہ وسلم واجماع کردہ برآنکہ ایں برائے وجوب است بس بعض گفتہ اند واجب است ہر بار کہ ذکر شریف وی بگذرد و بعض گویند کہ فرض است بکبار در عمر چنانکہ شہادت بنبوت وے صلی اللہ علیہ وسلم وزیادۃ براں مستحب ومسنون واز اوکد سنن الاسلام وشعار آں وقاضی ابوبکر گفت فرض گردانید حق جل وعلیٰ بر مومناں کہ صلوٰۃ وسلام فرستند بر پیغمبر وے ونگرداند مرآن را وقت معین پس واجب است کہ بسیار گفتہ شود صلوۃ وغفلت ورزیدہ نشود دراں۔[1]

ترجمہ: اور اللہ سبحانہ نے ایمان والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنے کا حکم فرمایا اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ یہ امر وجوب کیلئے ہے۔ تو بعض علماء نے کہا ہے جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف زبان پر آئے درود شریف بھیجنا

(۱) اشعۃ اللمعات جلد اول: ص ۴۰۴

واجب ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں تمام عمر میں ایک بار درود بھیجنا فرض ہے۔ جس طرح
کہ حضور سید عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت عمر میں ایک
بار فرض ہے اور اس سے زیادہ مستحب و مسنون اور اسلام کی موکدہ ترین سنتوں اور
اسکے شعار سے ہے۔ اور قاضی ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ جل و علی نے ایمان
والوں پر فرض فرمایا: کہ وہ اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام بھیجیں اور اس
کے لئے کوئی وقت معین نہیں فرمایا تو ضروری ہے کہ درود بہت پڑھا جائے اور اس میں
غفلت نہ برتی جائے۔

احناف کے نزدیک صلوٰۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مکروہ نہیں

خاتمۃ المحققین الشیخ محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

قال الحموی جمع بینھما خروجا من خلاف من کرہ افرادا حدھما عن الاخروان کان عندنا لایکرہ کما صرح بہ فی منیۃ المفتی وھذا الخلاف فی حق نبینا صلی اللہ علیہ وسلم واما غیرہ من الانبیاء فلاخلاف فیہ ومن ادعاہ فعلیہ ان یورد نقلاصریحا ولایجد الیہ سبیلا کذافی شرح العلامۃ میرک علی الشمائل اہ اقول وحزم العلامہ ابن امیر حاج فی شرحہ علی التحریر بعدم صحۃ القول بکراھۃ الافراد واستدل علیہ فی شرحہ المسمّٰی حلیۃ المجلی فی شرح منیۃ المصلی بمافی سنن النسائی بسند صحیح فی حدیث القنوت صلی اللہ علی النبی ثم قال مع ان فی قولہ تعالیٰ وسلام علی المرسلین وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ الی غیر ذالک اسوۃ حسنۃ وممن ردالقول بالکراھۃ العلامۃ ملا علی القاری فی شرحہ الجزریۃ [1]

---

[1] ردالمحتار علی الدرالمختار الجزء الاول ص:۹

ترجمہ: الامام الحموی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صاحب الدر المختار رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا: بعد الاذن منه صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه ان دونوں یعنی صلوٰۃ اور سلام کو اس شخص کے خلاف سے نکلنے کے لیے جمع فرمایا جس نے ان دونوں میں سے ایک کے دوسرے سے الگ کرنے کو مکروہ قرار دیا، اگرچہ ہمارے نزدیک مکروہ نہیں جیسے کہ انہوں نے منیۃ المفتی میں اسکی صراحت فرمائی، اور یہ خلاف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے کوئی خلاف نہیں جو اسکا دعویٰ کرے اس پر لازم ہے کہ وہ نقل صریح لائے اور وہ اس کی طرف کوئی راستہ نہ پائے گا، ایسے ہی العلامہ میرک کی شرح علی الشمائل میں ہے، اور علامہ شامی مزید لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں العلامہ ابن امیر حاج نے التحریر پر اپنی شرح میں افراد (یعنی صلوٰۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا) کی کراہت کے قول کی عدم صحت پر جزم فرمایا اور اپنی شرح ''المسمّٰی حلیة المجلی فی شرح منية المصلی ''میں اس سے استدلال فرمایا جو سنن النسائی میں صحیح سند کے ساتھ حدیث قنوت میں ہے وصلی اللہ علی النبی۔ اور اللہ کا درود ہو اس نبی پر سمیت اس کے بیشک اللہ تعالیٰ کے قول وسلام علی المرسلین اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اور سلام اسکے چنے ہوئے بندوں یعنی انبیاء و مرسلین پر اور اس کے غیر میں (اسوۂ حسنۃ) بہترین پیروی ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں اور ان میں سے جس نے کراہۃ کے قول کو رد کیا حضرت العلامہ ملا علی القاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں الجزریہ کی شرح میں تو تُو اس کی طرف رجوع کر۔

جب ہم احناف ہیں یعنی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور ہمارے نزدیک فقہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی فقہ حنفی کتاب اللہ تعالیٰ اور حدیث رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین وصحیح ترین تشریح ہے۔ اور فقہ حنفی کی کتابوں میں یہ مسئلہ بالدلائل واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں۔ ایسے ہی اس کا عکس جیسے کہ مذکور ہوا۔ تو ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ فقہ حنفی کے خلاف یا مخالفت میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ سے استدلال واستنباط کریں اور خود مجتہد بنیں نہ ہمارا یہ منصب ہے اور نہ ہم اس کے اہل۔ فقہ کی کتابوں کو چھوڑ کر براہ راست قرآن وحدیث سے استدلال واستنباط غیر مقلدانہ روش ہے بلکہ دعویٰ مقلدیت کے باوجود غیر مقلدیت کیونکہ فقہاء کرام کی مخالفت غیر مقلدین کرتے ہیں۔ اس کے باوجود موجودہ دور کے حنفی ہونے کے دعویٰ دار بعض علماء مسلک حنفی کے خلاف اپنا ایک خود ساختہ مؤقف قائم کر کے کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں فقہاء احناف کے اجتہاد کے خلاف اپنا اجتہاد کر کے اپنا خود ساختہ موقف ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

قارئین انصاف فرمائیں کہ کیا مذکورہ بالا علماء کرام کا یہ مؤقف مسلک حنفی کے خلاف نہیں ہے اور ان کا یہ اجتہاد فقہائے احناف کے اجتہاد کے خلاف نہیں ہے؟

کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک جو فقہ حنفی کی کتب میں مذکورو مکتوب ہے وہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں اور مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کو اس میں سلام نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ ہی نہیں بلکہ غیر مکمل کہہ رہے ہیں۔ قارئین کرام کیا مذکورہ بالا علماءِ کرام حنفی کہلانے کے حقدار ہیں؟

درودِ ابراہیمی کے بارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک ملاحظہ فرمائیں:

سوال مسئلہ نمبر ۴۱۳ از امرتسر دفتر پولیس مرسلہ عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل ۷ ۲صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں، مجھے درود شریف یا کلمہ شریف یا استغفار پڑھنے کا نہایت شوق ہے۔ خدا حضور کو اجر دے گا میں عام طور پر راستہ میں چلتا ہوا و دیگر بازار وغیرہ جگہ میں بھی پڑھتا ہوں مجھے عام طور پر درود شریف ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ حضور برائے مہربانی تحریر فرمائیں میں ہر وقت وظیفہ رکھنا چاہتا ہوں یا آیۃ کریمہ کا یا کوئی دوسرا یہ اسلئے کہ محبت خدا اور رسول کی پورے طور پر حاصل ہو جائے۔ جناب مہربانی کرکے ضرور بالضرور مجھے آگاہ کردیں درود شریف یا کلمہ شریف اور استغفار کی نسبت ضرور بالضرور تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریر حضور پر عملدرآمد ہوگا۔

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کرکے ایک عدد مقرر کرلے کہ اس قدر باوضو دوزانو، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے

روزانہ عرض کیا کرے جسکی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے۔
علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے، اور
اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے
عرض کرتا رہے کہ حضور قلب میں فرق نہ ہو درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب
کی کثرت نہایت محبوب و مطلوب ہے۔ کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل
تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کیلئے فرمایا شادمانی ہے اسے جو اپنے
نامۂ اعمال میں استغفار بکثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر
دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرما
دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم [1]

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

قارئین کرام! سائل نے سب درودوں سے افضل درود نماز کے علاوہ ہر جگہ
پڑھنے اور ہر وقت وظیفہ رکھنے کی اجازت مانگی ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا
جاتا ہے اسکی یا کسی دوسرے درود کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت ہے یا نہیں
اور نماز میں جو درود پڑھا جاتا ہے وہ تو سائل کو معلوم ہے کہ وہ درود ابراہیمی ہے اور نماز
میں درود ابراہیمی سائل پہلے ہی سے پڑھتا ہے جیسا کہ سائل کے سوال سے ظاہر
ہے۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الجواب
المبارک کے الفاظ شریفہ: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے
افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے اور درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے

---

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

علاوہ ازیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو درود جاری رکھے وغیرہ "م" سے روز روشن سے زیادہ روشن وعیاں وظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل درود ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سب درودوں سے افضل درود کی سائل کو اجازت فرمائی ہے۔

ضرورت وضاحت: وضاحت اسلئے ضروری سمجھی کہ میرے کسی بھائی کو غلط فہمی نہ ہو اور کوئی مغالطہ نہ دے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے وہ تو صرف نماز میں فرمایا ہے نماز کے علاوہ وہ افضل نہیں۔

خلاصہ: سائل کا سب درودوں سے افضل درود کی اجازت مانگنا بھی نماز کے علاوہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب (جوابًا) سب درودوں سے افضل درود کی اجازت فرمانا بھی نماز کے علاوہ کیونکہ نماز میں اجازت مانگنے کا تو کوئی مطلب ہی نہیں نماز میں تو مقررہ درود ہی پڑھا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور انکے ماننے والے بعض علماء کرام میں تضاد

قارئین کرام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف آپ نے پڑھا کہ آپ کے نزدیک نماز کے علاوہ بھی درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل درود ہے اس کے برعکس و برخلاف انکے ماننے کا دعویٰ کرنے والے بعض علماء کرام اپنی رائے اور اجتہاد سے فرما رہے ہیں کہ نماز کے علاوہ درود

ابراہیمی غیر مکمل ہے کامل نہیں رہتا اس لئے افضل بھی نہیں کہا جا سکتا نماز میں مضر نہیں کیونکہ نماز میں سلام پہلے آچکا لہذا نماز کے علاوہ وہ درود شریف پڑھو جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔

میرے بھائیو! آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ مبارکہ پڑھا کیا اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مذکورہ فتویٰ مبارکہ میں یہ فرمایا ہے کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی غیر مکمل ہے لہذا خارج نماز وہ درود پڑھو جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں جس طرح مذکورہ بالا علماء کرام فرما رہے ہیں۔

تعجب وافسوس ہے ان علماء کرام پر جو اپنے آپ کو رضوی بریلوی کہتے اور کہلواتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مجدد دین وملت، امام اہل سنت اور اپنے دور کا امام ابوحنیفہ کہتے ہیں اور ہر مسئلہ پر اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور کسی مسئلہ میں آپ کے خلاف بات سننا گوارہ نہیں کرتے ان علماء کرام نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفتاویٰ الرضویہ (جو کہ فقہ حنفی کی کتب کے حوالہ جات سے مزین بلکہ فقہ حنفی کا جامع، صحیح، واضح، اردو ترجمہ ہے) میں درود ابراہیمی کی مطلق افضلیت کے بارے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ مبارکہ ہے اپنی تصنیف کردہ کتب و رسائل، پمفلٹوں اور چارٹوں میں آج تک شائع نہیں کیا، چھاپا نہیں، بلکہ اس فتویٰ مبارکہ کو چھپا رہے ہیں، اگرچہ الفتاویٰ الرضویہ میں چھپ رہا ہے بلکہ اپنی تحریر کردہ کتب ورسائل پمفلٹوں اور چارٹوں میں اس فتویٰ مبارکہ کی اعلانیہ مخالفت کر رہے

ہیں کہ درود ابراہیمی کو غیر مکمل ٹھہرتے ہیں۔

علماءِ کرام کی درود ابراہیمی کے بارے عبارات

خیال رہے کہ یہ درود ابراہیمی ہے نماز میں صرف یہی پڑھا جائے گا اور درود نہیں مگر نماز کے علاوہ یہ درود غیر مکمل ہوگا کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا لہذا خارج نماز وہ درود پڑھو جس میں صلوۃ وسلام دونوں ہوں نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آچکا ہے اسلئے یہاں سلام نہ آنا مضر نہیں ہے[1]

مسلمانوں کو حکم الٰہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں، درود ابراہیمی جو کہ نماز کے اندر پڑھا جاتا ہے صرف صلوۃ (درود شریف) ہے سلام نہیں یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی پوری تعمیل نہ ہوگی نماز کے اندر بالکل درست ہے کیونکہ تشہد میں سلام پہلے عرض کرلیا جاتا ہے۔ اذان کے ساتھ جو ہم پڑھتے ہیں الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ اس میں درود بھی ہے اور سلام بھی صلوا سے نکالا الصلوۃ اور سلموا سے السلام ہے[2]

درود ابراہیمی نماز میں تو کامل بھی ہے اور افضل بھی مگر نماز سے باہر چونکہ درود کامل نہیں رہتا اسلئے افضل بھی نہیں کہا جاسکتا، کامل اسلئے نہیں رہتا کہ قرآن میں درود وسلام دونوں کے بھیجنے کا حکم ہے جبکہ درود ابراہیمی میں صلوۃ (درود) تو ہے مگر سلام نہیں ہے[3]

مگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خود اللہ تعالیٰ اور ساری خدائی درود بھیجتی

---

(۱) مرآۃ المناجیح، جلد دوم، ص ۹۸ از مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی

(۲) مولانا عبدالرشید رضوی، رشد الایمان، ص ۳۰۸

(۳) درود وسلام اور شان خیر الانام از مفتی غلام سرور قادری ص ۶۱

ہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ اور فرشتوں کے درود میں سلام بھی آجاتا ہے۔ اس لئے ان کیلئے صرف صلوٰۃ کا ذکر ہوا اور ہم کو صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہوا۔ تیسرے یہ کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں۔ نماز میں درودِ ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التحیات میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے۔ مگر نماز سے باہر وہ درود پڑھو جس میں یہ دونوں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود کی جو تعلیم درودِ ابراہیمی سے فرمائی، وہاں نماز کی حالت میں درود۔ غرض یہ کہ درودِ ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل، کہ اس میں سلام نہیں ہے۔[1]

یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے۔ حالانکہ بحکمِ قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف، وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ درود ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیتِ صلوٰۃ پر مکمل عمل ہو گیا۔ وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں اس لیے وہ درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم لگاتے ہیں مگر قرآنِ مجید کی آیت میں غور نہیں کرتے۔ ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری ہے وہ پڑھنا چاہیے۔[2]

---

(۱) تفسیر نور العرفان، سورۃ الاحزاب، پارہ نمبر ۲۲، آیت نمبر ۵۶

(۲) مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی گجراتی، تفسیر نعیمی، پارہ ۱۶، سورہ کہف آیت نمبر ۱۸

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

کتنی غیر معقول بات، کتنا بڑا مغالطہ اور کتنا بڑا حربہ وہتھیار ہے جو حضور سید عالم نور مجسم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے عطا فرمودہ تحفہ مبارکہ سب درودوں سے افضل واعلیٰ اشرف واکمل درود شریف یعنی درود ابراہیمی سے روکنے کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا۔ سبحان اللہ! کتنی عجیب وغریب اور غیر معقول بات ہے کہ سلام نہ ہونے کی وجہ سے درود ابراہیمی غیر مکمل ہو حالانکہ درود علیحدہ چیز ہے اور سلام علیحدہ چیز، تعجب ہے کہ مذکورہ بالا علمائے کرام نے اپنے اس مؤقف کے صحت کی وجہ جو یہاں خود بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کیونکہ اس (درود ابراہیمی) میں سلام نہیں اور قرآن نے درود وسلام دونوں کا حکم دیا، مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں صلوا سے صلوٰۃ کا حکم اور سلموا سے سلام کا حکم جس سے انہوں نے خود اعتراف فرمالیا اور وضاحت فرمادی کہ صلوٰۃ اور سلام علیحدہ علیحدہ مستقل دو چیزیں ہیں اور ان دونوں کا حکم بھی علیحد علیحدہ ہے۔

نتیجہ:

تو سلام نہ ہونے کی وجہ سے درود نامکمل کیسے ہوگیا اور کیسے ہوسکتا ہے سلام نہ ہونے سے درود نامکمل ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں بلکہ صلوٰۃ پڑھنے سے صلوا (حکم صلوٰۃ) کی پوری تعمیل ہوگی اور سلام پڑھنے سے سلموا (حکم سلام) کی پوری تعمیل یہ نہیں کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ پڑھنے سے صلوا کی تعمیل بھی نہ ہو اور صلوٰۃ کے بغیر سلام پڑھنے سے سلموا کی تعمیل بھی نہ ہو۔

نوٹ: صلاۃ وسلام دونوں کے مجموعے کا نام صلوٰۃ نہیں ایسے ہی صلوٰۃ وسلام دونوں کے مجموعے کا نام سلام نہیں اگر ایسا ہوتو واقعی درود وسلام ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل ہوں۔اور بعض علماء کا لکھنا کہ درودِ ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ وناجائز ہے

قارئین کرام اپنی امانت ودیانت سے انصاف فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ حضرت مولانا کا یہ لکھنا صحیح ہے یا نہیں؟

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

واقعی قرآن نے واو عطف کے ساتھ صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا اور یہ حکم نہ دیا کہ صلوٰۃ وسلام اکھٹے پڑھو یا علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ کے ساتھ پڑھو اور یہ بھی حکم نہ دیا کہ صلوٰۃ پہلے پڑھو اور سلام بعد میں پڑھو بلکہ مطلق حکم دیا لہٰذا دونوں کو اکٹھا پڑھنے سے بھی حکم کی تعمیل ہوجائے گی اور علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ سے پڑھنے سے بھی اور صلوٰۃ پہلے اور سلام بعد میں اور سلام پہلے اور صلوٰۃ بعد میں پڑھنے سے بھی۔

اس کی تائید وتوضیح کیلئے اصول فقہ حنفی کی کتب ملاحظہ ہوں: الواو للجمع المطلق[1]

حاشیہ پر قولہ المطلق ومعنی الاطلاق کون الجمع اعم من ان یکون مع الترتیب والمقارنة اوبدونهما فقولک جاء نی زید و عمرو یحتمل انهما جاء امتقارنین اوتقدم مجیی عمرو علی زید او تاخر اوتراخی مجیی احدهما عن الاٰخر بساعة اویوم اونحو ذالک وبالجملة هولایتعرض للمقارنة کما زعم بعض اصحابنا ولا للترتیب کماقال بعض اصحاب الشافعی[2]

ترجمہ: اورواو مطلق جمع کیلئے ہے اورواو کے مطلق جمع کیلئے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جمعیت عام ہے چاہے ترتیب اور مقارنت کے ساتھ ہو یا ان دونوں کے بغیر تو تیرا کہنا آیا میرے پاس زید اور عمرو اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ زید اور عمرو اکٹھے آئے ہوں اور اس کا بھی کہ عمر، زید سے پہلے آیا ہو یا زید کے بعد یا ایک دوسرے سے ایک گھڑی بعد میں آیا ہو یا ایک دن بعد میں آیا ہو یا اس کی مثل یعنی ایک مہینہ یا ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بعد میں آیا ہو۔

خلاصہ: واو مقارنت کیلئے نہیں جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب نے گمان کیا اور ترتیب کیلئے نہیں جیسا کہ بعض اصحاب شافعی نے کہا۔

فالواو لمطلق العطف من غیر تعرض لمقارنة ولا ترتیب یعنی ان الواو لمطلق الشرکة فان کان فی عطف المفرد علی المفرد

۱۔ اصول الشاشی، ص:۴۹ ۲۔ حاشیہ اصول شاشی، ص:۵۰

فالشركة ثابتة فى المحكوم عليه وبه وان كان فى عطف الجمل فالشركة فى مجرد الثبوت والوجود وبالجملة هو لا يتعرض للمقارنة كمازعمه بعض اصحابنا ولا للترتيب كمازعمه بعض اصحاب الشافعى فاذاقيل جاء نى زيد وعمرو يحتمل انهما جاءاک معا او تقدم احد هماعلى الاخر الخ۔[۱]

ترجمہ: اور واو مطلق عطف کیلئے ہے اس سے نہ مقارنت ملحوظ ہے نہ ترتیب یعنی واو مطلق شرکت وشمولیت کیلئے ہے تو اگر مفرد کا مفرد پر عطف ہو تو محکوم علیہ اور محکوم بہ میں شرکت ثابتہ ہوگی اور اگر وہ (یعنی واو) جملوں کے عطف میں ہو تو محض وجود اور ثبوت میں شرکت ثابت ہوگی خلاصہ کلام یہ کہ واو مقارنت کیلئے نہ ہوگی جیسے کہ اسے ہمارے بعض اصحاب نے گمان کیا اور نہ ترتیب کیلئے ہوگی جیسے کہ اسے بعض اصحاب شافعی نے گمان کیا تو جب جاءنی زید وعمرو کہا جائے کہ میرے پاس زید اور عمرو آئے یہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ وہ دونوں اکٹھے آئے یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے پہلے آیا۔

واضح ہو کہ نماز میں صلوۃ اور سلام دونوں اکٹھے نہیں پڑھے جاتے بلکہ علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں صلوٰۃ اور سلام کے درمیان اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھا جاتا ہے اور سلام (التحیات میں) پہلے پڑھا جاتا ہے اور صلوۃ (درود شریف) بعد میں پڑھا جاتا ہے اس کے باوجود مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں کہ نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آچکا اس

۱۔ نور الانوار للحافظ الشیخ ملا احمد جیون، ص ۱۱۵

لئے یہاں سلام نہ آنا مضر نہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے اندر بالکل درست ہے کیونکہ التحیات میں سلام پہلے عرض کر لیا جاتا ہے۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے الزامی وضاحت

جس ضابطے کے تحت درود ابراہیمی کو غیر مکمل قرار دیا گیا ہے اس خود ساختہ ضابطے کے مطابق نماز بغیر زکوۃ کے غیر مکمل ہوگی غیر مکمل ہونی چاہیے ایسے اسکا عکس کیونکہ قرآن کریم نے نماز اور زکوۃ دونوں کا حکم فرمایا، فرمایا: ''واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ'' اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو لہٰذا جب نماز پڑھی جائے زکوۃ دی جائے زکوۃ دینی چاہیے اگر نماز کے ساتھ زکوۃ نہ دی تو نماز غیر مکمل ہوئی غیر مکمل ہونی چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا ایسے زکوۃ بغیر نماز کے **اس طرح** نماز بغیر قربانی کے غیر مکمل ہوگی غیر مکمل ہونی چاہیے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے نماز اور قربانی دونوں کا حکم دیا فرمایا: ''فصل لربک وانحر'' تو تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو لہٰذا جب نماز پڑھی جائے قربانی کی جائے، قربانی کرنی چاہیے اگر نماز کے ساتھ قربانی نہ کی تو نماز غیر مکمل ہوگی نماز غیر مکمل ہونی چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا اور ایسے قربانی بغیر نماز کے **اس طرح** حج بغیر عمرہ کے غیر مکمل ہوگا غیر مکمل ہونا چاہئے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے حج اور عمرہ دونوں کا حکم دیا فرمایا و اتموا الحج و العمرۃ للہ اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو لہٰذا جب حج کیا جائے عمرہ کیا جائے عمرہ کیا جانا چاہیے اگر حج کے ساتھ عمرہ نہ کیا تو حج غیر مکمل ہوگا غیر مکمل ہونا چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا ایسے عمرہ بغیر حج کے **اس طرح** روزوں کی گنتی پوری کرنا اللہ کی بڑائی بولنے کے بغیر مضر اور غیر مکمل ہوگا اور

ایسے ہی اس کا عکس کیونکہ قرآن نے دونوں کا حکم دیا فرمایا: ولتکموا العدۃ ولتکبر اللہ علی ماھد کم اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی لہٰذا جب روزوں کی گنتی پوری کی جائے اللہ کی بڑائی بولی جائے روزوں کی گنتی پوری کرنے کے ساتھ اللہ کی بڑائی نہ بولی تو روزوں کی گنتی غیر مکمل ہوگی اور اس آیت مبارکہ پر عمل نہ ہوگا۔ ایسے ہی اس کا عکس **اس طرح** رب تعالیٰ کی ثناء کرتے ہوئے اس کی تسبیح اس سے بخشش مانگنے کے بغیر مضر اور غیر مکمل ہوگی اور ایسے ہی اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے دونوں کا حکم دیا فرمایا: فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی تسبیح بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے وعلی ھذا القیاس۔

ان آیات مبارکہ کے علاوہ متعدد آیات مبارکہ ہیں جن میں دو بلکہ دو سے زائد کاموں کا حکم فرمایا گیا ہے اور وہ ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل نہیں بلکہ مکمل ہیں، اور مذکورہ بالا موجودہ دور کے بعض علماء کرام کے خودساختہ ضابطے کے تحت ان سب کو ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل ہونا چاہیے۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام کے اس مذکورہ بالا خودساختہ ضابطے کے مطابق مندرجہ ذیل بزرگوں نے غیر مکمل درود اور غیر مکمل سلام بھیجا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفتاوی الرضویہ میں بعض درود ملاحظہ فرمائیں جن میں سلام نہیں:

وصلی اللہ تعالی علی سید ناومولانا محمد والہ وصحبہ اولی التحقیق۔[۱]

وصلی اللہ علی خاتم النبیین بدرسماء المرسلین محمد والہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین۔[۲]

وصلی اللہ تعالی علیہ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد والہ وصحبہ اجمعین وعلینا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین امین امین الہ الحق امین۔[۳]

وصلی اللہ تعالی علی المولی الواب سیدنا محمد والال والاصحاب۔[۴]

افضل الصلوۃ الحبیب الجمیل والہ وصحبہ بالوف التبجیل امین امین یا عزیز یاجلیل۔[۵]

اللھم لک محمد سرمداصل علی سراجک المنیر والہ ابدایا نور النوریا نورا قبل کل نوریانورالبعد کل نورلک النوروبک النور والیک النور وانت النور ولنور النور صل علی نورک الانوار والہ السراج الفرد وصحبہ المصابیح الزھر صلوۃ تنور بھا وجوھنا وصرورنا وقلوبنا وقبورنا امین۔[۶]

---

(۱) ماہنامہ دلیل راہ، ماہ مئی جون جولائی اگست ۱۹۹۳ء از مولانا جلال الدین قادری، کھاریاں

(۲) ایضا (۳) ایضا (۴) ایضا (۵) ایضا (۶) ایضا

وصلی اللہ تعالی علی سید ومولنا محمد شفیع المذنبین واله وصحبه اجمعین۔

وصل اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا واله صحبه وابنه وحزبه اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف الف مرۃ فی کل ان وحین الی ابدالابدان امین والحمدلله رب العلیمن۔

وصل اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد واله واصحابه وامهاره وانصاره واتباعه اجمعین الی یوم الدین امین۔

وصل اللہ تعالی علیه وعلی اله قدر حسنه وجماله وجاهه وجلاله وجوده ونواله وعزه وکماله ونعمه وافضاله ورشده فی افعاله وجهده فی اعماله وصدقه فی اقواله وحسن جمیع خصاله ومحمودیة فعاله وعلینا معشر المئثمین لنعاله والمتعلقین باذیاله امن اله الحق۔ آمین!

اسی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض نعتیہ اشعار میں صرف درود ہے سلام نہیں

مثلاً ایک نعت شریف ہے:

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس نعت شریف میں ساٹھ (۶۰) اشعار ہیں جن میں صرف درود ہے سلام نہیں سلام صرف ایک شعر میں ہے، وہ شعر یہ ہے:

؎ تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثناء تم پہ کروڑوں درود

تو اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵۹ اشعار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر مکمل درود بھیجا غیر مکمل درود پڑھا اس طرح آپ کا تحریر کردہ مشہور سلام:

؎ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام   شمع بزم ھدایت پہ لاکھوں سلام

اس سلام میں ۱۷۰ اشعار ہیں جن میں ۱۳۶ اشعار میں صرف سلام ہے درود نہیں درود صرف ۴۴ اشعار میں ہے تو ۱۲۶ اشعار میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر مکمل سلام بھیجا غیر مکمل سلام پڑھا؟ اور حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور رباعی جو آپ کی مشہور درسی کتاب گلستان میں ہے۔

؎ بلغ العلیٰ بکمالہ   کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ   صلوا علیہ والہ

اس رباعی صلوا علیہ والہ میں صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں بھی درود غیر مکمل ہونا چاہیے۔اس طرح آپ کی مشہور درسی کتاب بوستان میں ہے:

؎ چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک السلام اے نبی الورٰی

اس شعر میں صرف سلام ہے صلوۃ نہیں تو اس شعر میں سلام غیر مکمل ہونا چاہیے۔اس طرح حضرت شیخ شرف الدین بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور درسی

کتاب نام حق میں یہ شعر:

؎ صلوات خدا بروئے باد تا بروز جزا پیاپے باد

اس شعر میں صلوۃ بے سلام نہیں تو یہاں بھی صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہئے۔ اس طرح اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب اصول الشاشی کے خطبہ میں ہے:

والصلوۃ علی النبی واصحابہ

اس میں صرف صلوۃ بے سلام نہیں تو یہاں (اصول الشاشی کے خطبہ میں) صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہیے۔

اس طرح علم النحو کی مشہور درسی کتاب شرح جامی کے خطبہ میں ہے:

والصلوۃ علی نبیہ وعلی الہ واصحابہ المتاذبین بآدابہ

صرف صلوۃ بے سلام نہیں تو اس خطبہ مبارکہ میں صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہیے۔

شہید تحریک آزادی ۱۸۵۷ء امام علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تقریباً تمام قصائد کا آغاز ان الفاظ سے کیا: حامِدًا وَّ مُصَلِّیًا '' ان الفاظ میں صلوۃ تو ہے لیکن سلام نہیں ہے[1]

ان کے علاوہ بزرگوں کی متعدد کتابوں میں صلٰوۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوۃ مذکور و مکتوب ہے۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید الزامی وضاحت

نماز میں درود ابراہیمی کے مضر نہ ہونے غیر مکمل نہ ہونے اور بالکل درست ہونے کی مذکورہ بالا وجہ چونکہ نماز جنازہ میں نہیں پائی جاتی لہٰذا نماز جنازہ میں درود

---

(۱) سلمی سیہول: علامہ فضل حق خیر آبادی، مطبوعہ ۲۰۰۱ء المتاز پبلی کیشنز، لاہور ص ۳۷، ۴۴۰
علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قصائد میں یہی درود شریف منقول ہے۔

ابراہیمی مختصر اور غیر مکمل ہونا چاہیے کیونکہ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے اس کے قبل یا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نہیں پڑھا جاتا فرائض وتر اور سنن موکدہ نمازوں میں قعدہ اولی میں صرف التحیات پڑھا جاتا ہے جس میں سلام آجاتا ہے درود شریف نہیں پڑھا جاتا تو ان نمازوں کے قعدہ اولی میں سلام غیر مکمل ہونا چاہیے کیونکہ جس طرح صلوۃ بغیر سلام غیر مکمل ہے سلام بغیر صلوۃ غیر مکمل ہونا چاہیے نماز کے قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور درود ابراہیمی پڑھنا سنت تو نمازی اگر قعدہ اخیرہ میں صرف التحیات پڑھ لے درود شریف نہ پڑھے تو اس کی نماز بلا کراہت ہو جائے گی جیسے کہ فقہ حنفی کی کتب میں مذکور ہے تو یہاں سلام غیر مکمل ہونا چاہیے کیونکہ جس طرح صلوۃ بغیر سلام غیر مکمل ہے سلام بغیر صلوۃ غیر مکمل ہونا چاہیے۔

خاتمۃ المحققین الشیخ العلامہ محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

ویثنی بعد ھاوھو سبحانک اللھم وبحمدک ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمافی التشھد (بعد الثانیہ) المراد الصلوۃ الا براھیمۃ التی یاتی بھا المصلی فی قعدۃ التشھد ویدعوا بعد الثالثہ لنفسہ وللمیت وللمسلمین الخ[1]

ترجمہ: اور نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے اور وہ سبحانک اللھم وبحمدک الخ ہے اور دوسری تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جیسے تشہد میں یعنی المراد درود ابراہیمی ہے اور تیسری تکبیر کے بعد اپنے لئے اور میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرے۔

۱۔ ردالمحتار علی الدرالمختار الجزء الاول، ص: ۵۸۵

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں اللہ عزوجل کی حمد وثناء، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، میت کیلئے دعا۔[1]

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ اور سلام کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ بیان فرمائے۔

جس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ درود علیحدہ چیز ہے اور سلام علیحدہ چیز نہ سلام کے بغیر درود غیر مکمل نہ درود کے بغیر سلام غیر مکمل نہ سلام کے بغیر درود کی فضیلتیں کم ہوتی ہیں نہ درود کے بغیر سلام کی فضیلتیں کم ہوتی ہیں۔

قارئین کرام چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلّٰی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات۔[2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا اور اسکے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولیٰ الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوۃ۔[3]

۱۔ بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۱ فرید بک ڈپو مٹیا محل، دہلی

(۲) المجلد الاوّل من سنن النسائی ص ۱۹۱ (۳) جامع الترمذی، المجلد الاوّل ص ۱۱۰

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرمایا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگوں سے مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

(۳) عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔[۱]

ترجمہ: حضرت عبداللہ سے ہے کہ فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کہ کچھ فرشتے زمین میں یہ وسیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(۴) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احدٍ یسلم علی الا رداللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام۔[۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹاتا ہے حتی کہ میں اسے اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں (فائدہ) روح کے لوٹانے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ کرم فرمانا ہے۔

(۵) عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجھہ فقال انہ جاء نی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا۔[۳]

---

(۱) سنن نسائی، ص ۱۸۹ (۲) ابو داؤد والبیھقی۔ الجلد الاوّل، ص ۲۸۶

(۳) سنن النسائی، ص ۱۹۱

ترجمہ: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکے چہرہ انور میں خوشی تھی تو فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے عرض کی آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا کوئی امتی تم پر ایک بار درود نہ بھیجے مگر میں اس پر دس رحمتیں فرماؤں اور تمہارا کوئی امتی تم پر سلام نہ بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجوں۔

(۶) عن عبدالرحمن بن عوف قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون اللہ تعالی قدتوفاہ قال فجئت انظر فرفع راسہ فقال مالک فذکرت لہ ذالک فقال ان جبرئیل علیہ السلام قال لی الا البشرک ان اللہ عزوجل یقول لک من صلی علیک صلوۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ[1]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا حتی کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے فرماتے ہیں میں آ کر دیکھنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تجھے کیا ہے میں نے وہ (اپنے دل کا خدشہ) بیان کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھے کہا کیا میں آپکو یہ خوش خبری نہ دوں کہ اللہ عزوجل آپ سے فرماتا ہے جو شخص آپ پر صلوۃ بھیجے گا میں اس پر صلوۃ (رحمت) بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔

(۱) مشکوۃ شریف، ص ۸۷

ان مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ متعدد احادیث شریفہ میں درود اور سلام دونوں کی علیحدہ علیحدہ فضیلتیں وارد ہیں۔

افضل صلوٰۃ کا بیان

شیخ الاسلام الحافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی شارح صحیح البخاری لکھتے ہیں:۔

واستدل بتعليمه صلى الله عليه وسلم لاصحابه الكيفية بعد سوالهم عنها بانها افضل كيفيات الصلوة عليه لانه لايختار لنفسه الا الاشرف الافضل ويترتب على ذالك لوحلف ان يصلى عليه افضل الصلوة فطريق البر ان ياتى بذالك هكذا صوبه النووى فى الروضه بعد ذكر حكاية الرافعى۔[1]

ترجمہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کے کیفیت صلوۃ کے بارے سوال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب کو اس کیفیت کی تعلیم (یوں کہو اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد اللهم بارک الخ) سے اس پر استدلال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی یہ کیفیت تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت ہے اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات اقدس کیلئے الاشرف الافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل درود بھیجے گا تو قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ یہ درود شریف پڑھے ایسے ہی الامام

۱۔فتح الباری شرح صحیح البخاری الجزء الحادی عشر، ص: ۱۳۹

النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں الرافعی کی حکایت کے بعد اسے درست قرار دیا۔

افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ کا بیان

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت کا بیان)

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی المتوفی بالمدینہ سنہ ۹۰۲ھ لکھتے ہیں:۔

فائده استدل بتعليمه صلى الله عليه وسلم لاصحابه كيفية الصلوٰة عليه بعد سوالهم عنها انها افضل الكيفيات فى الصلوٰة عليه لانه لايختار لنفسه الا الاشرف والافضل ويترتب على ذالك لوحلف ان يصلى عليه افضل الصلوٰة فطريق البران ياتى بذالك هكذا صوبه النووى فى الروضة بعد ذكر حكاية الرافعى عن ابراهيم المروزى الخ۔[1]

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کیفیت صلوٰۃ کے بارے سوال کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب کو اپنی ذات پر صلوٰۃ کی کیفیت کی تعلیم (یوں کہو: اللهم صل على محمدو على ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كماباركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد) سے اس پر استدلال کیا گیا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے بارے وہی کیفیت تمام کیفیات سے افضل ہے اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ

---

[1] القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، ص، ۵۷

وسلم اپنی ذات مبارکہ کیلئے الاشرف والافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ بھیجے گا تو اس سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کیفیت سے صلوۃ بھیجے۔ ایسے ہی الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں ابراہیم المروزی سے الرافعی کی حکایت کے بعد اس کی تصویب فرمائی یعنی درست قرار دیا۔

افضل الکفیات فی الصلوۃ علیہ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ میں تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت)

العارف باللہ الشیخ المحقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

فصل صیغہائے صلوۃ کہ در احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورود یافتہ شک نیست کہ اتیان بآن از حیثیت تلبس بلفظ شریف نبوی افضل واکمل خواہد بود پس بعضے علماء گفتہ اند کہ افضل صلوۃ وارده صلوۃ تشہد است یعنی صیغہ کہ بعد از تشہد در نماز خوانند وآن در احادیث صحیحہ بر کیفیات مخصوصہ وارد شدہ چنانچہ مذکور شوند وہر کدام در حصول مقصود کافی ووافی است اظہر واشہر دریں باب ایں صیغہ است اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید. سبکی از علماء شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ میگوید کہ ہر کہ بصیغہ صلوۃ تشہد درود فرستد بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتحقیق درود فرستاد بروجہے کہ مامور شدہ ایست یقیناً ودریافت ثوابے کہ موعود است بر صلوۃ نبوی

تحقیقا ولہذا اگر شخصے سوگند خورد کہ افضل صلوۃ بفرستد بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری میشود ذمہ اواز عہدہ ایں سوگند باتیان صلوۃ تشہد وامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ میگوید کہ باید کہ مصلی آنچہ دراحادیث صحیحہ از کیفیات مخصوصہ آمدہ است ہمہ راجمع کند و بخواند تا ثواب جمیع صیغ ماثورہ دریافتہ باشد وآں مجموع ایں ست الخ[1]

ترجمہ: صلوۃ کے وہ صیغے جو احادیث نبویہ میں وارد ہوئے اس میں شک نہیں کہ انکے ساتھ صلوۃ بھیجنا افضل واکمل ہوگا اس وجہ سے کہ وہ صلوۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ شریفہ پر مشتمل ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پھر تمام واردہ صلوات سے افضل صلوۃ تشہد ہے یعنی وہ صیغہ جو نماز میں التحیات کے بعد پڑھتے ہیں اور وہ احادیث صحیحہ میں کیفیات مخصوصہ میں وارد ہوا چنانچہ وہ مذکور ہوں گی اور ہر ایک حصول مقصود میں کافی ووافی ہے اور اس باب میں اظہر واشہر یہ صیغہ ہے: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید.

حضرت امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ جو علمائے شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہیں فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ان صیغوں سے صلوۃ بھیجے جو التحیات کے بعد پڑھے جاتے ہیں بلاشک وشبہ اس نے یقیناً اس طور پر درود بھیجا جس طرح کہ وہ مامور کیا گیا ہے اور تحقیق اس نے وہ ثواب پالیا جس کا صلوۃ نبوی پر وعدہ کیا گیا ہے ولہذا اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ

۱۔ جذب القلوب إلی دیار المحبوب، ص: ۱۹۲

بھیجے گا تو وہ درود تشہد پڑھنے سے اس قسم کے عہدہ سے بری الذمۃ ہو جائے گا اور حضرت امام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ بھیجنے والے کیلئے چاہیے کہ احادیث صحیحہ میں جو کیفیات مخصوصہ سے آیا ہے تمام کو جمع کرے اور پڑھے تا کہ تمام ماثورہ صیغوں کا ثواب حاصل کر سکے اور وہ تمام یہ ہیں الخ، جذب القلوب الی دیار المحبوب کے صفحہ ۱۹۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عارف باللہ عالم ربانی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

علماء را اقوال است در تعین افضل صلوۃ ولا ادری ایں اختلاف بجہت ورود اثر است در شان ہر صیغہ کہ اطلاق افضلیت بداں کردہ اند یا بسبب اشتمال اوست بر کیفیت وکمیت فاضلہ وآنچہ در بعضے رسائل زیارت نوشتہ اند دہ قول است القول الاول افضل صلوٰۃ صلاۃ تشہد است چنانچہ اشارتے بداں گذشت اھ۔[۱]

ترجمہ: علماء کو افضل درود کے متعین کرنے کے بارے اقوال ہیں اور میں نہیں جانتا کہ یہ اختلاف انہوں نے ہر صیغہ کی شان میں اثر کے وارد ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا اسکے کیفیت یا کمیت فاضلہ پر مشتمل ہونے کے سبب سے اور وہ جو بعض رسائل زیارت میں مذکور ومکتوب ہے صرف دس قول ہیں پہلا قول افضل صلوٰۃ صلاۃ تشہد ہے جس طرح کہ اس سے قبل اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

دوسرا قول: **اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سھی عنہ الغافلون.**

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص: ۱۹۵

تیسرا قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما ھو اھله ومستحقه۔

چوتھا قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اھله۔

پانچواں قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل صلواتک عدد معلو ماتک۔

چھٹا قول: اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عد د کلماتک التامات البارکات۔

ساتواں قول: اللھم صل علی محمد عبدک و نبیک ورسولک النبی الامی وعلی ازواجه و ذریاته عد د خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک۔

آٹھواں قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوة دائمة بدوامک۔

نواں قول: اللھم یارب محمد وال محمد صل علی محمد و ال محمد واجز محمد ا ماھو اھله۔

دسواں قول: اللھم صل علی محمد وازواجه امھات المومنین وذریته واھل بیته کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

اختلاف کردہ اند در افضل صلوات اکثر برآنند کہ ہمیں صیغہ است کہ در نماز می خوانند کہ افضل حالت است تا آنکہ اگر کسے نذر کند با یمین خود کہ صلوٰۃ فرستم افضل

صلوٰۃ وبایں صیغہ بفرست از عہدہ برآید۔ا

ترجمہ: افضل صلوٰۃ میں علماء کرام کا اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ افضل صلوٰۃ وہی صیغہ صلوٰۃ ہے جو نماز میں پڑھتے ہیں کیونکہ نماز کی حالت تمام حالتوں سے افضل ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی قسم کے ساتھ نذر مانے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوٰۃ بھیجوں گا اور وہ اس صیغہ (جو نماز میں پڑھتے ہیں) سے صلوٰۃ بھیجے تو وہ اس سے عہدہ برآ یعنی بری الذمہ ہو جائے گا۔

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں: درود ابراہیمی نماز میں افضل ہے نماز کے علاوہ افضل نہیں اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی (۱۳۵۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ. وقال العلامة القسطلانی فی المواھب وقد استدل العلماء بتعلیمه صلی اللّٰه علیه وسلم لاصحابه ھذه الکیفیة بعد سوالھم عنھا انھا افضل کیفیات الصلاۃ علیه سلی الله علیه وسلم لانه لا یختار لنفسهٖ الا الاشرف الافضل ویترتب علیٰ ذالک انه لو حلف ان یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم افضل الصلاۃ فطریق البران یاتی بذالک ھکذا صوبه النووی فی الروضة بعد ذکر حکایة الرافعی عن ابراھیم المروزی۔۲

ترجمہ: جناب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا یوں

ا۔مدارج النبوہ حصہ اول ص ۳۲۰ ۲۔افضل الصلوات، ص ۵۷

کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ. اور یہ کیفیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی تمام کیفیات سے افضل ہے اس وجہ سے کہ بلاشبہ وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مبارکہ کیلئے الاشرف الافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افضل صلوٰۃ بھیجے گا تو قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ ایسے یعنی اس کیفیت: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ سے صلوٰۃ بھیجے۔

ایسے ہی الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں ابراھیم المروزی سے الرافعی کی حکایت کے بعد اس کی تصویب فرمائی یعنی درست قرار دیا۔

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل درود ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز میں افضل ہے نماز کے علاوہ افضل نہیں اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی المتوفی (۱۳۵۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الصلوٰۃ الاولیٰ وھی الصلوٰۃ التی جمع فیھا جامع ھذا لکتاب الکیفیات الواردۃ فی الاحادیث بالفاظھا۔[۱]

ترجمہ: پہلی صلوٰۃ اور وہ صلوٰۃ ہے جس میں اس کتاب کے جامع نے احادیث مبارکہ میں واردہ تمام کیفیات بالفاظھا (انکے الفاظ کے ساتھ) جمع کردی ہیں:

(۱) اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص: ۲۳۳

ال ابـراهیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ـ ابراهیم انک حمید مجید.

(۲) اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم فی العلمین انک حمید مجید.

(۳) اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم وبارک علی محمد البنی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۴) اللهم صل علی ال محمد کماصلیت علی ال ابراهیم اللهم بارک علی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم.

(۵) اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ال ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۶) اللهم صل علی محمدوعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حـ ـمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید.

اسی طرح اس کتاب کے جامع (قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ

اللہ تعالیٰ) نے چالیس کیفیات بیان فرمائیں اور فرمایا:

ھذہ الصلوۃ وردت عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الاحادیث جمعتھا من القول البدیع للحافظ السخاوی ولم ازدفیھا شیئاً فمن اراد ملازمۃ الصلوۃ علیہ بماوردعنہ لفضلھا وزیادۃ ثوابھا فلیلازم ھذہ ۱؎

ترجمہ: اور یہ صلوات شریفہ احادیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ ہوئیں میں نے ان کو الحافظ الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب القول البدیع سے جمع کیا ہے اور میں نے ان میں اپنی طرف سے کوئی زیادۃ (اضافہ) نہیں کیا۔ تو جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ کیفیت سے صلوۃ کی ملازمۃ و پابندی کرنا چاہے اس وجہ سے کہ وہ (واردۃ کیفیت) افضل ہے اور اس کا ثواب زیادہ ہے وہ ان مذکورہ صلوات شریفہ کی ملازمت و پابندی کرے، اور اس کتاب کے جامع القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیرہ ۱۳ صلوات ذکر فرما کر فرمایا: واما الاولی وھی الصلوۃ ابراھیمیۃ فقدصوب النووی وغیرہ انھا افضل کیفیات الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لوحلف ان یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ فطریق البر ان یاتی بھا قال الامام تقی الدین السبکی کما نقلہ عنہ ولدہ تاج الدین فی الطبقات ان من اتی بھا فقد صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیقین وکان لہ الجزاء الوارد فی الاحادیث بیقین

۱؎ سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص ۲۳۶

و کل من جاء بلفظ غیرھا فھومن اتیانه بالصلٰوۃ المطلوبة فی الشک لانھم قالوا کیف نصلی علیک قال قولو االلھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ فجعل الصلٰوۃ علیھم منھم ھی قول ذا تم قال و کان لایفتر لسانه عن الاتیان بھذہ الصلوۃ[1]

ترجمہ: اوران تیرہ صلوات میں سے پہلی صلوٰۃ وہ الصلوٰۃ ابراہیمیہ ہے اور حضرت الامام النووی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصویب فرمائی، اس کو صحیح و درست قرار دیا ہے کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیات میں سے یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور اگر کسی شخص نے حلف اٹھائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل الصلوٰۃ بھیجے گا تو اس قسم سے بری الذمہ ہونیکا طریق یہ ہے کہ وہ الصلوٰۃ الابراہیمیہ پڑھے۔ الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے کہ اسکو اس سے اس کے بیٹے تاج الدین السبکی نے الطبقات میں نقل فرمایا کہ جس شخص نے یہ صلوٰۃ، الصلوٰۃ ابراہیمیہ پڑھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یقیناً (یقین کے ساتھ) صلوٰۃ پڑھی اور صلوٰۃ پر جو جزاء ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ بالیقین اس کا حق دار ہوگیا۔ جس شخص نے اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے صلوٰۃ پڑھی وہ مطلوبہ صلوٰۃ کے پڑھنے سے شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی

---

[1] سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص ٢٤٠

ابــراهيــم الـخ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے اپنے اوپر یعنی اپنی ذات پر صلوۃ اس قول: الـلـهـم صل علی محمد وعلی ال محمد کـمـا صليت علی ابراهيم الخ) ہی کو قرار دیا پھر حضرت تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے والد حضرت الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان اس صلوۃ (الصلوۃ ابراہیمیہ) کے پڑھنے سے خشک نہیں ہوتی تھی، تر رہتی تھیں۔

قارئین انصاف فرمائیں جو موجودہ دور کے بعض علماء کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھنا چاہیے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ کسی بزرگ نے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھا، صحیح ہے یا غلط؟

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل درود ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

واما الثانية فقد قال الحافظ ابن حجر كما فی القول البديع والـذی يـرشـد اليـه الـدلـيـل ان البر يحصل بمافی حديث ابی هريرة بـقـولـه صـلـی الله عليه وسلم من سره ان يكتال بالمكيال الاوفی اذا صل عـلـيـنـا اهل البيت فـلـيـقـل اللهم صل علی محمد النبی الامی وازواجـه امهـات المؤمنين وذريته واهل بيته كماصليت علی ابراهيم انک حميد مجيد[۱]

ترجمہ: اور دوسری صلوۃ تو الشیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے

۱۔ سعادة الدارين فی الصلوة علی سيدالكونين، ص ۲۴۰

فرمایا جیسے کہ القول البدیع میں ہے اور وہ بات جس کی طرف دلیل رہنمائی کرتی ہے بیشک قسم سے بری الذمہ ہونا اس صلوۃ سے حاصل ہوگا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد عالی کی وجہ سے من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صل علینا اهل البیت الحدیث. ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ اسے پوری ناپ سے ملے یعنی جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ اپنے ثواب کا پیمانہ پورا پورا بھر لے تو جب وہ ہم اہل بیت پر صلوٰۃ بھیجے اُسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: اے اللہ! اس نبی اُمّی محمد اور اس کی بیویوں مومنوں کی ماؤں اور اس کی اولاد اور اس کے اہل بیت پر صلوٰۃ بھیج جیسے تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم پر بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے اھ۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک ملاحظہ فرمائیں:

سوال مسئلہ نمبر ۴۱۳ از امرتسر دفتر پولیس مرسلہ عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل ۲۷ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں، مجھے درود شریف یا کلمہ شریف یا استغفار پڑھنے کا نہایت شوق ہے۔ خدا حضور کو اجر دے گا میں عام طور پر راستہ میں چلتا ہوا و دیگر بازار وغیرہ جگہ میں بھی پڑھتا ہوں مجھے عام طور پر درود شریف ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے یا

نہیں؟ حضور برائے مہربانی تحریر فرمائیں میں ہر وقت وظیفہ رکھنا چاہتا ہوں یا آیۃ کریمہ کا یا کوئی دوسرا یہ اسلئے کہ محبت خدا اور رسول کی پورے طور پر حاصل ہو جائے۔ جناب مہربانی کر کے ضرور بالضرور مجھے آگاہ کر دیں درود شریف یا کلمہ شریف اور استغفار کی نسبت ضرور بالضرور تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریر حضور پر عملدر آمد ہوگا۔

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دوزانو، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے روزانہ عرض کیا کرے جسکی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے۔ علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے، اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے کہ حضور قلب میں فرق نہ ہو درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب و مطلوب ہے۔ کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کیلئے فرمایا شادمانی ہے اسے جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار بکثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم[1]

(۱) فتاوی رضویہ جلد ششم ص: ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا
یعنی سلام کے بغیر صلوٰۃ بھیجنا

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

(فائدہ) وباید کہ در لفظ و کتابت سلام را بصلوٰۃ ضم کند وامام نووی مکروہ داشتہ افراد صلوٰۃ را از سلام زیرا کہ امر بہر دو واقع شدہ و در فتح الباری گفتہ کہ مکروہ آنست کہ افراد صلوٰۃ کند و سلام نہ فرستد اصلا اما اگر صلوٰۃ بفرستد در وقتی و سلام گوید در وقتی دیگر اخلال با متثال امر ندارد کذا فی المواہب[1]

ترجمہ: چاہئے کہ پڑھنے اور لکھنے میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام کو ملالے اور حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ امر الٰہی ہر دونوں کے ساتھ واقع ہوا ہو اور فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا کہ مکروہ وہ صورت ہے کہ صرف صلوٰۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں صلوٰۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام عرض کرے تو وہ دونوں حکموں کو بجالانے میں کوتاہی کرنے والا نہ ہوگا۔ وکذا المواھب

شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

واستدل به علی ان افراد الصلوة عن التسليم لا يكره و كذا لعكس لان تعليم السلام تقدم قبل تعليم الصلوة كما تقدم فافراد التسليم مدة فی التشهد قبل الصلوة عليه وقد صرح النووی بالكراهة

۱۔ مدارج النبوت جلد اول، ص: ۳۲۴

واستدل بورود الامر بهما معافی الایة وفیه نظر نعم یکره ان یفرد الصلوة ولایسلم اصلا امالو صلی فی وقت وسلم فی وقت اخرفانه یکون ممتثلا[1]

ترجمہ: اس حدیث سے اس پر استدلال کیا گیا کہ صلوٰۃ کوسلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس یعنی سلام کوصلوٰۃ سے الگ کرنا۔ اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوٰۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی جیسے کہ گذرا تو ایک مدت التشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ سے قبل صرف سلام پڑھا گیا، حالانکہ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کراہت کی صراحت فرمائی اور انہوں نے الآیۃ میں ان دونوں کے اکٹھا امر کے وارد ہونے سے استدلال کیا شیخ الاسلام الحافظ احمد ابن حجر العسقلانی شارع صحیح البخاری فرماتے ہیں اس میں نظر وکلام ہے ہاں مکروہ وہ صورت ہے کہ کوئی شخص صرف صلوٰۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں صلوٰۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیجے تو وہ ان دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا۔

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد ابن عبد الرحمٰن السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی بالمدینہ نے فرمایا:

افراد الصلوة عن التسلیم لایکره و کذاالعکس:

تنبیه: استدل بحدیث کعب وغیره مما سیاتی علی ان افراد الصلوة عن التسلیم لایکره و کذا لعکس. لان تعلیم السلام تقدم قبل تعلیم الصلوة فافرادالتسلیم مدة فی التشهد قبل الصلوة علیه وقد

۱۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری الجزا الحادی عشر مطبوعہ بیروت، ص: ۱۴۰

صرح النووی رحمه الله تعالیٰ فی الاذکار وغیرہ بالکراھة واستدل بورود الامر بھما معافی الایة. قال شیخنا وفیه نظرنعم یکرہ ان یفرد الصلوة ولایسلم اصلااما لوصلی فی وقت وسلم فی وقت آخر فانه یکون ممتثلا انتھی. وقد کان عبدالرحمن بن مھدی یستحب ان یقول صلی الله علیه وسلم ولا یقول علیه السلام لان علیه السلام تحیة الموتی. رواہ ابن بشکوال وغیرہ. والله الموفق ۔[1]

ترجمہ: درود کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اسکا عکس حضرت کعب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیث سے جو عنقریب آئے گی، اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ درود کا سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس اس لئے کہ سلام کی تعلیم درود کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو ایک مدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے قبل تشہد میں صرف سلام پڑھا جاتا رہا، اور حضرت الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار وغیرہ میں اسکے مکروہ ہونیکی صراحت فرمائی اور انہوں نے الآیۃ الکریمہ: ان الله وملئکته یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو اصلو علیه وسلموا تسلیما، میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا اکٹھا حکم وارد ہونے سے استدلال فرمایا، ہمارے شیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس میں نظر وکلام ہے، ہاں مکروہ یہ صورت ہے کہ کوئی صرف صلوٰۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں درود بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیجے تو بلاشبہ وہ ان دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا، اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مستحب قرار دیتے تھے اور علیہ السلام نہیں کہتے تھے کیونکہ

---

(۱) القول البدیع، ص ۲۶

علیہ السلام مردوں کی تحیۃ ہے، اس کو ابن بشکوال وغیرہ نے روایت کیا، اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''باید کے بعد ہر صیغہ ازیں صیغہا کہ خالیست از ذکر سلام ایں کلمہ ضم کند السلام علیک ایھا النبی الکریم ورحمته الله وبر کاته زیرا کہ ذکر صلوۃ بے سلام پیش اکثر علماء مکروہ است اخذاً من ظاہر قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلمو اتسلیما اگرچہ بعض علماء را در کراہت آں سخن بودہ باشد ولیکن بودن آں خلاف اولیٰ متفق علیہ است، وآں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم با صیغہ صلوٰۃ ذکر نہ فرمودہ از جہت علم صحابہ است بداں رضی اللہ عنہم۔ چنانچہ در حدیث آمدہ است کہ صحابہ پیش آنحضرت آمدند وگفتند کہ تحقیق دانستم ما یا رسول اللہ کیفیت سلام فرستادند برتو ومراد ایشان بر صیغہ سلام آں است کہ در تشہد نماز است اکنوں صلوٰۃ برتو چگونہ فرستیم؟ فرمود بگوئید: اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الحدیث بریں قیاس اقتصار بر سلام تنہا نیز مکروہ یا خلاف اولیٰ خواہد بود۔[1]

ترجمہ: صلوٰۃ کے صیغوں میں سے ہر اس صیغہ کے بعد جو ذکر سلام سے خالی ہو یہ کلمہ السلام علیک ایھا النبی الکریم ورحمة الله وبر کا ملا لینا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلمو اتسلیما ط کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے اکثر علماء کے نزدیک صلوٰۃ بغیر ذکر سلام مکروہ

۱۔ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، ص ۱۹۴، ۱۹۵

ہے۔ اگرچہ بعض علماء کو اس کے مکروہ ہونے میں کلام واختلاف ہے۔ لیکن اس کا خلاف اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے تاکہ اس کلمہ السلام علیک ایھا النبی ان کے ملا لینے سے جن علماء کے نزدیک صلوٰۃ بغیر ذکر سلام مکروہ ہے۔ ان کے نزدیک بھی مکروہ نہ رہے اور خلاف اولیٰ بھی نہ رہے، اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلوٰۃ کے صیغہ کے ساتھ سلام کا ذکر نہ فرمایا وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا علم ہونے کی وجہ سے، جس طرح کہ حدیث شریف میں آیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ بے شک ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کی کیفیت کو تو جان لیا اور صیغہ سلام سے اُن کی مراد وہ ہے جو نماز کے تشہد میں ہے اب آپ پر صلاۃ کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الحدیث یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید. اس پر قیاس کی بناء پر تنہا سلام پر اقتصار بھی مکروہ یا خلاف اولیٰ ہوگا۔

عارف باللہ الشیخ محقق عبدالحق محدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جن علماء کے نزدیک ذکر صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے ان کا اخذ واستدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''یا ایھا الذین امنو اصلوا علیہ وسلمو اتسلیما'' کے ظاہر سے ہے جیسا کہ الشیخ المحقق رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت میں گزرا، اخذا من ظاہر قولہ

تعالیٰ الخ۔ یہ اخذ واستدلال واقعتاً صحیح نہیں، الشیخ القاضی یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ اخذا من ظاہر قولہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما'' کا مطلب بیان فرماتے ہیں ولیس اخذا صحیحا کما یظھر بادنی تامل انتھی[1] اور یہ اخذ واستدلال صحیح نہیں جیسے کہ ادنیٰ تامل (تھوڑے غور وفکر) سے ظاہر ہوتا ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

المسألة الخامسة فی حکم افراد الصلاة عن السلام علیه صلی الله علیه وسلم استدل بحدیث کعب وغیره علی ان افراد الصلاة والتسلیم لایکره وکذالعکس لان تعلیم التسلیم تقدم قبل تعلیم الصلاة فافر دالتسلیم مدة فی التشهد قبل الصلوٰة علیه وقد صرح النووی رحمه الله تعالیٰ فی الاذکار وغیره بالکراهة واستدل بورود الامر بهما معافی الایة قال السخاوی قلت والظاهر ان محل ذالک فی مالم یرد الاقتصار علی الصلاة فیه کالقنوت علی ان شیخنا یعنی الحافظ بن حجر توقف فی اطلاق الکراهة فقال وفیه نظر نعم یکره ان یفرد الصلوٰة ولا یسلم اصلاً امالو صلی فی وقت وسلم فی وقت اخر فانه یکون ممتثلا اھ[2]

ترجمہ: پانچواں مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنے کے حکم کے بیان میں حضرت کعب وغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں ہے اور اس طرح اسکا

۱۔ سعادۃ الدارین ص ۵۳ (۲) ایضاً: ص ۵۲

عکس یعنی سلام کو صلوٰۃ سے الگ کرنا بھی مکروہ نہیں، اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوٰۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ سے قبل ایک مدت تک تشہد میں صرف سلام پڑھا جاتا رہا اور حضرت الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار وغیرہ میں اس کے مکروہ ہونیکی تصریح فرمائی اور انہوں نے الآیۃ المبارکہ میں صلوٰۃ وسلام کا اکٹھا حکم وارد ہونے سے استدلال کیا۔

الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں کہتا ہوں ظاہر ہے کہ اسکے مکروہ ہونے کا محل وہ ہے جہاں صلوٰۃ پر اقتصار روا نہیں ہوا (اور جہاں صلوٰۃ پر اقتصاد وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں) جیسے قنوت علاوہ ازیں ہمارے شیخ یعنی الحافظ احمد ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کے سلام سے الگ ہونے کی کراہت کے مطلق عام ہونے میں توقف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مطلقا کراہت کا قول کرنے میں نظر واعتراض ہے ہاں اگر کوئی شخص صرف صلوٰۃ بھیجتا رہے اور سلام کبھی بھی نہ بھیجے تو یہ مکروہ ہے لیکن اگر کوئی ایک وقت میں صلوٰۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیج لے تو وہ دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا (یہ مکروہ نہیں ہوگا)۔

اختلاف کراہت کا محل وہ ہے جہاں صلوٰۃ پر اختصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں جیسے درود ابراہیمی اور قنوت

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال ویکرہ افراد الصلاۃ عن السلام وعکسہ کمانقلہ النووی رحمہ اللہ تعالی عن العلماء لورود الامر بھما فی الایۃ وفی حاشیۃ العلامہ البجیری علی الخطیب ان محل ذالک فی غیر ماورد عن الشارع کالصلاۃ الابراھمیہ فلایقال ان افراد الصلوۃ فیھا مکروہ[۱]

ترجمہ: الشیخ الحافظ احمد ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا اور اس کا عکس مکروہ ہے جیسا کہ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے علماء سے نقل فرمایا کیونکہ الآیہ میں دونوں کے متعلق حکم وارد ہوا اور الخطیب پر العلامۃ البجیر ی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ میں ہے اسکا یعنی کراہت کا محل اسکے علاوہ ہے جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہوا اور جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام کے وارد ہوا وہ محل کراہت نہیں جیسے الصلوٰۃ الابراھیمیہ تو نہ کہا جائے گا کہ یہاں صلوٰۃ کا سلام سے الگ کرنا مکروہ ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

قال السخاوی قلت والظاھر ان محل ذالک فی مالم یرد

۱۔ افضل الصلوات علی سید السادات، ص:۱۳

الاقتصار علی الصلوة فیه کا لقنوت۔[۱]

ترجمہ: الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں کہتا ہوں اور ظاہر ہے کہ اسکا (صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہونے کے اختلاف کا محل) وہ ہے جہاں صلوٰۃ پر اقتصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں جیسے قنوت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں صلوٰۃ پر اقتصار وارد ہوا کہ قنوت کے آخر میں ہے وصلی اللہ علی النبی محمد۔ ترجمہ: اور اللہ اس نبی محمد پر صلوٰۃ بھیجے۔

القنوت:

عن حسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہؤلاء الکلمات فی الوتر قال قل اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فی من عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فی مااعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لایذل من والیت ولا یُعزمن عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب علیک وصلی اللہ علی النبی محمد۔[۲]

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں ان کلمات کی تعلیم فرمائی فرمایا کہو اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں جن کو تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے ان میں جن کو تو نے عافیت دی اور میرا والی اور کارساز بن ان میں جن کا تو والی وکارساز بنا اور مجھے برکت دے اس میں جو تو نے مجھے عطا کیا اور اس کے شر سے مجھے بچا جو تو نے میرے

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین، ص ۵۲

۲۔ سنن النسائی جلد اول، ص: ۲۵۲

لئے مقدر کیا اور بیشک تیرا حکم سب پر چلتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا اور بے شک وہ بھی ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو والی و مددگار بنا اور وہ کبھی عزت نہیں پاتا جس کا تو دشمن بنا تو ہی برکت والا ہے۔ اے ہمارے رب اور تو ہی سب سے بلند و بالا ہے ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف توبہ ورجوع کرتے ہیں اور اللہ اس نبی محمد پر صلوٰۃ بھیجے۔

ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام انتہائی خوبصورت، مختصر اور مقصد کو پورا کرنے والا ہے

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

واز عادت اکثر مصنفات عجم است کہ در ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذکر علیہ السلام اقتصار کنند و در کتب عرب کمتر ازیں تواں یافت وآنچہ اتفاق مصنفین از متقدمین ومتاخرین وقوع یافتہ در کتب از التزام صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم درغایت حسن ایجاز وایفائے مقصود واقع شدہ است ومانا کہ قصد اقتصار باعث برعدم ذکر وعلی الہ شدہ وگرنہ زیادۃ ایں کلمہ درلفظ وکتابت احسن واولیٰ است۔[1]

ترجمہ: اور اکثر عجمیوں کی کتابوں کے مصنفین کی عادت ہے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صیغہ علیہ السلام پر اقتصار کرتے ہیں اور عربوں کی کتابوں میں اس قول: علیہ السلام" سے بہت کم پایا جاتا ہے اور وہ جو متقدمین اور متاخرین مصنفین رحمہم اللہ تعالیٰ کا ان کی کتابوں میں اتفاق واقع ہوا کہ انہوں

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص:۱۹۵

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام فرمایا وہ انتہائی خوبصورت اختصار اور مقصود کو پورا کرنے والا ہے اور شاید وعلی آلہ کے عدم ذکر کا باعث بھی قصد اختصار ہو ورنہ بولنے اور لکھنے میں اس کلمہ (وعلی آلہ) کی زیادتی بہت اچھی اور بہتر ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ونقل بعضهم عن الشيخ عبدالحق الدهلوی انه قال فی کتابه جذب القلوب الی دیار المحبوب ومن عادة اکثر العجم الاقتصار علی قولهم علیه السلام وذالک فی کتب العرب قلیل وما اتفق علیه المصنفون من المتقدمین والمتاخرین فی کتبهم من التزام صیغة صلی الله علیه وسلم فی غایت الحسن والاعجاز وایفاء المقصود اه وهی اولی من قولهم علیه الصلوة والسلام لخلو هذه من ذکر الله تعالی صراحتا[1]

ترجمہ: بعض علماء نے الشیخ عبدالحق الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں فرمایا اور اکثر عجمیوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے قول: علیہ السلام پر اکتفاء کرتے ہیں اور یہ عربوں کی کتابوں میں قلیل ہے اور جس پر متقدمین اور متاخرین مصنفین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اتفاق فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت اپنی کتابوں میں صیغہ: صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام فرمایا وہ حسن اور اختصار اور مقصود کو پورا کرنے کی (غایت)

---

۱. سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین. ص ۵۳

انتہا میں ہے اور وہ صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہے اس لئے کہ یہ قول: علیہ الصلوٰۃ والسلام، صراحتاً اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہے۔

نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صل علی محمد و علی ال محمد) سے صلوٰۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے صلوٰۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ تشہد کے بعد وہی واردہ ہے تو محدثین کرام نے کتب حدیث میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں استعمال فرمایا؟

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ جواب میں لکھتے ہیں

ثم قال فی الفصل الثالث منه و الاتیان خارج الصلوة بصیغة الطلب افضل منه بصیغه الخبر لانها الواردة عقب التشهد و اجیب عن اتیان المحدثین بها خبرا لانه مما امرنا به من تحدیث الناس بما یعرفون اذ کتب الحدیث یجتمع عند قراء تها اکثر العوام فخیف ان یفهموا من صیغه الطلب ان الصلوة علیه لم توجد من الله سبحانه فاتی بصیغة یتبادر الی افهامهم منها الحصول وهی مع ابعادهم من هذه الورطة متضمنة للطلب الذی امرنا به انتهی[1]

ترجمہ: پھر شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

۱۔ سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص: ۵۳، ۵۴.

الدر المنضود کی تیسری فصل میں فرمایا اور نماز کے علاوہ صیغہ طلب: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد اھ) کے ساتھ صلوٰۃ بھیجنا صیغہ خبر: صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صلوۃ بھیجنے سے افضل ہے۔ کیونکہ التشھد کے بعد وہی وارد ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر محدثین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ نے کتب حدیث میں صیغہ خبر: صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں استعمال فرمایا۔ ا۔کا جواب دیا جاتا ہے کہ ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ لوگوں سے اس طور پر بات کریں کہ وہ سمجھ لیں کیونکہ کتب حدیث جب پڑھی جاتیں ہیں ان کے سننے کے لئے اکثر عوام اکٹھے ہوجاتے ہیں عوام کا اجتماع ہوجاتا ہے اور صیغہ طلب کے استعمال سے اس بات کا خوف ہے کہ وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ نہیں پائی گئی اس لئے وہ صیغہ استعمال کیا گیا جس سے ان کے ذہنوں میں یہ بات جلد بیٹھ جائے کہ رحمت خداوندی کا حصول ان کی طلب رحمت سے پہلے ہی انہیں حاصل ہے اور وہ صیغہ عوام کو اس گرداب (ورطہ) سے دور رکھنے کے ساتھ ساتھ اس طلب کو متضمنہ ہے جس کا ہمیں حکم فرمایا گیا۔

قارئین کرام ان الفاظ پر غور فرمائیں نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ) کے ساتھ صلوٰۃ بھیجنا صیغہ خبر: صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صلوٰۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ التشہد کے بعد وہی وارد ہے۔

درود شریف کیلئے منصوص ہونا ضروری نہیں

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

درحدیث آمدہ است اذا صلیتم علی فاحسنو الصلوۃ وبعضے از مفسران در تفسیر ایں آیۃ گفتہ اند وقولوا للناس حسنا مراد بناس محمد است صلی اللہ

علیہ والہ وسلم و مراد بقول حسن صلوٰۃ بروئے وسدی کہ از علماء تفسیر ست از جماعۃ صحابہ وغیرہ ایشاں رضی اللہ عنہم نقل کردہ کہ ہر کہ را حق سبحانہ وتعالیٰ بیان شافی وقوۃ تعبیر از الفاظ صحیحہ عطا کنند وبداں اظہار آیات شرف و عظمت نبوی یا انشاء صلوٰۃ وتسلیمات مصطفوی نماید از سالکان مسلک سنی و عارفان قدر ایں نعمت ہنی گردد از متمثلان ایں امر عالی خواہد بود و معتمد اختلاف در افضلیت بعضی صیغ صلوٰۃ ایں حدیث تواند بود و بناء علیہ اکابر سلف وخلف انشاء صیغ بلیغہ وکلمات بالغہ از صلوٰۃ مطابق آنچہ ماثور است نمودہ اند و بعضے از انہا در یخاند کور میگردد۔اھ

ترجمہ: حدیث شریف میں آیا ہے: اذا صلیتم علی فاحسنو الصلوۃ یعنی جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اسے خوبصورت انداز میں بھیجو بعض مفسرین نے اس آیۃ وقولوا للناس حسنا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ناس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قول حسن سے مرادان پر صلوٰۃ (درود شریف) ہے اور سدی جو علماء تفسیر میں سے ہیں نے حضرات جماعت صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کو حق سبحانہ وتعالیٰ بیان شافی اور معانی صحیحہ کو الفاظ فصیحہ کے ساتھ تعبیر کی قوت عطا فرمائے اور وہ اس سے آیات شرف و عظمت نبویہ کا اظہار یا صلوٰۃ وتسلیمات مصطفوی کا انشاء لکھا کرے اور اس مسلک سنی کے سالکوں اور اس مبارک خوش گوار نعمت کی قدر کے عارفوں میں سے ہو وہ اس امر عالی کو بجالانے والوں میں سے ہوگا اور صلوٰۃ کے بعض صیغوں کی افضلیت میں اختلاف کا معتمد یہ حدیث ہو سکتی ہے اس بناء پر اکابر سلف وخلف نے ماثورہ ومنقولہ الفاظ کے مطابق بلیغہ صیغے اور بالغہ کلمات انشاء فرمائے

ا۔جذب القلوب الی دیار المحبوب ،ص:۱۹۵

ہیں میں سے بعض اس جگہ یعنی اس کتاب میں مذکور ہوں گے ان میں سے اللّٰھم صل

علی سیدنامحمد السابق للخلق نوره الرحمة للعالمین ظهوره عدد

مامضی من خلقک ومابقی ومن سعد منهم ا ۵ ۔[1]

حضرت الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

باب الثامن فی کیفیات الصلوة علی النبی صلی الله علیه

وسلم ممالم یذکر فی کتابی افضل الصلوات اوذکر بعضه بکیفیة

اخری علی غیرا سلوب هذه الکیفیات.

قال الحافظ السخاوی قدروینا عن ابن مسدی مانصه

وقدروی فی کیفیة الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم احادیث

کیثرة وذهب جماعة من الصحابة فمن بعدهم الی ان هذاالباب

لایوقف فیه مع المنصوص وان من رزقه الله بیانا فابان عن المعانی

بالالفاظ الفصیحة المبانی الصریحة المعانی ممایعرب عن کمال

شرفه صلی الله علیه وسلم وعظیم حرمته کان ذالک واسعا

واحتجوا بقول ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه احسنو الصلوة علی

نبیکم فانکم لاتدرون لعل ذالک یعرض علیه ثم اورد بعض

الکیفیات الواردة وقال عقبها وهذه الکفیات من هذالوجه تدل علی

انها توقیف لامن قبیل المروی تبوارد الروایات وشهادت اختلاف

اکثر ها فی تنویع الکیفیات ولاخلاف ان من صلی علی النبی صلی

---

[1] باقی درود شریف بھی جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص:۱۹۶ پر ملاحظہ فرمائیں

الله عليه وسلم بكيفية من الكيفيات المروية الصحيحة الرواية عنه

صلى الله عليه وسلم فى ذالک فقدادى فرض الصلوة عليه صلى

الله عليه وسلم وهذاالاجماع يشهد انها على التخيير ويجب عنداهل

النظر ان يتخير الانسان للصلوة عليه صلى الله عليه وسلم اصحها

اسناد اومن اصحها اسنادا اتمهامعنى ولاخلاف ان من استوفى فى

الصلوة عليه وبالغ فقد احسن فى اداء ماوجب عليه على اختلافهم

فى التكرار و محل الوجوب ممالیس هذا موضع تفصیله[1]

ترجمہ: آٹھواں باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی ان کیفیات کے بارے جو میری

کتاب افضل الصلوات میں ذکر نہیں کی گئیں یا اس کی بعض کے بارے جو ان کیفیات

کے طریقے کے علاوہ دوسری کیفیۃ سے ذکر کی گئیں۔

الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ابن مسدی سے وہ یات

روایت کی جس کی انہوں نے نص فرمائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی

کیفیت کے بارے بہت احادیث روایت کی گئی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک

جماعت اور انکے بعد والوں کا مسلک اس بارے یہ ہے کہ اس باب میں منصوص پر

توقف نہیں کیا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جسے بیان (ملکہ) عطا فرمایا ہے کہ وہ معانی کو

الفصیحۃ المبانی اور الصریحۃ المعانی الفاظ سے بیان کرے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے کمال شرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم حرمت و تعظیم کا اظہار ہو وہ واسع ہو گا

اور انہوں نے (اپنے اس دعوی پر) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے

۱۔ سعادت الدارین فی الصلوة علی سیدالکونین، ص: ۲۳۲.

استدلال کیا کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوبصورت اور احسن انداز سے درود بھیجو تمہیں معلوم نہیں شاید وہ (درود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش یہ جائے۔ پھر الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض کیفیات واردہ ذکر کیں اور اس سے بعد فرمایا کہ یہ کیفیات اس وجہ (طریقے) سے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ توقیف روایات کے وارد ہونے کے ساتھ مروی کے قبیل سے نہیں اور اکثر روایات کا کیفیات کے انواع میں مختلف ہونا بھی اس کی شہادت (دلیل) ہے اور اس میں خلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کیفیات سے جو اس بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت الصحیحہ امرویہ ہیں کسی کیفیت کے ساتھ درود بھیجا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض صلوٰۃ (درود) بھیجنے کا فرض ادا کرلیا اور یہ اجماع اس پر دلیل ہے کہ یہ کیفیات اختیاریہ ہیں اور اہل نظر کے ہاں ضروری ہے کہ انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کیلئے وہ کیفیت اختیار کرے جو اسناداً یعنی سند کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہو اور جو کیفیت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہوگی وہ معنی کے اعتبار سے زیادہ تام و کامل ہوگی الخ۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف ابن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ثم نقل عن كتاب الفتح الربانى مانصه وقول القائل اللهم صل وسلم على محمد وعلى ال محمد صلوة يصدق عليها مطلق الاحاديث الصحيحة فيستحق فاعلها ماورد من الانابة على مطلق الصلوة وليس من شرط ذالك ان تكون الصلوة التى يفعلها العبد على صفة يثبت عنه صلى الله عليه وسلم بل المعتبر صدق اسم

نہیں محض اس کے کرنے سے جس پر صادق آتا ہے کہ بے شک وہ مسئول عنہا کی صورت کی مثل صلوٰۃ ہے مثلاً اور النسائی کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے وارد ہوا جو شخص مجھ پر ایک صلوٰۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوات بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں مٹائی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے، اور النسائی کے نزدیک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں ہے مگر میں اس پر دس درود بھیجوں گا اور میں اس پر دس سلام بھیجوں گا، اور الترمذی کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قیامت کے دن میرے زیادہ نزدیک مجھ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہوگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ مسئول عنہا صلوٰۃ کے فاعل پر صادق آتا ہے کہ بیشک وہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہے تو وہ اس کا حقدار ہوگا جو مذکور ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ہے اور اسکی خطاؤں کے مٹنے اور اسکے درجات کے بلند ہونے سے اور قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک ہونے سے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی خبر دی کہ مطلق صلوٰۃ کا فاعل اس کا حقدار ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس استحقاق کو منقولہ صلوٰۃ ہونے کے ساتھ مقید نہیں فرمایا منقولہ وہ صلوٰۃ ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمائی اور مطلق مذکورہ صلوٰۃ کا معنی الآیۃ المبارکہ اور الاحادیث الشریفہ میں مجمل نہیں ہے حتی کہ بیان پر توقف کیا جائے اور نہ مذکورہ صلوٰۃ کے فعل کی اولویت مطلق صلوٰۃ کے نقصان کو مستلزم اس مقدار کے حقدار ہونے سے بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ اس کا فاعل اس مذکور اجر پر زائد اجر کا مستحق ہوگا۔

التنبیہ الثانی: فی کلام علی ثواب الصیغ الواردة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھا ایھما ثوابہ اکثر

اعلم ان الصلوات التی ذکرتھا فی ھذاالباب منھا الماثور عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومنھا غیر الماثور عنہ علیہ الصلاۃ والسلام مما ھو مروی عن بعض الصحابة فمن بعدھم من الاولیاء الکرام والعلماء الاعلام قال الحافظ السخاوی فی القول البدیع نقلا عن الحافظ بن مسدی فدروی فی کیفیات الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کثیرة وذھب جماعة من الصحابة فمن بعدھم الی ان ھذا الباب لایوقف فیہ مع المنصوص وان من رزقہ اللہ بیانا فابان عن المعانی بالالفاظ الفصیحة المبانی الصریحة المعانی مما یعرب عن کمال شرفہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظیم حرمتہ کان ذالک واسعا واحتجوا بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ احسنوا الصلوۃ علی نبیکم فانکم لاتدرون تعل ذالک یعرض علیہ ا۱.

ترجمہ: دوسری تنبیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ اور غیر واردہ صیغوں کے ثواب پر کلام میں کہ ان واردہ اور غیر واردہ صیغوں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے تو جان کہ جن صلوات کا میں نے اس باب میں ذکر کیا ان میں سے بعض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقولہ ہیں اور ان میں سے بعض نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام سے منقولہ نہیں ان صلوات میں سے وہ ہیں جو بعض صحابہ اور ان کے بعد والوں اولیاء کرام اور علماء

۱۔ سعادت الدارین للنبہانی، ص:۳۴۴

اعلام سے مرویہ ہیں۔

الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے القول البدیع میں الحافظ بن مسدی سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت میں بہت احادیث وارده ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت اور کے بعد والے اس بات کی طرف گئے ہیں یعنی ان کا یہ مسلک ہے کہ اس باب میں منصوص کے ساتھ توقف نہیں کیا جائے گا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے بیان کا ملکہ عطا فرمایا اور وہ فصیحۃ المبانی الصریحہ المعانی الفاظ سے معانی کا اظہار کرے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عزت وتکریم ظاہر ہو وہ واسع ہے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول: احسنوا الصلوۃ علی نبیکم الخ) کہ تم اپنے نبی پر خوبصورت انداز میں درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے شاید یہ درود ان پر پیش کیا جائے، سے استدلال کیا اھ۔

قال بعدماذکر دل ماتقدم علی ان الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بای صیغة کانت من صیغ الصلوٰۃ الماثورۃ اوغیرھا یستحق الاتی بالاجر الموعود الواردۃ فی الاحادیث الصحیحة فمن قرء کتاب دلائل الخیرات او کتاب شفاء الاسقام وغیرھما مما جمعوه فی الصلوٰات مثلا کان مستحقا لذالک الاجر لکن ینبغی ان یحترزمن بعض الالفاظ التی فیه مما یفضی الی مالم یرد به النص کقولهم قندیل عرش اللہ و اماالکتاب الذی اورده مئولفه الفاظ

الصلوات الواردة فی الاحادیث الصحاح والحسان والضعاف ماخلا الموضوعات فالاتیان بها یوجب الاجر المذکور ولامطعن فیه اصلا و علی کل حال اکثر الاجر فیما یثبت صحة ثم الامثل فالا مثل. اهـ[1]

ترجمہ: اس کے بعد جو مذکور ہوا فرمایا گذشتہ بیان اس پر دلالت کرتا ہے کہ ماثورہ یا غیر ماثورہ صلوٰۃ کے صیغوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس صیغے کے ساتھ صلوٰۃ ہو اس کے ساتھ آنے والا احادیث صحیحہ میں وارد اجر موعود کا مستحق ہوگا تو جو شخص کتاب دلائل الخیرات یا کتاب شفاء الاسقام اور انکے علاوہ ان کتابوں سے جن کو انہوں نے مثلاً صلوات میں جمع کیا پڑھے وہ اس اجر یعنی اجر موعود کا مستحق ہوگا لیکن یہ چاہیے کہ ان میں بعض الفاظ سے احتراز کیا جائے جو اس کی طرف پہنچاتے ہیں جس کے ساتھ نص وارد نہیں ہوئی جیسے ان کا قول قندیل عرش اللہ اللہ کے عرش کے چراغ اور وہ کتاب جس کو اس کا مولف صحیح اور حسن اور ضعیف حدیثوں میں وارد صلوات کے الفاظ سے لایا ہے سوائے موضوع احادیث کے تو ان کے ساتھ آنا یعنی ان صیغوں کے ساتھ صلاۃ بھیجنا اجر مذکور کو واجب کرتا ہے اور اس میں کوئی طعن نہیں اور بہر حال اکثر اجر اس میں ہے جو صحت کے طور پر ثابت ہو پھر اس کے زیادہ مشابہ پھر اس کے زیادہ مشابہ۔

---

۱. سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سیدالکونین، ص: ۳۳۶.

انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہ صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ ان صیغوں کے ساتھ درود بھیجے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر نے تالیف کیا۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال جامعه الفقير يوسف النبهانى عفاالله عنه قدسمعت من بعض العلماء الاعتراض على صيغ الصلوات التى الفها ساداتنا الصوفية قائلا كيف يترك الانسان الصلوة بالصيغ الواردة عن النبى صلى الله عليه وسلم ويصلى بهذه الصيغ التى الفها غيره فقلت له لاشك ان الصلوة بالصيغ الواردة عنه صلى الله عليه وسلم هى افضل من الصلوة عليه بغيرها ولكن هذه الصلوات الواردة عن بعض الصحابه كسيدناعلى وابن مسعود رضى الله عنهما والواردة عن بعض التابعين كزين العابدين والواردة عمن بعدهم من الاولياء العارفين والعلماء العاملين هى تشتمل زيادة عن الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم على الثناء عليه وتعظيمه وتوقيره صلى الله عليه وسلم بالاوصاف الجميلة الجليلة التى وصفوه بهافى صيغهم وهى غير موجودة فى الصيغ الماثورة عنه عليه الصلوة والسلام لانه من شدة حيائه وتواضعه صلى الله عليه وسلم لم يذكرفيها شيئا من اوصافه الجميلة بل الصيغة الابراهيمية ذكر الصلوه فيها مشبهة

بصلاۃ اللہ علی ابراھیم علیہ السلام وھذا ایضا واللہ اعلم من
تواضعہ وبرہ بجدہ ابراھیم الخلیل وتحقیقا لدعائہ بقولہ (واجعل لی
لسان صدق فی الاخرین) (الشعرا ۸۴) اما اصحابہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ومن بعدھم فلم یجعلوا صیغ صلواتھم خالیۃ من تعظیمہ
بالثناء علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فان المقصود من الصلوٰۃ علیہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو تعظیمہ مع اظھار احتیاجہ للہ تعالی ورحمتہ
اللائقۃ بمقامہ العالی صلی اللہ علیہ وسلم والافھو غیر محتاج
لصلاتنا علیہ بالکلیۃ بما افرغہ اللہ علیہ من انواع الکمالات التی
لانھایۃ لھا وھی فی کل لحظۃ بالزیادۃ والترقی وحینئذ یکون
تصریحھم بالثناء علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صیغ صلواتھم لیس
خارجا عن المقصود منھا بل یکون زیادۃ فی حصول المقصود وقلت
لذالک المعترض لاشک ان الثناء علیہ وتعظیمہ صلی اللہ علیہ
وسلم لہ ثواب اٰخر زیادۃ عن ثواب الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحینئذ ینظر ھل ھذہ الزیادۃ توازی زیادۃ الثواب بالصلوٰۃ علیہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الصیغ الماثورۃ اولا ھذا لایمکن جوابہ بالقطع
اذ کل منھا محتمل فحینئذ یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالماثور
وغیر الماثور اذ کل منھما فیہ من المزیۃ مالیس فی الآخر ومن فوائد
الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصیغ الواردۃ عن العلماء
والاولیاء حصول النشاط للمصلی بالثناء علیہ و ذکر اوصافہ الجمیلۃ

صلی اللہ علیہ وسلم۔[1]

ترجمہ: اس کتاب کے جامع الفقیر یوسف النبہانی عفا اللہ عنہ نے کہا صلوات کے ان صیغوں پر جن کو ہمارے سادات صوفیہ نے تالیف کیا میں نے بعض علماء سے یہ کہتے ہوئے ان پر اعتراض سنا کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارده صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور انکے علاوہ ان صیغوں کے ساتھ جنکو انکے غیر نے تالیف کیا درود بھیجے تو میں نے ان کو کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارده صیغوں کے ساتھ درود ہی افضل ہے ان صیغوں کے غیر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے لیکن بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے وارده درود جیسے حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور بعض تابعین سے وارده درود جیسے حضرت سیدنا زین العابدین اور ان کے بعد والے الاولیاء العارفین اور العلماء العاملین سے وارده درود یہ درود ان اوصاف جمیلہ و جلیلہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جن اوصاف جمیلہ و جلیلہ کے ساتھ انہوں نے اپنے صیغوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ایک زیادتی کو مشتمل ہیں حالانکہ وہ زیادتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارده صیغوں میں موجود نہیں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شدت حیا اور اپنی تواضع کی وجہ سے اپنے اوصاف جمیلہ میں سے کوئی وصف ان میں بیان نہیں فرمائی بلکہ صیغہ ابراہیمیہ ذکر فرمایا کہ ذکر صلوٰۃ اس میں حضرت ابراہیم علی نبینا الصلوۃ والسلام پر اللہ کے درود کے مشبہ ہے اور یہ بھی واللہ اعلم

۱۔ سعادت دارین، ص: ۳۴۶

اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ آپکی تواضع اور آپ کی نیکی سے ہے اور اسکے یعنی حضرت ابراہیم کے قول و اجعل لی لسان صدق فی الاخرین کے ساتھ ان کی دعا کو سچا کرنے کے واسطے۔

ترجمہ: اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور انکے بعد والے تو انہوں نے اپنی صلوات کے صیغے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے خالی نہیں فرمائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کیلئے احتیاج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کے ساتھ اسکی رحمت لائقہ کے اظہار کے ساتھ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکلیہ اپنے آپ پر ہماری صلوۃ کے محتاج نہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انواع واقسام کمالات افاضہ فرمائے جن کی کوئی نہایت نہیں اور وہ ہر لحظہ زیادتی اور ترقی پر ہیں اور اس وقت ان کی صلوات کے صیغوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کے ساتھ ان کی تصریح مقصود سے خارج نہیں ہوگی بلکہ حصول مقصود میں زیادتی ہوگی اور میں نے اس معترض کو کہا شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظم کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ثواب سے زیادتی ایک دوہیرا ثواب ہے تو اس وقت دیکھا جائے گا کہ یہ زیادتی منقولہ صیغوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ثواب کی زیادتی کے مقابل ہوگی یا نہیں یہ وہ بات ہے جس کا جواب قطعی طور پر ممکن نہیں کیونکہ ان دونوں میں ہر ایک محتمل ہے تو اس وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر منقول اور غیر منقول صیغوں سے درود بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک میں

ایک زیادتی ہے کہ وہ دوسرے میں نہیں اور علماء اور اولیاء سے واردہ صیغوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے فائدوں میں سے ایک فائدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کے ذکر کے ساتھ درود بھیجنے والے کیلئے خوشی کا حاصل ہونا ہے۔

باب چہارم

معترضین کے اعتراضات اور بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحتیں

موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے۔

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول فی الصلوۃ اللھم صل علی محمد وال محمد الخ[۱]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ پڑھا کرتے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۲) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف نصلی علیک اذانحن صلینا علیک فی صلاتنا فقال قولوا اللھم صل علی محمد وال محمد۔[۲]

ترجمہ: ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوٰۃ بھیجیں تو فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھذہ الزیادہ صحیحۃ رواہ الامامان

۱۔السنن الکبری اللبھقی الجزء الثانی ۱۴۷ اجلاء الافہام ۲۱۰ القول البدیع ۳۶

۲۔نووی شرح الصحیح المسلم ،ص:۱۷۵

الحافظان ابوحاتم بن حبان وا۔ کم ابوعبدالله فی صحیحهما یه زیادتی صحیحہ ہے اس کوالامامان الحافظان ابوحاتم بن حبان اور حاکم ابوعبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

(۳) عن ابی مسعود عقبه بن عمرو قال: اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن عنده فقال: یارسول الله اما السلام علیک فقد عرفناه فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلوتنا: قال فصمت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی احببنا ان الرجل لم یسئالهٗ ثم قال اذا انتم صلیتم علی فقولوا: اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی اٰل محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی اٰل محمد کمابارکت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انک حمید مجید. لفظهما سواء فقال ابوعبدالله هذا حدیث صحیح بذکر الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلوات۔[۱]

ترجمہ: حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حاضر ہوا حتی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ آپ پر اللہ کی صلوۃ ہو۔ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

۱۔ السنن الکبری للبیہقی الجزء الثانی ص ۱۴۷، ۱۴۶ امسند امام احمد جلد نمبر ۴، ص: ۱۱۹: صحیح ابن خزیمہ، الجزالاول، ص: ۳۷۴/۳۷۳۔ المستدرک علی الشیخین، ج۱،ص: ۲۶۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے یہاں تک کہ ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلوۃ بھیجو تو کہو: ''اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم۔الخ

ان دونوں حدیثوں کے لفظ برابر ہیں، حضرت ابوعبداللہ نے کہا نمازوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کے ذکر میں یہ حدیث صحیح ہے۔اس حدیث میں یہ جملہ فی صلاتنا کہ ہم اپنی نمازوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ درود ابراہیمی نماز کا ہی درود ہے۔اس حدیث کو امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیشاپوری علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کیا اس میں بھی وہی الفاظ ہیں کہ جب ہم نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔امام حاکم نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ روایت کرنے کے بعد فرمایا: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم۔[1]

اس دوسری حدیث سے بھی یہی ثابت ہوا کہ درود ابراہیمی کا تعلق نماز کے ساتھ ہے الخ۔

تیسری حدیث میں ہے جسے امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا کہ حضرت امام ابن اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے اور چوتھی حدیث جسے حاکم نے اپنی سند

۱۔المستدرک علی الشیخین جلد۱ ص ۲۶۸

کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا تشھد احدکم فی الصلوٰۃ فلیقل اللھم صل علی محمد و علی ال محمد الخ۔[۱]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے، چاہیئے کہ وہ یہ کہے اللھم صل علی محمد و علی ال محمد الخ یعنی درود ابراہیمی پڑھے۔

اس حدیث سے بھی واضح ہو گیا کہ درود ابراہیمی نماز کا درود ہے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت نمبر ۱

ہم مقلد ہیں، حنفی ہیں ہمیں فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہیئے۔ مجتہد نہیں، غیر مقلد نہیں کہ فقہ حنفی کی مخالفت میں اپنے اجتہاد اور اپنی رائے سے مسائل کا استنباط کریں۔ نہ ہمارا یہ منصب ہے اور نہ ہم اس کے اہل اور فقہ حنفی میں صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں۔[۲]

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت نمبر ۲

جواذ کار اور دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے جیسے سبحانک اللھم، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات انتقالات، تسبیحات رکوع اور سجود یا نماز میں ان کے پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے تکبیر تحریمہ، تامین، تحمید، التحیات وہ اذکار اور دعائیں احادیث مبارکہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تکبیر: عن عائشہ رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوٰۃ بالتکبیر و القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین

۱۔ جامع الترمذی، ص: ۱۲۱

(۲) صفحہ ۶۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر (اللہ اکبر) سے اور قرأت کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع فرماتے۔

تکبیر: قال سمعت اباحمید الساعدی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاقام الی الصلوۃ استقبل القبلۃ ورفع یدیہ فقال اللہ اکبر۔[۱]

ترجمہ: فرمایا میں نے ابوحمید الساعدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے قبلہ کو متوجہ ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

ثناء: عن عائشتہ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔[۲]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے کہتے:

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔

تکبیر، تحمید، ثنا، تعوذ

عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل فی الصلاۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر

۱۔ ابن ماجہ، ص: ۵۸ ۲۔ جامع الترمذی ص ۵۷، سنن ابی داود، ص: ۱۲۰

کبیرا ثلاثا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلاث مرات، اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ نفثہ۔[۱]

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے یعنی نماز شروع فرماتے تو کہتے: اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، تین بار: الحمدللہ کثیرا، تین بار: سبحان اللہ بکرۃ واصیلا، تین بار: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من نفخہ وتفثیہ و ھمزہ۔[۲]

تسمیہ: عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلاۃ، ببسم اللہ الرحمن الرحیم.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع فرماتے۔

تامین، تسمیع، تحمید: عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذاقال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ، آخر میں ہے: واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد، یسمع اللہ لکم۔[۳]

۱۔ سنن ابن ماجہ ص ۵۹

۲۔ ابن ماجہ ۵۹ ۳۔ مسلم ص ۱۷۴

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں کا کوئی امام بنے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب سمع الله لمن حمده کہے تو تم کہو: اللهم ربنا لک الحمد تو اللہ تمہاری سنے گا۔

وعن علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب مرسلا قال کان انه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی الصلاة کلما خفض ورفع فلم یزل تلک صلاته صلی الله علیه وسلم حتی لقی الله تعالی[1]

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب اپنا سر پست کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز رہی حتی کہ اللہ سے ملاقات کی یعنی وصال فرمایا:

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعه وذالک ادناه واذسجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقدتم سجوده وذالک ادناه[2]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار کہے تو اسکا رکوع پورا ہوگیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہوگا اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین بار کہہ لے تو اس کا سجدہ پورہ ہوگیا۔

۱۔ موطا امام مالک ص ۶۱ ۲۔ ترمذی، ص: ۱۱۰، ابوداود ابن ماجہ، ص: ۱۳۴

عن عقبه بن عامر بمعناه ذادقال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاركع قال سبحان ربى العظيم وبحمده ثلاثا و اذا سجد قال سبحان ربى الاعلى وبحمده ثلاثا۔[۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے سبحان ربی العظیم وبحمدہ تین بار کہتے اور جب سجدہ کرتے تو سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ تین بار کہتے۔

دعاء: عن ابی بکرن الصدیق رضی الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء ادعوبه في صلاتي قال: قل اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثيرا ولايغفر الذتوب الاانت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم۔[۲]

ترجمہ: حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایسی دعا سکھائیں جس سے میں اپنی نماز میں دعا کروں؟ فرمایا، کہو: اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثير اولا يغفر الذتوب الاانت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم ۔اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہ کوئی نہیں بخش سکتا تو اپنی طرف سے میری بخشش کر اور مجھ پر رحم کر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

عن شقيق بن سلمه قال قال عبدالله: كنا اذاصلينا خلف النبى صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على جبرئيل وميكائيل، السلام على فلان و فلان فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله

۱۔ابوداؤد شریف جلداول، ص۱۳۴/۱۳۳

۲۔الصحيح البخارى الجلدالاول ص ۱۱۵ ،مسلم الجلد الثانى ص ۳۷۴.

هو السلام فاذا صلی احدکم فلیقل، التحیات لله الصلوات و الطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین. فانکم اذا قلتموها اصابت کل عبدلله صالح فی السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد اعبده ورسوله. مسلم کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ثم یتخیر من المسئلة ماشاء، مسلم کے الفاظ: والصلوات والطیبات ہے۱

ترجمہ: حضرت شقیق بن سلمہ سے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہم کہتے السلام علی جبرئیل ومیکائیل، السلام علی فلان وفلان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بیشک اللہ ہی سلام ہے تو جب تمہارا کوئی ایک نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے التحیات للہ الخ۔

تمام قولی عبادتیں اللہ کے واسطے تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر کیونکہ جب تم اس کو کہو گے آسمان اور زمین میں اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائیں اور جان لیا کہ مذکورہ بالا بعض اذکار اور دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے

۱۔ الصحیح المسلم الجلد اول ص ۱۷۳، الصحیح البخاری المجلد الاول ص ۱۱۵

جیسے سبحانک اللھم، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات انتقالات، تسبیحات رکوع وسجود۔ اور بعض کے نماز میں پڑھنے کا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے تکبیر تحریمہ، تامین، تحمید التحیات وغیرھم جیسے کہ بالتفصیل مذکور ہوا۔ اس کے باوجود مذکورہ بالا تمام اذکار اور دعائیں التحیات التحیات کا سلام بالاتفاق وبلا اختلاف غیرے نماز کے ساتھ مخصوص نہیں نماز میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور درود ابراہیمی بعض روایات کے مطابق اگرچہ وہ روایات صحاح ستہ میں نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث شریف: عن کعب بن عجرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الصلوۃ اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم وال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید۔[1]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم وال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید۔ یعنی درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے اور بعض روایات کے مطابق اگرچہ وہ روایات بھی صحاح ستہ میں مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث شریف: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف نصلی علیک

۱۔ السنن الکبرای للبیہقی ج ۲ ص ۱۴۷، جلاء الافہام ۲۱۰۔ القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ص ۳۶

اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ فقال قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم الخ. تو فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ یعنی درود ابراہیمی پڑھو تو درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص کیسے ہوگیا کہ وہ نماز میں پڑھا جائے اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے؟

تعجب ہے کہ دیگر اذکار اور دعائیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے اور جن کے نماز میں پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور درود ابراہیمی بقول مذکورہ بالا علماء کرام نماز کے ساتھ خاص ہوگیا کہ وہ نماز میں ہی پڑھا جائے گا۔ نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

معزز ین قارئین کرام معلوم نہیں دیگر اذکار اور دعاؤں کے برعکس درود ابراہیمی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جارہا ہے؟ **سوال**: اگر کہا جائے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ اس لئے نہ پڑھا جائے کہ اس میں سلام نہیں اور قرآن نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا تو؟ **وضاحت**: کہا جائے گا التحیات کے سلام (السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) میں صلوٰۃ نہیں اور یہ سلام بغیر صلوٰۃ کے نماز کے علاوہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ یہاں کیوں نہیں کہا جاتا کہ التحیات کا سلام نہ پڑھا جائے کیونکہ اس میں صلوٰۃ نہیں اور قرآن نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا۔

مواجہہ اقدس جناب سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ عرض کرنا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

مجری تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو: السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلی، الک واصحابک وامتک اجمعین۔[۱]

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

مجری تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو: السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلی الک واصحابک وامتک اجمعین۔[۲]

ضروری نوٹ: اور جو عرض کیا ہے کہ صحاح ستہ میں نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ صحاح ستہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا اور ایسے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے سوال کا ذکر نہیں، صحاح ستہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۷۶۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

۲۔ بہار شریعت حصہ ششم ص ۷۹ فرید بک ڈپو جامع مسجد دہلی۔

وسلم کی اہل بیت پر مطلق صلوۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے سوال کا ذکر ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت آپ کے اھل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں؟ قال قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم الخ۔ فرمایا یوں ہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم[1] یعنی درود ابراہیمی پڑھو۔

اعتراض نمبرا: موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے کہ محدثین ان حدیثوں کو جن میں درود ابراہیمی ہے کتاب الصلاۃ کے باب التشھد میں لاتے ہیں۔ مسلم شریف نے اس حدیث کے لئے یہ باب مقرر کیا: باب الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

یہ ضروری نہیں کہ محدثین ایک باب کے تحت جو حدیث ذکر کریں وہ حدیث اس باب کے بالکل مطابق ہو، کبھی وہ حدیث باب کے بالکل مطابق ہوتی ہے اور کبھی اس کا باب سے بظاہر کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا بلکہ کسی مناسبت اور تعلق کی بنا پر یا وضاحت اور تفصیل اور تفسیر کے لئے اس باب کے تحت اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔

مثلاً حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب صحیح البخاری المجلد الاول ص ۲ پر ایک باب باندھا: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس باب کے تحت چھ

ا۔ صحیح البخاری، جلد اوّل، جز ۱۳، ص ۷۷ ۴۔ الصحیح المسلم المجلد الاوّل، ص ۱۷۵۔ وغیرھما بن الصحاح

احادیث ذکر فرمائیں ان میں صرف ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ ایک حدیث میں ابتداء وحی کی کیفیت کا ذکر ہے: عن عائشته ام المومنین انها قالت اول ما بدء به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحی الرء یا الصالحة فی النوم۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی اور تین روایتوں میں وحی کی مطلق کیفیت کا ذکر ہے ابتداء وحی کی کیفیت کا ذکر نہیں۔

(۱) حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ ایک حدیث:

عن عائشة ام المومنين رضى الله عنها ابن الحارث بن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف ياتيك الوحى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا ياتينى مثل صلصلة الجرس۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ الحارث بن ھشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبھی تو میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے۔

(۲) اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

''لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ'' کی تفسیر میں قال: کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدۃ و کان مما یحرک شفتیہ ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تنزیل پر شدت محسوس کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرح اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ ایک حدیث:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی علیہ وسلم اجود الناس و کان اجود الناس فی رمضان حین یلقاہ جبریل فکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور بہت زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل سے ملاقات کرتے تھے اور وہ رمضان میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

اور دو روایتوں کا باب سے بظاہر کوئی تعلق نہیں ایک میں نیت خالصہ اور ہجرت کا ذکر ہے۔

(۱) سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات و انما لامرء مانوی.

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن الخطاب کو منبر پر یہ فرماتے سنا اعمال نیتوں سے ہی ہیں ہر شخص کے لئے وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے اور دوسری روایت میں ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سوالات اور ابوسفیان

سے جوابات کا ذکر ہے۔

(۲)ان عبدالله بن عباس اخبره ان اباسفیان بن حرب اخبره ان هرقل ارسل اليه فی رکب من قریش و کانوا تجارا بالشام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے اس کی طرف قاصد بھیجا جب کہ وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے اور وہ شام میں تاجر تھے۔

اس طرح صحیح البخاری المجلد الاول میں کتاب بدء الخلق (پیدائش کی ابتدا کی کتاب) باب ماجاء فی قول الله تعالی وهو الذی یبدء الخلق ثم یعیده وهو اهون علیه[۱]

ترجمہ: باب "وہ جو اللہ تعالیٰ کے قول: وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے۔

اس باب کے تحت وہ حدیثیں ذکر فرمائیں کہ ان میں صرف پیدائش کی ابتدا اور اس کے اعادہ کا ذکر ہی نہیں بلکہ ابتدا اوسط و آخر تک کے حالات ملئکۃ و آسمان وغیرھما کا بھی ذکر ہے۔

قال سمعت عمر یقول قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیدائش کی ابتدا سے خبر دی حتی کہ اہل جنت اپنے منازل میں داخل ہوئے اور اہل نار اپنے منازل میں داخل ہوئے یاد

۱۔ الروم: ۲۷

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جس نے اسے بھلا دیا، اس طرح صحیح مسلم میں کتاب الایمان ہے۔ اس کتاب کے تحت حدیث جبریل میں صرف ایمان کے بارے ہی سوال وجواب نہیں بلکہ اسلام اور احسان اور ساعۃ یعنی قیامت کے باری سوال وجواب اور قیامت کی نشانیوں کا بھی ذکر ہے۔ صحیح البخاری المجلد اول الجزء ۱۳ میں کتاب الانبیا: قول الله عزوجل واتخذالله ابراهیم خلیلا وقوله ان ابراهیم کان امة قانتا وقوله جل ذکره ان ابراهیم لاواه حلیم ہے۔ اس کتاب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوۃ ابراہیمہ کی دو حدیثیں ذکر فرمائیں۔ نمبر (۱) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مرویہ۔ نمبر (۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مرویہ۔ صحیح البخاری المجلد الثانی الجزء ۱۹ کتاب التفسیر باب قوله تعالی ان الله وملئکة یصلون علی النبی یاایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود ابراہیمی کی تین حدیثیں ذکر فرمائیں:۔

نمبر (۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مرویہ۔

نمبر (۲) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مرویہ۔

نمبر (۳) حضرت یزید سے مرویہ۔

صحیح البخاری جلد الثانی الجزء ۲۶ کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود ابراہیمی کی دو حدیثیں ذکر فرمائیں:۔

نمبر (۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مرویہ۔

نمبر (۲) حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مرویہ۔

ضروری وضاحت : جاننا چاہیے کہ درود ابراہیمی کی سات حدیثیں صحیح البخاری میں مذکور ہیں دو (۲) کتاب الانبیاء میں تین (۳) کتاب التفسیر باب قول اللہ تعالی ان اللہ وملئکتہ الخ میں دو کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور درود ابراہیمی کی ایک حدیث بھی کتاب الصلوٰۃ کے باب التشہد میں مذکور نہیں۔ صحیح البخاری المجلد الاول باب التشہد فی الاولیٰ پہلے قعدہ میں التحیات کا باب ۔ باب التشہد فی الاخرہ۔ آخری قعدہ میں التحیات کا باب۔ باب الدعاء قبل السلام۔ سلام سے پہلے دعا کا باب۔ باب ما تخیر من الدعاء بعد التشہد لیس بواجب۔ تشہد کے بعد جو چاہے دعا کرے، وہ واجب نہیں۔ تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا باب ہے ہی نہیں۔ اس باب کے تحت صحیح مسلم الجلد الاول صفحہ ۱۷۵، کتاب الصلوٰۃ میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد۔ تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا باب'' اس کے تحت درود ابراہیمی کی تین حدیثیں ذکر فرمائیں۔ ایک حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے مرویہ، ایک حضرت ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مرویہ، ایک حضرت ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مرویہ، اور ایک حدیث مطلق درود شریف کی فضیلت کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرویہ، السنن النسائی المجلد الاول باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کا باب ہے، اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی متعدد احادیث مذکور ہیں۔ اور السنن النسائی المجلد الاول باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اس باب کے تحت صلوٰۃ وسلام دونوں کی فضیلت کی تین حدیثیں مذکور ہیں اور السنن النسائی میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد ہے ہی نہیں۔ جامع

الترمذی الجلد الاول ابواب الوتر میں باب ماجاء فی صفتہ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی اس کا باب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی صفتہ میں آیا اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی ایک حدیث حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مرویہ مذکور ہے۔اور باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس باب کے تحت مطلق درود شریف کی فضیلت کی چار احادیث مذکور ہیں اور باب الصلوٰۃ علی النبی بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ وسلم پر صلاۃ کا باب نہیں ہے۔اور سنن ابو داؤد باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا باب۔اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی متعدد احادیث مذکور ہیں اور درود شریف کی فضیلت کی ایک حدیث ، ابن ماجہ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی چار حدیثیں اور مطلق درود شریف کی فضیلت کی دو حدیثیں مذکور ہیں۔اور باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا باب ابن ماجہ میں نہیں ہے۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے ، کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال یہ تھا کہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا اب فرمائیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو انہیں جو سلام سکھایا گیا تھا وہ نماز میں پڑھے جانے والے تشہد کا سلام یعنی **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** تھا اور اس تشہد نماز میں پڑھنے جانے والے سلام سیکھنے کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا پوچھنا کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ وہ نماز میں ہی درود پڑھنے کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔[1]

---

[1] درود و سلام اور شانِ خیر الانام: مفتی غلام سرور قادری، ص ۶۰

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اولا: ہم مجتہد اور غیر مقلد نہیں کہ اپنی رائے سے اجتہاد کریں، ہم مقلد ہیں، حنفی ہیں، ہمیں فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہیے۔

ثانیا: مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کو نماز کے ساتھ خاص کرنے کے اثبات کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے تشہد کے سلام کے سیکھنے کو بنیاد بنا رہے ہیں حالانکہ تشہد کا سلام بذات خود نماز کے ساتھ خاص نہیں، نماز کے علاوہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائے گئے باقی اذکار اور دعائیں نماز کے ساتھ خاص نہیں، نماز کے علاوہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے جیسے کہ شیخ الاسلام الحافظ أحمد بن حجر عسقلانی، شیخ محقق، بحوالہ ابن حجر عسقلانی علامہ سخاوی، علامہ نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صلوٰۃ بغیر سلام مکروہ نہیں ایسے اس کا عکس۔ اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو ایک مدت تشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے بغیر سلام ہی پڑھا گیا۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک عرصہ نماز میں صلاۃ کے بغیر سلام ہی پڑھتے رہے۔ معلوم ہوا صلاۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں اور مذہب حنفی بھی یہی ہے کہ افراد الصلوٰۃ عن التسلیم لایکرہ ولا العکس۔ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اسکا عکس۔

اعتراض نمبر۲: بعض لوگ کہتے ہیں درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہیں اور کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہیے؟

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل ہے مگر درود ابراہیمی کے علاوہ دیگر درود شریف بھی جائز ہیں۔ اولاً اس لئے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ درود شریف بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے العلامہ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کئے ہیں:

اللهم صل على محمد كما امرتنا ان نصلى عليه وصل عليه كما ينبغى ان يصلى عليه رواها ابو سعيد فى كتاب شرف المصطفى عن انس بن مالك رضى الله عنه اللهم صل على محمد وعلى ال محمد صلوة تكون لك رضا ولحقه اداء واعطه الوسيلة والمقام الذى وعدته واجزه عنا ماهوا هله واجزه عنا من افضل ماجازيت نبيا عن امته وصل على جميع اخوانه من النبيين والصالحين ياارحم الراحمين. روى حديثها ابن ابى عاصم فى بعض تصانيفه مرفوعا

اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامه رواها الامام احمد وغيره عن رويفع بن ثابت الانصارى رضى الله عنه، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال اللهم صل على محمد الى اخرها وجبت له شفاعتى.

اللهم صل على روح محمد فى الارواح وعلى جسده فى الاجساد وعلى قبره فى القبور ذكره ابو القاسم السبتى فى كتاب

الدر المنظم فی المولد المعظم۔

جزی الله عنا محمد صلی الله علیه وسلم بماهو اهله رواها

ابو نعیم وغیرہ عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما۔[1]

اسی طرح حضرت رویفع سے روایت ہے ان رسول الله صلی الله

علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال: اللهم انزله المقعد

المقرب عندک یوم القیمة وجبت له شفاعتی. رواه احمد۔[2]

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اے اللہ! قیامت

کے دن ان کو اپنے قریب ٹھکانے اتار اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔

ثانیاً: تمام صحابہ محدثین وفقہاء رضی اللہ عنہم حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ذکر خیر کے وقت کہتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً: قال النبی صلی الله علیه

وسلم، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم، رایت رسول الله

صلی الله علیه وسلم اور یہ درود یعنی "صلی اللہ علیہ وسلم" درود ابراہیمی نہیں درود

ابراہیمی کے علاوہ ہے۔ معلوم ہوا درود ابراہیمی کے علاوہ درود بھی جائز ہیں۔

ثالثاً: اگر درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہ ہوتا تو صحابہ، تابعین، الاولیاء

العارفین اور العلماء العاملین رضی اللہ عنہم اپنے الفاظ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود نہ بھیجتے۔ ان سے وارد درود ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ص ۲۳۶۔

۲۔ مشکوۃ المصابیح ص ۸۷۔

الصلاۃ العاشر (دسویں صلوٰۃ) صلوات اللہ وملئکتہ و انبیاہ و رسلہ وجمیع خلقہ علی محمد وال محمد وعنیہ وعلیھم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے ھذا الصلاۃ یہ صلوٰۃ لعلی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ اخرجھا عنہ ابو موسی المدینی رحمہ اللہ تعالی یہ صلاۃ سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی ہے۔ ابوموسیٰ المدینی نے اسے آپ سے اخراج کیا۔

الصلاۃ الحادی عشر صلوٰۃ السیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا گیارہویں صلاۃ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صلوٰۃ: اللھم صل علی من روحہ محراب الارواح والملئکۃ والکون اللھم صل علی من ھوامام الانبیاء والمرسلین اللھم صل علی من ھو امام اھل الجنۃ عباداللہ المومنین ہے ھذہ الصلوۃ لسیدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنھا ذکرھا صاحب الابریز فی الباب الرابع منہ ۔ یہ صلوٰۃ سیدہ فاطمۃ الزہراہ رضی اللہ عنہا کی ہے صاحب الابریز نے اسے اسکے چوتھے باب میں ذکر فرمایا۔

الصلاۃ الثالثۃ عشرۃ صلاۃ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما تیرھویں صلوٰۃ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی: اللھم یادائم الفضل علی البریۃ یاباسط الیدین بالعطیۃ یاصاحب المواھب السنیۃ صل علی محمد خیر الوریٰ سبحیۃ و اغفرلنا یاذاالعلا فی ھذہ العشیۃ ہے ھذہ الصلاۃ لعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما قداخرجہ عنہ ابوموسی المدینی رحمہ اللہ تعالی یہ صلاۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما کی ہے ابوموسیٰ المدینی نے اس کو ان سے اخراج فرمایا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد ہ صلاۃ عن عبدالله بن مسعود قال اذاصليتم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحسنوا الصلاة عليه فانكم لاتدرون لعل ذالک يعرض عليه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا: اللهم اجعل الخ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (درود) بھیجو تو ان پر خوبصورت اور حسین انداز سے درود بھیجو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم شاید وہ درود ان صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں تعلیم فرمائیں۔ فرمایا یوں کہو:

اللهم اجعل صلواتک ورحمتک وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدک ورسولک امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقاما محمودا يغبط الاولون والاخرون، اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد، اللهم بارک على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد۔[1]

مزید لکھتے ہیں:

الصلاة الثانية عشرة صلاة سيدنا زين العابدين على بن حسين رضى الله عنهما بارھویں صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی: اللهم صل على محمد فى الاولين وصل على محمد فى

۱۔ سنن ابن ماجہ ص ۶۵۔ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

الاخرين وصل على محمد الى يوم الدين، اللهم صل على محمد شابا فتيا وصل على محمد كهلا مرضيا وصل على محمد رسولا نبيا سے الخ هذه الصلاة لزين العابدين علی بن حسین رضی اللہ عنہما روی عنه انه كان اذا صلى على جده صلى الله عليه وسلم يقولها والناس ليسمعونه ذكرها القسطلانی فی مسالک الحنفاء، یہ صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی ہے آپ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا جب وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجتے تھے تو لوگ ان سے سنتے تھے الامام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسالک الحنفاء وغیرہ میں ذکر فرمایا:

الصلاة الخامسية عشرة. صلاة الامام الشافعی رضی الله عنه زائدة فی ماافضل الصلوة، پندرھویں صلوۃ الامام الشافعی رضی اللہ عنہ کی صلاۃ زائدہ، اس میں جو افضل الصلوات میں ہے: صلى الله على محمد كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون وصل عليه فی الاولين والاخرين افضل واكثر وازكى ماصلى على احدمن خلقه الخ، الصلاة السادسة عشر صلاة الطبرانی، الصلاة السابعة عشرة لسيدنا احمد الرفاعی، الصلاة الثامنه عشر له ايضا. اٹھارویں صلوۃ سیدنا احمد الرفاعی رضی اللہ عنہ کی، انیسویں صلاۃ بھی انکی، بیسویں صلاۃ اکیسویں صلاۃ یا بائیسویں صلاۃ بھی، الصلاة التاسعة عشرة، الصلاة العشرون، الصلاة الحادية والعشرون، الصلاة الثانية والعشرون، الصلاة الثالثة والعشرون، صلاة سيدنا عبدالقادر رضی الله عنه تیئسویں صلوۃ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ

عنہ: اللھم اجعل افضل صلواتک ابدا دائمی برکاتک سرمدہ وازکی تحیاتک فضلا وعددا علی اشرف الحقائق الالنسافیۃ ومعدن الدقائق الایمانیہ وطور التجلیات مھبط الاسرار الرحمانیہ الخ۔

اعتراض نمبر۳: موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ علماء مشائخ اور بزرگان دین نے نہیں پڑھا۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

درود وسلام کا مجموعہ کتاب ''دلائل الخیرات'' مولفہ الشیخ الامام الولی الکبیر، القطب الشہیر سلطان المقربین وقطب دائرۃ المحققین وسید العارفین صاحب الکرامۃ الظاہرہ والاسرار الباہرۃ سیدنا ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المالکی متوفی ۸۷۰ھ رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود وسلام اور ان کے فضائل وبرکات پر بہت کتابیں لکھی ہیں ان میں سے جس کتاب کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی وہ کتاب ''دلائل الخیرات'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو تمام عالم اسلام میں خصوصا حرمین شریفین اور مصر وروم کے شہروں میں مقبول خاص وعام بنایا۔ مشائخ کرام و بزرگان دین وعوام مسلمین اس کتاب کو پڑھتے رہے ہیں اور پڑھتے ہیں نہ صرف درود و وظیفہ کے طور پر پڑھتے رہے بلکہ اپنے مشائخ عظام سے باقاعدہ اس کے پڑھنے کی اجازت بھی حاصل کرتے رہے اور بعض عارفین نے ''دلائل الخیرات'' کی حضور سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کی۔ حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت حضرت شیخ ,

ابوطاہر ابراہیم کردی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ حضرت علامہ الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید مالکی سے حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت مدینہ منورہ میں شیخ سید محمد سعید بن علامہ سید محمد مغربی سے حاصل کی، اور ہمارے قائد ملت اسلامیہ عالم ربانی حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ ایک دفعہ حضرت قائد ملت اسلامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بندہ مولف ناچیز سے اس کا ذکر فرمایا، اس مبارک کتاب میں آٹھ حزب ہیں اور صرف الحزب الاول میں نو بار درود ابراہیمی مرقوم ہے۔

تعجب ہے مذکورہ بالا علماء کرام پر جو فخر کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم ''دلائل الخیرات'' پڑھتے ہیں اور ہمیں فلاں فلاں بزرگ سے اس کی اجازت حاصل ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ یہ نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ علماء ومشائخ وبزرگان دین نے نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھا۔ اس طرح اور اودو وظائف، ادعیہ واستعاذہ کا مجموعہ کتاب ''حزب البحر'' مؤلفہ حضرت سید ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس مبارک حزب کو علماء ومشائخ کے علاوہ ہزاروں مسلمان روزانہ پڑھتے ہیں اور باقاعدہ اجازت سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے عامل ہیں۔ اس کے فوائد کیا ہیں؟ اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے کہ واذا سئل به اعطی واذا دعی به اجاب اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ یہ مصائب سے بہترین بچاؤ ہے اور اس میں تفریح کروب ہے۔ خود حضرت مؤلف

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لو ذکر حزبی فی بغداد لما اخذت اگر اھل بغداد میری حزب کو جاری رکھتے تو کبھی (غنیم) ہلاکو اس کو نہ لے سکتا۔ اس کتاب کی دعائے اختتام یوں ہے: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید یعنی اختتام درود ابراہیمی کے الفاظ پر ہوتا ہے۔[1]

تو جب کوئی اس کتاب (حزب البحر) کو پڑھے گا درود ابراہیمی پڑھے گا۔ اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ نے اس کو نہیں پڑھا۔

اسی طرح درود وظائف کا مجموعہ کتاب "الحزب الاعظم" مولفہ العلامہ ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ الباری ہے، اس کتاب میں سات منزلیں ہیں روزانہ ایک منزل پڑھی جاتی ہے اور المنزل السابع فی یوم الجمعہ، ص ۱۱۳ یعنی ساتویں منزل جمعہ کے دن میں اس طرح شروع ہوتی ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

۱۔ حزب البحر دعائے اختتام، ص: ۳۱۴

وفی بعض الروایات اور بعض روایات میں اللھم وترحم علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما ترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم تحنن علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کماتحننت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ و بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اما الاولی وھی الصلاۃ ابراھیمیۃ فقد صوب النووی وغیرہ انھا افضل کیفیات الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لوحلف ان یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلاۃ فطریق البران یاتی بھا قال الامام تقی الدین السبکی کما نقلہ عنہ ولدہ تاج الدین فی الطبقات ان من اتی بھا فقد صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیقین، فکان لہ الجزاء الوارد فی احادیث بیقین وکل من جاء بلفظ غیرھا فھو من اتیانہ بالصلاۃ المطلوبہ فی شک. لانھم قالوا کیف نصلی علیک؟ قال قولوا فجعل الصلاۃ علیھم منھم ھی قول ذا ثم قال وکان لایفتر لسانہ عن اتیان بھذالصلاۃ۔[1]

۱۔سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۴۰

ترجمہ: پہلی صلوۃ وہ الصلاۃ الابراہیمیہ ہے اور حضرت الامام النووی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصویب فرمائی اس کو صحیح و درست قرار دیا کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی کیفیات میں سے یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور اگر کسی شخص نے حلف اٹھائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلاۃ بھیجے گا تو اس قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ الصلاۃ الابراہیمیہ پڑھے۔ الامام تقی الدین السبکی نے الطبقات میں نقل فرمایا کہ جس شخص نے یہ صلاۃ (الصلاۃ الابراہیمیہ) پڑھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر (یقیناً) یقین کے ساتھ صلاۃ پڑھی اور صلاۃ پر جو جزاء یعنی ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ یقیناً اس کا حق دار ہوگیا، اور جس شخص نے اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے صلاۃ پڑھی وہ مطلوبہ صلاۃ کے پڑھنے سے شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے اپنے اوپر یعنی اپنی ذات پر صلاۃ اس قول (اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ) ہی کو قرار دیا۔ پھر تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے والد الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان اس صلاۃ (صلاۃ ابراہیمی) کے پڑھنے سے خشک نہیں ہوتی تھی، تر رہتی تھی۔

مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ و

بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارده درود جس کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم بھی فرمائی: اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبین محمد عبدک ورسولک امام الخیر وقائد الخیر و رسول الرحمة، اللھم ابعثه مقاما محمودا یغبط به الاولون والاخرون، اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید [۱]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس وارده درود میں صلوۃ ہے سلام نہیں اور اس طرح اس کے آخر میں درود ابراہیمی ہے اور دونوں کا مجموعہ نماز کے علاوہ پڑھا جاتا ہے۔ اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں صلاۃ، سلام کے بغیر غیر مکمل ہے لہٰذا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ اس میں سلام نہیں، نیز فرماتے ہیں درود ابراہیمی علماء ومشائخ و بزرگان دین نے نماز کے علاوہ نہیں پڑھا حالانکہ اس حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعلیم سے اس کو پڑھا جن سے بڑ . رگ کوئی نہیں ہوسکتا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان مبارک

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین، عالم حقانی، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد

۱۔ سنن ابن ماجہ، ص ۶۵

شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت فرماتے وقت درودِ ابراہیمی کے بارے ارشاد فرمایا:

''نماز میں جو درود پڑھتے ہو، وہ پڑھ کر سناؤ۔[۱] اُس وقت عجیب حالت تھی۔ میری زبان سے لڑکھڑاتے ہوئے یہ الفاظ نکلے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فرمایا: بس اتنا ہی کافی ہے لیکن اتنا کیا کرو کہ کلام مجید کی تلاوت سے پہلے یہ درود شریف تین مرتبہ، اور سورۂ توبہ کی آخری دو آیات لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ[۲] تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ اور صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی جگہ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھنا چاہیے۔ لیکن نماز میں پہلی صورت میں پڑھنا ہی اولیٰ ہے۔ اور ان آیات کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط[۳] پڑھ کر تلاوت کلام مجید کیا کرو۔

پھر فرمایا: ''قرآن شریف بھی آپ کی زبان سے ہے۔ اور حدیث شریف بھی آپ کی زبان سے۔''[۴]

۱۔ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی: ''انقلاب الحقیقت، مطبوعہ ادارۂ تصوف، احمد پارک موہنی روڈ، لاہور ۱۹۶۷ء

۲۔ لقدجاء کُم رَسُوْلٌ مِّنْ انفسِکُم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم ○ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیه توکلت وھو ربُّ العرش العظیم ○ لوگو تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بے حد طلبگار ہیں اور ایمان والوں پر بہت ہی مشفق اور نہایت مہربان ہیں اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو آپ کہہ دیں کہ مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے۔

۳۔ میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی دھتکارے ہوئے شیطان سے۔

۴۔ ومایَنطق عن الھوی کی تفسیر ہے۔

پھر فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں[1] کو دور سننے اور پہچاننے کی طاقت دے سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان دور سننے کے لئے نہیں بنا سکتا۔

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات لقد جاء کم رسول[2] '' اور سورۃ حشر کے تین آیات آخری۔ اور کلام اللہ شریف سے پہلے درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ '' مَّجِيْدٌ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط کا ارشاد فرماتے۔ اس کے علاوہ آیۂ نور اور آیہ: اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ وغیرہ جس کا القا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سینہ مبارک میں ہوتا۔ کسی کسی کے لئے اس کے پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔[3]

اعتراض: موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم ومحدثین وفقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہتے ہیں: مثلاً قال النبی صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت، رسول الله صلی الله علیه وسلم، جبکہ درود ابراہیمی نہیں پڑھتے۔

۱۔ ع 'بعد از خدا بزرگ توئی'' کی تسلیم کے بعد ہر قسم کے کمالات کی تسلیم ایمان بن جاتی ہے۔ لیکن فرشتوں کی ہر قسم کی عظمت ماننے کے لئے اہل علم تیار ہیں اور رسالت کے کمالات کی تسلیم کے سامنے بشریت کا پردہ حائل رکھتے ہیں حالانکہ نبوت اور رسالت تو بشریت کی تمام کمزوریوں سے بلند و بالا ہیں۔

۲۔ البتہ تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے۔

۳۔ انقلاب الحقیقت، ص ۱۷۔ ۱۸ اور ۴۹

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

یہ اعتراض اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر حال میں اس درود کو جاری رکھنے کی اجازت فرمائی، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتوی مبارکہ مسئلہ نمبر ۴۱۳ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

سائل عبدالعزیز کانسٹیبل بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں یعنی سائل سب درودوں سے افضل درود کی اجازت مانگتا ہے؟۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دو زانوں ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے روزانہ عرض کیا کرے۔ علاوہ اس کے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، باوضو، بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے۔[۱]

اس لئے بجائے اعتراض کرنے کے ان کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں پر اس اعتراض کا جواب لازم ہے۔ تعجب وافسوس کہ ان کے ماننے کا دعویٰ کرنے والے بجائے جواب کے ان چیزوں (ذکر مبارک کے وقت صحابہ، محدثین، فقہاء صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں، درود ابراہیمی نہیں پڑھتے) کو بنیاد بنا کر اعتراض کر رہے ہیں:

۱۔ فتاوی رضویہ جلد ششم ص ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

نمبر۲۔ صحابہ کرام ومحدثین وفقہاء کا ذکر مبارک جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے اس پر یہ استدلال صحیح نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھنا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں یعنی صحابہ، محدثین، فقہاء نے تو ذکر مبارک کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور درود بھی نہیں پڑھا نہ درود ابراہیمی نہ غیر ابراہیمی تو اس بنا پر نماز کے علاوہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود بھی نہیں پڑھنا چاہیے مثلاً:

الصلاة والسلام علیک یا رسول الله، صلی الله علی حبیبه سیدنا محمد واله واصحابه وسلم، صلی الله علی النبی الامی واله واصحابه وسلم، اللهم صل علی سیدنا محمد واله واصحابه وسلم. اللهم صل علی سیدنا محمد صلاة تنجینا بها من جمیع الاهوال والافات الخ.

(یعنی درود تنجینا) وغیرھم متعدد درود شریف حالانکہ مذکورہ بالا علماء کرام کے نزدیک بھی نماز کے علاوہ ان درودوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام نے درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل درج ذیل حدیث شریف بیان فرمائی ہے:

حدیث شریف

عن ابی مسعود عقبه بن عمرو قال اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن عنده فقال یا رسول الله اما السلام علیک فقد عرفناه فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا صلی الله علیک؟ قال فصمت رسول الله صلی

اللہ علیہ وسلم حتی احببنا ان الرجل لم یسئلہ ثم قال اذا انتم صلیتم علی فقولوا: اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید.

ترجمہ: حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک مرد حاضر ہوا حتی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم آپ کی خدمت شریف میں حاضر تھے تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں آپ پر اللہ کی صلاۃ ہو؟ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ مرد آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلاۃ بھیجو تو کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید.

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

مذکورہ بالا حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو سے روایت کردہ اس حدیث شریف میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال تو اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجنے کی

۱۔ السنن الکبری للبیھقی ص ۱۴۷/۱۴۶۔

کیفیت کے بارے ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک (اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی اٰل محمد الخ.

جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو: اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی اٰل محمد الخ). نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے نماز اور غیر نماز کو شامل ہے۔

تعجب ہے کہ مذکورہ بالا علماء کرام صحابہ رضی اللہ عنہم کے اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی کیفیت کے بارے سوال سے درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کر رہے ہیں حالانکہ سوال سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب مبارک سے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے ثابت نہیں کرتے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے نماز اور غیر نماز کو شامل ہے۔

اس طرح بعض علماء نے تو جواب مبارک کا ذکر ہی نہیں کیا، بعض نے جواب مبارک کا ذکر کیا مگر اس کا ترجمہ چھوڑ دیا بعض نے ترجمہ کیا اور جواب مبارک سے جو ثابت ہوتا ہے اسکا ذکر نہیں کیا۔

اور مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کرنے کے لئے حضرت امام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کرتے ہیں کہ امام النووی نے فرمایا: "ھذہ الزیادۃ صحیحۃ یہ زیادتی صحیح ہے یعنی یہ دوسری روایت کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوٰۃ بھیجیں؟ اس کو الامامان الحافظان ابو حاتم بن حبان اور حاکم ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کے بارے سوال۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اگر یہ زیادتی صحیح ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک.

اذاانتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی الخ۔

جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو: اللھم صل علی محمد النبی الامی) یہ زیادتی بھی صحیح ہے۔ اس کو امام المحدثین الحافظ الجلیل ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی نے السنن الکبرٰی للبیہقی، القول البدیع ص ۳۵۔ ھذا الحدیث لفظ عند احمد وابن حبان وفی صحیحہ والدارالقطنی فی سننھا اقبل رجل فی مجلس میں اور امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نے المستدرک للحاکم علی الشیخین میں اور امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا۔ معلوم ہوا درود ابراہیمی صرف نماز کے لئے نہیں، نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز میں بھی پڑھا جائے گا اور نماز کے علاوہ بھی کیونکہ حکم شرع صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال نہیں حکم شرع شارع علیہ الصلاۃ والسلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک ہے۔

اعتراض نمبر ۵: مذکورہ بالا علماء درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں فقال ابو عبد الله هذا حديث صحيح بذكر الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فى الصلوات.

ترجمہ: نمازوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے ذکر میں یہ حدیث صحیح ہے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازوں میں درود ابراہیمی پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ نمازوں کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے جس طرح

دوسرے اذکار اور دعائیں جن کا نماز میں پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز کے علاوہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶ : مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ امام ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

واقعی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے۔

مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا تشهد احدکم فی الصلاة فلیقل اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد تا آخر جب تم میں کوئی ایک نماز میں التحیات پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے: اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد الخ

بندہ مؤلف کی طرف سے ضروری وضاحت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھے کوئی اور درود نہ پڑھے، یہ مطلب نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے، حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اصح الصحیح المسلم کی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی مسعود الانصاری قال اتانا رسول الله صلی الله علیه

وسلم ونحن فی مجلس مسعد بن عبادة فقال له بشیر بن سعد امرنا الله ان نصلی علیک یا رسول الله فکیف نصلی علیک؟ قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسئله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا: اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید۔[1]

ترجمہ: حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے تو بشیر بن سعد نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اللہ نے ہمیں آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم فرمایا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے اس کی تمنا کی کہ وہ آپ سے سوال نہ کرتا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کمابارکت علی آل ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید.

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت الشیخ محی الدین ابو ذکریا یحی بن شرف النواوی الخزامی الشافعی المتوفی سنہ ۶۷۶ ہجری نے اپنی شرح الکامل للنواوی للصحیح المسلم کی الجلد الاول میں جو دلائل اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی (کہ آخری تشہد کے بعد

۱۔ الصحیح المسلم الجلد الاول، ص ۱۷۵

صلاۃ علی النبی واجب ہے) کے اثبات وتائید کے لئے اور ہمارے مسلک یعنی مسلک حنفی کی تردید کے لئے خود پیش فرمائے یا اپنے مسلک کے علماء یعنی علماء شافعیہ سے نقل کیئے۔

موجودہ دور کے ہمارے علماء یعنی علماء احناف وہ دلائل اپنے خود ساختہ موقف: درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے، کو ثابت کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

ضروری نوٹ: حضرت الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ شافعی ہیں جیسے کہ آپ کے نام سے ظاہر ہے جو الصحیح المسلم و مع شرحہ الکامل للنودی کے سرورق پر مکتوب ہے۔ افسوس صد افسوس ان محققین علماء احناف کی سوچ وعلم پر جنہوں نے اپنے رہنماؤ پیشوا امام الائمہ، کاشف الغمۃ، سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کی جڑ کاٹ ڈالی اور ان کے خلاف مخالف مذہب کے اصولوں سے جو انہوں نے اپنے مذہب ومسلک کے اثباب وتائید میں لکھے۔ اس پر استدلال کیا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

موجودہ دور کے علماء احناف کے علاوہ پیش رو علماء وفقہاء محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ خواہ وہ کسی بھی مسلک ومذہب سے متعلق ہوں حنفی ہوں، شافعی ہوں، مالکی ہوں، حنبلی ہوں، کسی نے بھی نہیں لکھا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے بایں معنی کہ نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔ ہاں اس بارے علماء کا اختلاف ہے کہ آخری تشہد کے بعد درود شریف سنت ہے یا واجب۔

الشیخ محی الدین ابوذکریا یحی بن شرف النووی الخزامی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابی مسعودالانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح لمسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف کی شرح میں اپنی شرحہ الکامل للنواوی میں جو کچھ لکھا قارئین بتمامہ ملاحظہ فرمائیں:۔

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد

اعلم ان العلماء اختلفوا فی وجوب الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم عقب التشهد الاخير فی الصلاة فذهب ابو حنيفة ومالک رحمهما الله تعالىٰ والجماهيز الى انها سنة لوتركت صحت الصلاة وذهب الشافعی واحمد رحمهما الله تعالیٰ انها واجبة لو تركت لم تصح الصلاة وهو مروی عن عمر بن الخطاب وابنه عبدالله رضی الله عنهما وهو قول الشعبی وقد نسب جماعة الشافعی رحمه الله تعالیٰ فی هذا الى مخالفة الاجماع ولا يصح قولهم فانه مذهب الشعبی كماذكرناه وقدرواه عنه البيهقی وفی الاستدلال لوجوبها خفاء واصحابنا يحتجون بحديث ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه المذكور هنا انهم قالوا كيف نصلى عليك يا رسول الله؟ فقال قولوا: اللهم صلى على الى اخره وقالوا والامر للوجوب وهذا القدر لايظهر الاستدلال به الااذا ضم اليه الرواية الاخرى كيف نصلى عليك اذا نحن صلينا عليك فی صلاتنا فقال صلى الله عليه وسلم قولوا: اللهم صل على محمد وعلى ال محمد الى اخره وهذه الزيادة صحيحة رواها الامامان الحافظان ابو حاتم بن

حبان بکسر الحاء السیتی و الحاکم ابوعبداللہ فی صحیحهما قال
الحاکم هی زیادة صحیحة و احتجح بها ابو حاتم و ابو عبدالله ایضا
فی صحیحهما بما رویاه عن فضالة بن عبید رضی الله عنه ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یصلی لم یحمد الله و لم یمجده
و لم یصلِ علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه
وسلم عجل هذا ثم دعا النبی صلی الله علیه وسلم فقال اذا صلی
احدکم فلیبدء بحمدربه و الثناء علیه و یصلی علی النبی صلی الله
علیه وسلم ولیدع بما شاء قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی
شرط مسلم وهذان الحدیثان و ان اشتملا علی مالا یجب بالاجماع
کالصلاة علی الال و الذریة و الدعاء فلایمتنع الاحتجاج بهما فان
الامر للوجوب فاذاخرج بعض مایتنا وله الامرعن الوجوب بدلیل بقی
الباقی علی الوجوب و اللہ اعلم. و الواجب عند اصحابنا اللهم صل
علی محمد ومازادعلیه سنة و لناوجه شاذ انه یجب الصلاة علی الاٰل
ولیس بشئ و اللہ اعلم. واختلف علماء فی ال النبی صلی الله علیه
وسلم علی اقوال اظهرها وهو اختیار الازهری وغیره من المحققین.
انهم جمیع الامة و الثانی بنوهاشم وبنو المطلب و الثالث اهل بیته
صلی الله علیه وسلم و ذریته،و الله اعلم قوله. امر ناالله تعالیٰ ان نصلی
علیک یا رسول فکیف نصلی علیک؟معناه امرنا الله تعالیٰ بقوله
تعالیٰ صلوا علیه و سلمو اتسلیما فکیف نلفظ بالصلاة وفی هذا ان
من امر بشئ لایفهم مراده یسئل عنه لیعلم ماياتی به قال القاضی

ویحتمل ان یکون سوالهم عن کیفیة الصلاة فی غیر الصلاة ویحتمل ان یکون فی الصلاة قال وهو الاظهر قلت هذا اختیار مسلم ولهذا ذکر هذا الحدیث فی هذا الموضع قوله فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یساله. معناه کرهنا سواله مخافة من ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم کره سواله وشق علیه. قوله صلی الله علیه وسلم والسلام فکما علمتم معناه قدامرکم الله تعالیٰ بالصلاة والسلام علی فاما الصلاة فهذه صفتها واما السلام کما علمتم فی التشهد وهوقولهم السلامُ علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته وقوله علمتم اور عین کے فتح اور لام مخففہ کے کسر کے ساتھ اوران میں سے بعض نے اسے عین کے ضم اور لام کی تشدید کے ساتھ روایت کیا یعنی علمتکموہ جیسے تم کو وہ سکھایا گیا اور دونوں صحیح ہیں[1]

الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت اور اس کا ترجمہ وتشریح

باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد.

اعلم ان العلماء اختلفوا فی وجوب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم عقب. التشهد الاخیر فی الصلاة فذهب ابوحنیفة ومالک رحمهما الله تعالیٰ والجماهیر الی انها سنة لوترکت صحت الصلاة وذهب الشافعی واحمد رحمهما الله تعالی الی انها واجبة لوترکت

---

(۱) الشرح الکامل للنواوی المجلد الاوّل: ص ۱۷۵

لم تصح الصلاة ومروی عن عمر بن الخطاب و ابنه عبدالله رضی الله عنهما وهو قول الشعبی وقد نسب جماعة الشافعی رحمه الله تعالی فی هذا الی مخالفة الاجماع و لا یصح قولهم فانه مذهب الشعبی کماذکرناه وقد رواه البیهقی[۱]

ترجمہ وتشریح: تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا باب تو جان کہ علماء نے آخری تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے واجب ہونے میں اختلاف کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ اور جماھیر علماء کا مذہب یہ ہے کہ وہ سنت ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ وہ واجب ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اور وہ حضرت عمر ابن الخطاب اور انکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہی الشعبی کا قول ہے اور انہوں نے جماعۃ الشافعی کو اس بارے اجماع کی مخالفت کی طرف منسوب کیا ہے اور ان کا قول صحیح نہیں کیونکہ وہ الشعبی کا مذہب ہے جیسے کہ ہم نے اسے ذکر کیا اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان سے روایت کیا اور النواوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وفی الاستدلال لوجوبها خفاء یعنی صلاۃ علی النبی بعد التشہد الاخر کے وجوب پر استدلال میں خفاء ہے۔ اور فرمایا واصحابنا یحتجون بحدیث ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه المذکورهنا، انهم قالوا کیف نصلی علیک یا رسول الله؟ فقال قولوا: اللهم صل علی محمد الخ. اور ہمارے اصحاب حضرت ابی مسعود الانصاری

(۱) الشرح الکامل للنواوی المجلد الاوّل: ص ۱۷۵

رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حجت پکڑتے ہیں استدلال کرتے ہیں جو یہاں یعنی الصحیح المسلم میں مذکور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللھم صل علی محمد الخ اس کے بعد حضرت امام نواوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا: وقالو الامر للوجوب اور ہمارے اصحاب نے فرمایا اور امر وجوب کے لئے ہے۔ معلوم ہوا ہمارے اصحاب سے مراد علماء شافعیہ ہیں اور النواوی شافعی ہیں کیونکہ آخری تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا وجوب شافعیہ کا مذہب ہے۔ اور اس کے بعد النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسلک کے اثبات کے لئے فرمایا: وھذا القدر لایظھر الاستدلال به الااذاضم الیه الروایة الاخری کیف نصلی علیک اذانحن صلینا علیک فی صلاتنا؟ فقال صلی الله علیه وسلم قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الی آخره. اس قدر کے ساتھ استدلال ظاہر نہیں ہوتا یعنی حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے جو یہاں الصحیح المسلم میں مذکور ہے استدلال ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اس کے ساتھ دوسری روایت ملائی جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں تو فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ پھر النووی نے اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی کی مزید تائید کے لئے فرمایا: وھذه الزیادة صحیحة رواھا الامان الحافظان ابوحاتم بن حبان بکسر الحاء الیستی والحاکم ابو عبدالله فی

صحیحھما یہ زیادتی یعنی دوسری روایت: کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں، صحیحہ ہے اس کو الامامان الحافظان ابو حاتم بن حبان اور حاکم ابوعبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی کی مزید تائید وتقویت کے لئے فرمایا: قال الحاکم هی زیادة صحیحة حاکم نے کہا وہ زیادۃ صحیحہ ہے۔

پھر امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب کے اثبات کیلئے مزید فرمایا:

واحتج بها ابو حاتم وابو عبدالله ایضا فی صحیحهما بما رواياه عن فضالة بن عبيد رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یصلی لم یحمدالله ولم یمجده ولم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم عجل هذا ثم دعا النبی صلی الله علیه وسلم فقال اذا صلیٰ احدکم فلیبدء بحمد ربه والثناء علیه ولیصل علی النبی صلی الله علیه وسلم ولیدع بماشاء. قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم۔ ابوحاتم اور ابوعبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں اس پر (یعنی صلاۃ علی النبی بعد التشہد الاخر کے وجوب پر) اس کے ساتھ بھی حجت پکڑی جس کو انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے نہ اللہ کی حمد کی اور نہ اس کی بزرگی بیان کی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اسے چاہئے کہ وہ اپنے رب کی حمد و

ثناء کے ساتھ ابتدا کرے اور اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسے چاہئے کہ وہ جو چاہے دعا کرے۔ اور حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا والواجب عند اصحابنا اللھم صل علی محمد ومازاد علیہ سنۃ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک واجب، اللھم صل علی محمد ہے اور جو اس پر زیادہ ہے وہ سنت ہے پھر نووی نے فرمایا: ولنا وجہ شاذ انہ یجب الصلاۃ علی الال ولیس بشیٔ۔ واللہ اعلم۔ ہمارے لئے ایک شاذ وجہ ہے کہ آل پر صلاۃ واجب ہے حالانکہ یہ کوئی شی نہیں۔ واللہ اعلم۔ پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واختلف العلماء فی اٰل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقوال اظھرھا وھو اختیار الازھری وغیرہ من المحققین انھم جمیع الامۃ والثانی بنو ھاشم و بنو المطلب والثالث اھل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وذریتہ. واللہ اعلم.

ترجمہ: اور علما نے اٰل النبی میں چند اقوال پر اختلاف کیا ان کا اظہر اور وہ اختیار الازھری وغیرہ محققین کا ہے کہ وہ جمیع امۃ ہے۔ دوسرا قول وہ بنو ہاشم اور بنو المطلب ہیں اور تیسرا قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں۔ پھر حضرت النواوی الصحیح لمسلم کی حدیث کی شرح فرماتے ہیں:

قولہ امرنا اللہ تعالیٰ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک؟ معناہ امرنا اللہ تعالیٰ بقولہ تعالیٰ صلوا علیہ وسلموا

تسليما فكيف نلفظ باالصلاة وفى هذا ان من امر بشئ لايفهم مراده يسئل عنه ليعلم ما ياتى به ،قال القاضى ويحتمل ان يكون سوالهم عن كيفية الصلاة فى غير الصلا ة ويحتمل ان يكون فى الصلاة، قال وهو الاظهر۔

راوی کا قول یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم فرمایا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ اس کا معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بلند قول سے حکم فرمایا: صلوا علیه وسلموا تسلیما اے ایمان والو! تم ان پر صلاۃ بھیجو اور خوب سلام، تو ہم صلاۃ کے ساتھ کیسے تلفظ کریں، کن الفاظ سے آپ پر صلاۃ بھیجیں؟ حضرت نواوی فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول میں ہے کہ جس شخص کو کسی چیز کا حکم کیا جائے کہ اس کی مراد کو نہ سمجھے وہ اس بارے سوال کرے تا کہ اس کی مراد کو جان لے۔ حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور احتمال ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال غیر نماز میں صلاۃ کی کیفیت سے ہو اور احتمال ہے کہ نماز میں صلاۃ کی کیفیت کے بارے ہو۔ حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہی اظہر ہے۔ حضرت النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں یہ اختیار مسلم ہے اس لئے انہوں نے اس حدیث کو اس جگہ ذکر کیا۔ جاننا چاہیے حضرت النواوی یہ بھی اپنے مسلک یعنی مذہب شافعی کی تائید کے لئے فرما رہے ہیں: قوله فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يسئله معناه كرهنا سواله مخافة ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم كره سواله وشق عليه۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال نہ کرتا۔اس کا معنی ہے کہ ہم نے اس کے سوال کو ناپسند کیا اس خوف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گزرا۔

الحمدللہ ربّ العالمین. والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد و الہٖ واصحابہٖ و امتہ اجمعین. اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. آمین !وبمنک وفضلِک وبحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمد عبد الغفور شرقپوری

۴/جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

۱/جولائی ۲۰۰۶ء

جامعہ فاروقیہ رضویہ
پنج پیر، گھوڑے شاہ روڈ لاہور

مصادر و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبع و سن اشاعت
۱	سنن ابن ماجہ	ابو عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ القزوینی	ادارہ احیاء السنۃ النبویہ، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۲	سنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی	مکتبہ امدادیہ، ملتان (پاکستان)
۳	اصول الشاشی	علامہ نظام الدین شاشی	جمیل احمد، تاجرانِ کتب، کراچی (پاکستان)
۴	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	کتب خانہ مجیدیہ، ملتان
۵	القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع	امام علامہ شمس الدین محمد بن عبد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر السخاوی الشافعی	لاثانی کتب خانہ متصل جامع مسجد دو دروازہ سیالکوٹ (پاکستان)
۶	الصاوی علی الجلالین	شیخ علامہ عارف باللہ احمد صاوی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ	المکتبہ النوریہ الرضویہ بالجامع البغدادی لائلفور
۷	افضل الصلوٰت علی سید السادات	علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	بیروت۔ لبنان
۸	موطا امام مالک	امام الائمہ عالم المدینہ مالک بن انس الاصبحی	میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، آرام باغ، کراچی
۹	مسند الامام احمد بن حنبل	الامام احمد بن حنبل	نشر السنۃ، بوہڑ گیٹ ملتان

۱۰	بہار شریعت	حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی، رضوی، سنی، حنفی، قادری، برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ	فرید بکڈ پو رجسٹرڈ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھارت
۱۱	صحیح بخاری	شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبۃ بخارا	ادارہ نشر و اشاعت اسلامیہ سنگاپور
۱۲	جامع ترمذی	حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی	قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی
۱۳	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	مکتبہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور (پاکستان)
۱۴	حزب البحر	حضرت سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ	فرید بکڈ پو رجسٹرڈ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی، بھارت
۱۵	حزب الاعظم	ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمۃ اللہ الباری	تاج کمپنی، لاہور، کراچی راولپنڈی
۱۶	دلائل الخیرات	ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المالکی	فرید بکڈ پو رجسٹرڈ مٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھارت
۱۷	رد المحتار علی الدر المختار	علامہ محمد امین المعروف ابن عابدین شامی	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان

۱۸	رُشد الایمان	مولانا محمد عبد الرشید رضوی	مکتبہ رضویہ ۔ مندری فیصل آباد
19	سنن الکبریٰ	امام حافظ ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	دار المعرفۃ بیروت لبنان الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۴۴ھ
۲۰	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی	فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور
۲۱	سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین	القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۲۲	سنن النسائی	امام حافظ ابی عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی ابن بحر النسائی رحمہ اللہ	نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی
۲۳	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	امام علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	داراحیاء التراث العربی
۲۴	فتاویٰ رضویہ	امام الشاہ احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی	رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
۲۵	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علامہ محدث فقیہ مفسر لغوی ادیب ملا علی القادری	مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان
۲۶	مشکوٰۃ المصابیح	حضرت امام ولی الدین محمد	نور محمد ۔ اصح المطابع ۔ کارخانہ تجارت، کتب آرام باغ، کراچی
۲۷	درود و سلام اور شانِ خیر الانام	ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری	تحریک تبلیغ القرآن، ماڈل ٹاؤن، لاہور

۲۸	صحیح مسلم	ابی الحسین مسلم بن حجاج قشیری	نور محمد۔اصح المطابع۔کارخانہ تجارت، کتب آرام باغ، کراچی
۲۹	مدارج النبوۃ	شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی بلال گنج، لاہور ۱۹۹۷ء
۳۰	فتح الباری شرح صحیح بخاری	ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی شافعی	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۳۱	نورالانوار	شیخ احمد المعروف بہ ملاجیون ابن ابی سعید بن عبداللہ الحنفی	ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کتب ادب منزل، کراچی، پاکستان
۳۲	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات پاکستان
۳۳	نووی شرح صحیح مسلم	امام نووی رحمہ اللہ علیہ	کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی
۳۴	المستدرک علی الشیخین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ	دارالمعرفہ بیروت، لبنان
۳۵	تفسیر نعیمی	مفتی اقتدار احمد نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات
۳۶	انقلاب الحقیقت	محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ	ادارۂ تصوف، لاہور ۱۹۶۷ء
۳۷	صحیح ابن خزیمہ	حضرت امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ	المکتب الاسلامی الطبعۃ الثالثہ، بیروت دمشق
۳۸	علامہ فضل حق خیرآبادی	پروفیسر سلمہ سیہول	الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

۲۸	صحیح مسلم	ابی الحسین مسلم بن حجاج قشیری	نور محمد۔اصح المطابع۔کارخانہ تجارت، کتب آرام باغ، کراچی
۲۹	مدارج النبوۃ	شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، بلال گنج، لاہور ۱۹۹۷ء
۳۰	فتح الباری شرح صحیح بخاری	ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی شافعی	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۳۱	نورالانوار	شیخ احمد المعروف بہ ملاجیون ابن ابی سعید بن عبداللہ الحنفی	ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کتب ادب منزل، کراچی، پاکستان
۳۲	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات پاکستان
۳۳	نووی شرح صحیح مسلم	امام نووی رحمہ اللہ علیہ	کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی
۳۴	المستدرک علی الشیخین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ	دارالمعرفہ بیروت، لبنان
۳۵	تفسیر نعیمی	مفتی اقتدار احمد نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات
۳۶	انقلاب الحقیقت	محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ	ادارۂ تصوف، لاہور ۱۹۶۷ء
۳۷	صحیح ابن خزیمہ	حضرت امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ	المکتب الاسلامی الطبعۃ الثالثہ، بیروت دمشق
۳۸	علامہ فضل حق خیر آبادی	پروفیسر سلمہ سیہول	الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

نمازی کے پاس

باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں؟

حضرت سیدنا ابن عباسؓ کی روایت کردہ حدیث شریف کی وضاحت

ائمہ اربعہ وغیرہم فقہاء، شیخ محقق دہلوی واعلیٰ حضرت بریلویؒ کا موقف

نماز کے بعد ذکر بالجہر کو تکبیرات تشریق پر قیاس کرنا درست ہے یا نہیں؟

مؤلف

محمد عبدالغفور شرقپوری

باہتمام

محمد عبدالرؤف نورانی

ناشر:

مکتبہ فاروقیہ رضویہ

جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور

فون نمبر: 042-6826970

ہر مشہور بکسٹال پر دستیاب ہے

طاہر پبلیکیشنز کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 7321978

ڈیزائن کردہ: ماڈرن ایڈورٹائزرز 0300-4163428